یوسف

فضل کا ستُون

Joseph A Pillar of Grace

پستی سے محل تک کا حیرت انگیز سفر

A Remarkable Journey from Pit to Pinnacle

Moses C. Onwubik

Translated by: Pastor Shafiq Yaqoob

(M.Div. M.A English, Dip TEFL)

یوسف

فضل کا ستون

ایک حیرت انگیز سفر

پستی سے محل تک

مصنف

wموسیٰ سی آن ووبیک

Moses C. Onwubiko

یاد رکھیئے: کتابوں کی سیریز میں سے یہ تیسری کتاب ہے۔

خُداوند خُدا کے فضل کا جائزہ اور پولُس رسول، فضل کی فتح

ہم مشورہ دیتے ہیں کہ آپ اِن تمام کُتب کا مطالعہ کریں تاکہ خُداوند خُدا کے متعلق آپ کے علم میں اضافہ ہو اور آپ خُداوند خُدا کی رحمت میں ترقی پائیں۔

امثال 23:23 آیت

"سچّائی کو مول لے اور اُسے بیچ نہ ڈال حِکمت اور تربِیّت اور فہم کو بھی۔"

فہرست مضامین

اظہارِ تشکر

دعوتِ عامہ

خُداوند یسوع مسیح میں ایمانداروں کے لیے

تعارف

باب اول: یوسف، سفر کا آغاز

برکت

یوسف کا پہلا خواب

یوسف کا دوسرا خواب

خوابوں کا عقیدہ

پُرانے عہد نامہ میں خوابوں کی تعبیر

باب دوئم

ذاتِ اقدس

ہر چیز کا علم رکھنے کے صفت

حاکمیتِ اعلٰی

صداقت

ہمہ گیر حضوری (ہر جگہ موجود ہونے کی خوبی)

قادرِ مطلق (ہر چیز پر قادر)

باب سوم: خُدا کا فضل- دُکھ کی بھٹی میں
مُصیبت یا سکُون میں برداشت
مُصیبتوں کی اقسام
خود ساختہ دُکھ
الٰہی نظم وضبط
متحرک روحانی ترقی اور مُصیبت
G3 اور اِبلیسی اجتماع کے دُکھ
جسمانی کَرب
مقدس پولُس رسول کے مصائب
آپ کے مصائب کس قسم کے ہیں
خُداوند خُدا کا حفاظتی نظام
باب چہارم: یوسف کنویں میں
فضل : یوسف کی شخصیت کی مضبوط بنیاد
یوسف کو قتل کرنے کی سازش
یوسف اور اُس کا وفادار خُدا
یوسف کی غلامی کا کھٹن سفر
یوسف، فوطیفار کا غلام
باب پنجم: خُداوند خُدا کی وفاداری

خُداوند خُدا کا مقررہ وقت
خُداوند خُدا کے دسترخوان سے تناول کرنا
یوسف کی پہلی فتح
فضل کا رجحان
باب ششم: یوسف کی آزمائش اور امتحان
باب ہفتم: مُصیبت کی بھٹی میں فضل یوسف کے ساتھ
یوسف قید خانہ میں
باب ہشتم: خُداوند خُدا کی حکمتِ عملی
خُداوند خُدا کی مدد عملی صورت میں
یوسف کی عاجزی
روحانی ناکامی
یوسف کی ناکامیابی
خُداوند خُدا کا کلام: خُدا کی وفاداری کا لنگر
قوسِ قزح: خُداوند خُدا کی اپنے کلام سے وفاداری کی یاد دہانی
اسرائیل کا وجود: خُداوند خُدا کا اپنے کلام سے وفاداری کا مظاہرہ
اسرائیل کی پریشانی: خُداوند خُدا کی اپنے کلام سے وفاداری
عورت کا دردِ حمل: خُداوند خُدا کے الٰہی اٹل کلام کی یاد دہانی
کنواری سے خُداوند یسُوع مسیح کی پیدایش: خُداوند خُدا کی اپنے کلام سے وفاداری کی یاددہانی

یوسف کو یاد کیا گیا
باب نہم: یوسف محل میں
یوسف کی حکمت کا درست اطلاق
دُکھ سہنے کی برکتیں
منسی اور افرائیم کی پیدایش: مز ید برکات
یوسف کے زمانہ میں عالمی قحط
یوسف فضل کا ستون
یوسف کا فضل پر رجحان
یوسف کا پچھتاوے پر ردِعمل
یوسف کا فاتحانہ خروج
باب گیارہ: اختتامی اظہارِ خیالات

دعوتِ عامہ

جب تک آپ نئے سرے سے پیدا نہ ہوں یعنی روحانی پیدایش بغیر اِس کتاب کی تعلیمات آپ کے لیےبے سُود ہوں گی ۔ خوشخبری یہ ہے کہ آپ اِسی لمحے خُدا کے خاندان میں نئے سرے سے پیدا ہو سکتے ہیں!

جب ہمارے خُداوند یسُوع مسیح صلیب پر لٹکے ہُوئے تھے تو اُس کو ذاتی طور پر آپ کی فکر تھی۔ ہر طرح کا گُناہ، چاہے وہ کتنا ہی سنگین کیوں نہ ہو، انسانی گُناہ کے کفارہ کے واسطے خُداوند یسُوع مسیح مُجرم ٹھرایا گیا اور اُسے صلیب دی گئی۔ **"وہ آپ ہمارے گُناہوں کو اپنے بدن پر لئے ہُوئے صلیب پر چڑھ گیا تاکہ ہم گُناہوں کے اِعتبار سے مَر کر راست بازی کے اِعتبار سے جِئیں اور اُسی کے مار کھانے سے تُم نے شِفا پائی۔" 1 پطرس 24:2 آیت۔**

بحیثیت خُدا انسانی ذات میں، خُداوند یُسوع مسیح نے ہر طرح کی مشکلات، توہین اور دَرد کو برداشت کیا تاکہ یُسوع مسیح آپ کیلئے ابدی زندگی مہیا کرے۔ سوال یہ ہے: کیا آپ ایمان رکھتے ہیں کہ آپ کے گناہوں کی معافی کے لیے خُداوند یُسوع کا کفارہ کافی ہے؟

ہر شخص نے گُناہ کیا اور خُدا کے جلال سے محروم ہُوا؛ یہی وجہ ہے کہ خُدا ہر کسی کا راستی سے انصاف کرتا ہے، **" اِس لِئے کہ سب نے گُناہ کِیا اور خُدا کے جلال سے محرُوم ہیں۔" رُومِیوں 23:3** ۔اِس لیے ہرایک نیک و بد کو نجات دہندہ کی ضرورت ہے۔ اِس بات کے باوجود کہ آپ ماضی میں بے شک کتنے ہی بُرے یا گناہ گار کیوں نہیں تھے یا ماضی میں آپ کو بُری طرح بے شمار ناکامیوں کا سامنا ہی کیوں نہ کرنا پڑا، آپ اِسی لمحے خُدا کے خاندان کا حصہ بن کر نئی زندگی کا آغاز کر سکتے ہیں۔ کیسے؟ بس خاموشی سے دل میں خُدا باپ سے یہ کہیں کہ

آپ اُس کے اِکلوتے بیٹے یُسوع مسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبُول کرتے ہُوئے ایمان لاتے ہیں۔ جُوں ہی آپ خُداوند یُسوع مسیح پر ایمان لا کر یہ اِقرار کرتے ہیں ۔آپ خود بخود خُداوند خُدا کے خاندان کا حصہ بن جاتے ہیں۔

خُداوند یُسوع مسیح نے خُود فرمایا،

"اِس لئے میں نے تُم سے یہ کہا کہ اپنے گُناہوں میں مَرو گے کیونکہ اگر تُم اِیمان نہ لاؤ گے کہ میں وُہی ہُوں تو اپنے گُناہوں میں مَرو گے۔" یُوحنّا 24:8

بات یہ ہے کہ ایمان صرف اور صرف خُداوند یُسوع مسیح پر ہی ہونا چاہیے۔

" کیونکہ تُم کو اِیمان کے وسِیلہ سے فضل ہی سے نجات مِلی ہے اور یہ تُمہاری طرف سے نہیں ۔ خُدا کی بخشِش ہے۔ اور نہ آعمال کے سبب سے ہے تاکہ کوئی فخر نہ کرے۔ اِفسِیوں 2:8-9

" کیونکہ خُدا نے دُنیا سے آیسی مُحبّت رکھّی کہ اُس نے اپنا اِکلَوتا بیٹا بخش دِیا تاکہ جو کوئی اُس پر اِیمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زِندگی پائے۔" یُوحنّا 16:3

کیا اب آپ اُس پر ایمان لائیں گے؟ ایمان صرف اور صرف خُداوند یُسوع مسیح پر رکھنے کے وسیلہ سے ہی ہمیشہ کی زندگی مل سکتی ہے۔ آپ چاہیں تو ایک لمحہ میں خُداوند یسوع مسیح پر ایمان لا سکتے ہیں۔ اگر آپ نے خُداوند یسوع مسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ مان لیا ہے، تو اب آپ اِس کتاب سے فائدہ اُٹھانے کے لیے تیار ہیں۔

مسیح خُداوند پر ایمان ر کھنے والے کیلئے

چونکہ آپ صرف مسیح خُداوند پر ایمان کے وسیلہ سےخُداوند خُدا کے خاندان میں شامل ہو چُکے ہیں اِس لیے آپ نے براہِ راست آسمانی باپ کو پا لیا ہے۔آپ خُدا کے پاک روح کے مسح اور معموری کے وسیلہ اِس کتاب کو سمجھ اور اِس سے فائدہ حاصل کرسکتےہیں۔ تاہم، اگر آپ کی زندگی میں کوئی غیر اعتراف شُدہ گناہ موجودہے، تو رُوح الُقدس آپ کی روح کو اپنی قُربت نہیں لے سکتا۔

" اگر اپنے گُناہوں کا اِقرار کریں تو وہ ہمارے گُناہوں کے مُعاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچّا اور عادِل ہے۔ 1 یوحنا 9:1

شخصی اعتراف میں، کسی انسان کے سامنے گناہوں کا اقرار کرنے کی بجائے خُدا باپ کے سامنے اپنے گُناہوں کا اقرار کرنا سے آپ اعتراف کرتے ہیں کہ آپ کے منفی خیالات، الفاظ یا اعمال گُناہ تھے۔ خُدا نے پہلے ہی اِنہیں گُناہ قرار دیا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ آپ اقرار کریں کہ یہ واقعی گُناہ ہے۔ خُدا کے حضور اپنے کیے گئے گناہوں کے اقرار کے ذریعے سے خُدا باپ آپ کو اپنے ساتھ تعلق میں بحال کر سکتا ہے۔ نجات کے لیے اعمال نہیں بلکہ خُدا کا فضل ہی آپ کو خُدا کے ساتھ رفاقت میں بحال کر سکتا ہے۔

جب آپ اپنی زندگی میں گُناہوں کا اقرار کر لیتے ہیں تو گُناہ جاتا رہتا ہے اور خُدا کا پاک روح رنجیدہ نہیں رہتا۔لٰہذا آپ ایک مرتبہ پھر خُدا کے ساتھ رفاقت میں بحال کیے جاتے ہیں اور آپ خُدا پاک روح کے مسح تلے آ جاتے ہیں۔ یہ حقیقی روحانی زندگی ہے۔

اپنی تنہائی کے عالم میں، آپ کو چاہیئے کہ آپ خُدا باپ کے ساتھ اُن تمام گناہوں کا اقرار کریں جن گُناہوں کا اقرار آپ نے ابھی تک نہیں کیا

تاکہ خُدا کا پاک روح اِس کتاب کے اندر بیان کردہ سچائی کو آپ پر آشکارہ کرے اور اِس سچائی کو آپ کی زندگی میں موثر بنائے۔

تعارف

ہم ایک ایسے سفر پر روانہ ہونے لگے ہیں جس میں ہم یوسف کی زندگی اور اُس کی روحانی وراثت کا بغور مطالعہ کریں گے۔ اِس سفر میں، ہم پُرانے عہد نامہ اور سُورماؤں کے بارے میں بھی سیکھیں گے۔ یوسف ایمان کے فاتحین میں سے ایک فاتح ایماندار تھا، ایک بابرکت شخص، ایمان کا مینار، جس کے تجربات ہمیں خود کو جانچنے کی ترغیب دیں گے تاکہ یہ پتا چل سکے کہ ہم خُدا کے نام کو جلال دے رہے ہیں یا نہیں۔ اِس سے پہلے کہ ہم اپنے سفر کا آغاز کریں، ہمیں کچھ اہم سوالوں کے جوابات دینے کی ضرورت ہے۔

آج ہمارے پاس بائبل مُقدس کے باقاعدہ قوانین کیوں موجود ہیں؟

پولس رسول نئے عہد نامہ کا رسول ہمارے سوالات کا جواب کچھ یوں دیتے ہیں:

" یہ باتیں اُن پر عبرت کے لیے وا قع ہُوئیں اور ہم آخری ز مانہ والوں کی نصیحت کے واسطے لکھی گیں۔" 1 کرنتھیوں 11:10

اِن ہدایات کے بغیر انسان تاریکی میں بھٹکتا ہے۔ کلامِ مقُدس ہمارا حتمی اور الٰہی انساکلو پیڈیا ہے اور اِس میں ہر انسانی مشکل اور ضرورت کے حل کا موجود ہے۔ کلامِ مقُدس یسُوع المسیح کے منہ کی باتیں ہیں اور اِس میں خُداوند خُدا کے وجود اور اُس کی تخلیق کے واسطے وقت اور ابد یت کا خُداوند خُدا کے الٰہی منصوبے کے مکاشفہ

کابا کثرت ہے۔ زبور نویس کلامِ خُدا کی وضاحت اِس انداز میں کرتا ہے۔

" تیرا کلام میرے قدموں کے لِئے چراغ اور میری راہ کے لِئے رَوشنی ہے۔" زبُو ر 105:119

اِسی طرح نوح "خدا پر ایمان لایا اور یہ اُس کے لئے راستبازی ٹھہرا" (عبرانیوں7:11 آیت)

عبرانیوں کی کتاب ہمیں بتاتی ہے کہ خُدا نے **"نبیوں سے طرح بہ طرح اور حصہ بہ حصہ کلام کیا۔" عبرانیوں 1:1**

حصہ بہ حصہ کے لئے یونانی لفظ" **پولومیرس**" ہے۔ طرح بہ طرح سے مراد ہے مختلف طریقوں سے مکمل کرنا، جن میں خواب، رویا، ستارے اور فرشتے شامل ہیں۔

ابرہام نے اپنے بیٹے اضحاق کو الٰہی اُصول سکھائے اور اضحاق نے روحانی عصا اپنے بیٹے یعقوب کو دیا جس نے پھر اُسے اپنے بیٹوں کو دیا (یوسف بھی اُن میں سے ایک تھا) ۔ اضحاق نے یعقوب کو یہ صحیفہِ اُصول سکھائے۔ جن کی فہرست نہ ختم ہونے والی ہے۔ یعقوب رسول، ایک آور فاتح ایماندار کا ذکر کرتے ہیں:

" ایلِیّا ہ ہمارا ہم طبِیعت اِنسان تھا ۔ اُس نے بڑے جوش سے دُعا کی کہ مِینہ نہ برسے ۔ چُنانچہ ساڑھے تِین برس تک زمِین پر مِینہ نہ برسا۔ پِھر اُس نے دُعا کی تو آسمان سے پانی برسا اور زمِین میں پَیداوار ہُوئی۔" یعقُوب 5: 17-18

ہمارے لیے ایک چیلنج

" پس جب کہ گواہوں کا ایسا بڑا بادل ہمیں گھیرے ہُوئے ہے تو آؤ ہم بھی ہر ایک بوجھ اور اُس گُناہ کو جو ہمیں آسانی سے اُلجھا لیتا ہے دُور کر کے اُس دَوڑ میں صبرسے دَوڑیں جو ہمیں دَرپیش ہے۔"
عِبرانیوں 1:12 آیت

بعض اوقات ہم اِس بات پر غور کرتے ہیں کہ اگر آج پُرانے عہد نامہ کے وہ عظیم سُورما کلیسیائی دور میں زندہ ہوتے تو اُن آج کے ایمانداروں پر کیا آثر ہو سکتا تھا ۔ ہمیں معلوم ہے کہ خدا نے موجودہ دور سے بڑھ کر کسی آور دور میں اِتنی زیادہ روحانی برکات دی ہوں گی۔ انسانی تاریخ میں پہلی بار خُدا باپ، خُدا بیٹا، اور خُدا رُوح القُدس نے پسند فرمایا کہ خُدائے ثالوث نے دوبارہ انسانوں کے درمیان رہنے کا فیصلہ کیا تاکہ اُنہیں نیا بنائے۔
جی ہاں بالکل درست ہے۔ خُدا کےاندر نئے سرے سے پیدا ہونے والی قدرت موجودہے۔ اِس کے ساتھ ساتھ روح القُدس بھی ہمیں طاقت بخشتاہے اور ہمیں اِس قابل بناتا ہے کہ ہماری روحوں میں کوئی ناقابلِ قبول گناہ باقی نہ رہے۔
بات یہاں ختم نہیں ہو جاتی ، ہمارے پاس کلامِ خدا کےاصل نسخہ جات عبرانی، یونانی اور اِرامی زبانوں میں مکمل طور پرمحفوظ موجود ہیں ۔ہمارے پاس منظم، تربیت یافتہ پاسبان موجود ہیں جو خُدا کے کلام کو بڑی مہارت سے بیان اور اُس کی وضاحت کرتے ہیں۔ ہمارے پاس مقامی گرجا گھر ہیں اور بائبل مُقدس کے ماہرین کتابِ مُقدس کی تعلیم کو سی ڈ یز، ڈی وی ڈ یز، ایم پی تھری اور انٹرنیٹ کے ذریعہ سے درست انداز میں دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔

مزید یہ کہ ہمارے پاس ہر طرح کے آلات کی سہولت موجود ہے جن کی مدد سے ہم خُدا کے کلام کو دیکھنے اور سُننے کے قابل ہوتے ہیں۔ جو آپ کو اچھا لگے اُس کا انتخاب کر لیں! یہاں تک کہ ہماری گاڑیوں میں بھی یہ چیزیں موجود ہوتی ہیں تاکہ ہم گاڑی چلاتے وقت سُن سکیں۔ کچھ نے اپنے آئی پوڈ پر بھی بائبل مُقدس کے اسباق ڈاؤن لوڈ کیے ہوتے ہیں تاکہ وہ چہل قدمی یا سیر کرتے وقت بھی سُن سکیں۔ اِن سہولتوں کی فہرست نہ ختم ہونے والی ہے!

آج کے کلیسیائی دور میں ہماری برکات کی بڑھوتی میں اضافے کے ذریعہ ہمیں اپنے خُداوند کے کلام کو اپنے دل کے دروازے پر کندہ کر لینا چاہیے۔

" مگر جِس نے نہ جان کر مار کھانے کے کام کِئے وہ تھوڑی مار کھائے گا اور جِسے بہت دِیا گیا اُس سے بہت طلب کِیا جائے گا اور جِسے بہت سَونپا گیا ہے اُس سے زِیادہ طلب کریں گے۔" لُوقا 48:12 آیت

خُداوند خُدا نے ہمیں بے شمار برکات سے نوازا ہے اور خُداوند خُدا ہم سے بہت کچھ چاہتا ہے۔ ماضی میں لوگوں کے پاس وسائل کی کمی تھی لیکن وہ خُداوند خُدا کے نام کو اِس آنداز سے جلال بخشتے تھے جیسے اُن کے پاس بہت کچھ تھا۔ ہمارے پاس یہ سب کچھ ہے! "کس کو زیادہ دیا جاتا ہے..." آپ آندازہ لگا سکتے ہیں۔ ہمیشہ زیادہ کی فرمائش کی جاتی ہے! ہم کبھی بھی خدا کے فضل کو روک نہیں سکتے جیسا کہ ہم یوسف کی زندگی کے مطالعہ کے دوران بھی دیکھیں گے۔

باب اول: یوسف، سفر کا آغاز

یوسف اپنے باپ کا پسندیدہ بیٹا تھا، بے شک اِس لیے کہ وہ راخل کا پہلا بیٹا تھا جس سے یعقوب بہت پیار کرتا تھا۔ یوسف اُس کے بڑھاپے میں بیٹا پیدا ہُوا تھا، کیونکہ اُس وقت یعقوب کی عُمر نوے برس تھی۔ **پیدائش 3:37**

یعقوب کے بارہ بیٹے تھے جو اسرائیل کے بارہ قبیلے بنے اور یوسف کی آولاد میں سے دو قبیلے نکلے یعنی شمالی قبیلوں میں سے منسی اور افرائیم کا قبیلہ۔ یعقوب نے اپنے بیٹے یوسف کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار یُوں کیا کہ اُس نے یوسف کو ایک خوبصورت چوغہ دیا تھا جو کئی خوبصورت رنگوں کا بنا ہُوا تھا۔ وہ یقیناً سب سے منفرد نظر آتا اور اِسی امتیاز کی وجہ سے اُس کے بڑے بھائی اُس سے حسد کرنےلگے۔

" اور اِسرّائیل یُوّسف کو اپنے سب بیٹوں سے زِیادہ پیار کرتا تھا کیونکہ وہ اُس کے بُڑھاپے کا بیٹا تھا اور اُس نے اُسے ایک بُوقلمُون قبا بھی بنوا دی۔ اور اُس کے بھائِیوں نے دیکھا کہ اُن کا باپ اُس کے سب بھائِیوں سے زِیادہ اُسی کو پیار کرتا ہے ۔ سو وہ اُس سے بُغض رکھنے لگے اور ٹھِیک طور سے بات بھی نہیں کرتے تھے۔" پیدایش 3:37-4

آیات

مزید اہم دیکھتے ہیں کہ اُس کے بھائیوں نے اپنی حسد، ناراضگی، اور بُرائی کو غلط فہمی سے مِلایا دیا تھا— ایک ایسی غلط فہمی جس کی وجہ سے اُن کا غصہ اپنے چھوٹے بھائی یوسف کے لیے لاوے کی مانند پھٹا۔یوسف کے علاوہ وہ سب خُداوند خُدا کے پیروکارہونے کے باوجود بھی شکستہ یا کمزور ایماندار تھے۔ہم جانتے ہیں کہ یوسف خُداوند یسوع مسیح پر ایمان رکھتا تھا کیونکہ خُدا نے اپنے آپ کو یوسف پر ایک منفرد آنداز میں ظاہر کیا تھا کیونکہ یہ اعزاز صرف ایمانداروں کو حاصل ہے۔ پرانے عہد نامہ میں خُداوند خُدا نے اپنے آپ کو مختلف ذرائع سے ظاہر کیا لیکن نجات ہر نسل کے لیے ہمیشہ ایک

جیسی ہوتی ہے! بائبل مقُدس اُن لوگوں کے ثبوتوں سے بھری ہوئی ہے جو صرف اور صرف مسیح خُداوند پر ایمان لانے کے باعث بچائے گئے ہیں۔ آدم اور حوا نے بھی خُداوند پر ایمان کے ذریعہ اپنی نجات پائی۔ابرہام، جو کہ یوسف کے پردادا تھے، اُس نے بھی اِسی طریقہ سے نجات پائی تھی۔

اِسی طرح، **نوح "--- راستبازی کا وارث بنا جو ایمان کے مطابق ہے" اِیمان ہی کے سبب سے نُوح نے اُن چیزوں کی بابت جو اُس وقت تک نظر نہ آ تی تھیں ہدایت پا کر خُدا کے خَوف سے اپنے گھرانے کے بچاؤ کےلئے کشتی بنائی جِس سے اُس نے دُنیا کو مُجرِم ٹھہرایا اور اُس راست بازی کا وارِث ہُوا جو اِیمان سے ہے۔ عبرانیوں 11:7** ۔

عبرانیوں کے خط میں لکھا ہے کہ **" اگلے ز مانہ میں خُدا نے باپ دادا سے حِصّہ بہ حِصّہ اور طرح بہ طرح نبیوں کی معرفت کلام کر کے۔" عِبرانیوں 1:1** آیت۔ یونانی زبان کا لفظ **پولومیرس** ہے جس کا مطلب ہے 'بہت سے حصے اِس سے مراد مختلف طریقے ہیں جن سے کسی کام کو پایاتکمیل تک پہنچایا جا سکتا ہے جس میں خواب، رویا، ستارے اور فرشتے بھی شامل ہیں۔

ابرہام نے اپنے بیٹے اصحاق کو الٰہی اُصول سکھائے، اور اضحاق نے روحانی تعلیمات اپنے بیٹے یعقوب تک پہنچائیں۔ اُنہوں نے اپنی نسلوں کو خُدا کی بابت بتایا۔ اضحاق نے یعقوب کو کلام کے اُصول سکھائے:

" لڑکے کی اُس راہ میں تر بِیّت کرجِس پر اُسے جانا ہے۔ و ہ بُوڑھا ہو کر بھی اُس سے نہیں مُڑے گا۔" امثال 6:22

خُداوند خُداجو ہمیشہ انصاف کرتا ہے، خُداوند خُدا نے یوسف کو اُس کی روحانی ترقی کے لیے بے شمار روحانی بصیرت دےرکھی تھی۔ یوسف خُداوند خُدا کے کلام پر ایمان رکھتا تھا۔ وہ کلام جو اُس کا باپ اُسے روزانہ سکھاتا تھا۔ یوسف نے اپنی زندگی میں خُدا کے کلام کے

ادراک اور اِطلاق کو اولین ترجیح بنایا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ روحانی طور پر چھوٹے بچے کی مانندسفر طے کرتا ہُوا ایک مضبوط روحانی نوجوان کے طور پر تیزی سےاپنا سفر مکمل کرکے روحانی پختہ ہوگیا۔ یاد رکھیں کہ یوسف صحیفوں کی تمام تعلیمات سے مکمل طور پر واقف نہ تھا۔ یہاں تک کہ موسیٰ کی پہلی کتاب سے بھی مکمل واقفیت نہ تھی اور نہ ہی وہ کوئی تربیت یافتہ پادری تھا؛ صرف اُس کے باپ نے اُسے خُداوند خُدا کی سچائی سکھائی تھی! یوسف کی روحانی زندگی کی کامیابی یشوع کی کتاب میں پائے جانے والے بائبل کے اُصول کی عکاسی کرتی ہے: **" شرِیعت کی یہ کِتاب تیرے مُنہ سے نہ ہٹے بلکہ تُجھے دِن اور رات اِسی کا دھیان ہوتاکہ جو کُچھ اِس میں لِکھا ہے اُس سب پر تُو اِحتیاط کر کے عمل کر سکے کیونکہ تب ہی تُجھے اِقبال مندی کی راہ نصِیب ہو گی اور تُو خُوب کامیاب ہو گا۔" یشُوع 8:1**

یوسف کے دل میں خُداوند خُدا کے متعلق سچائی نے اُس کے انسانی نقطہ نظر کو الہٰی نقطہ نظر میں تبدیل کر دیا اور اُسے تیار کیا کہ اپنی زندگی میں آنے والے مسائل کا مقابلہ فضل کے وسیلہ سے کریں۔

فضل

فضل کا مطلب خُداوند خُدا کی طرف سے ایک ایسی برکت ہے جو بغیر تو قع کیے ملتی ہے،.خُداوند خُدا کی بنی نوع انسان کے لیے شفقت کا واحد مقصد خُداوند خُدا کے فضل اور اُس کی آزاد مرضی میں پایا جاتا ہے کہ وہ جسے چاہے عطا کرتا ہے۔ فضل خدا کی وہ برکت ہے جو مزدوری کیے بغیر میسر ہوتی ہے اور ہم پر وہ فضل ہے جس کے ہم مُستحق نہیں تھے۔ آس بات کا فیصلہ امتحان کُن ہوتا ہے کہ ہم فضل کو کہاں تک سمجھ پائے ہیں ۔ آپ ایمان سے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ اِس زندگی میں ہمیں سب کچھ مکمل طور پر اور واضح طور پر خُداوند خُدا کے فضل کے وسیلہ مِلتا ہے۔ میرا مطلب

ہے سب کچھ، فضل میں سب کچھ شامل ہے آپ کی جسمانی اور روحانی دونوں طرح کی نئی پیدائش شامل ہے: پاک تثلیث کی مستقل آرام گاہ، روحانی نعمتیں ، ابدی سلامتی، الٰہی نظم و ضبط، اور وہ مصائب یہاں تک کہ خراب صحت بھی جن سے گزرنے سے برکات جاری ہوتی ہیں،! یہ محض اتفاقی طور پر یا اچانک ہونے والی بات نہیں ہے کہ ہم اِس منفرد دور میں خُدا کے فضل کی بے شمار نعمتیں لے کر پیدا ہوئے ہیں۔ خُداوند خُدا نے ہمیں یہ خاص نعمتیں عطا کیں ہیں۔

ہو سکتا ہے آپ پریشان اور حیران ہوں کہ "خراب صحت کا فضل کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ " خراب صحت "تمام چیزوں" کے زمرے میں آتی ہے ۔خُدا اِن تمام چیزوں میں ہمارے لیے بھلائی پیدا کرتا ہے۔ **" اور ہم کو معلُوم ہے کہ سب چِیزیں مِل کر خُدا سے مُحبّت رکھنے والوں کے لِئے بھلائی پَیدا کرتی ہیں یعنی اُن کے لِئے جو خُدا کے اِرادہ کے مُوافِق بُلائے گئے" رُومِیوں 28:8** ۔ خُدا کا بندہ ایوب اِس کی ایک بہترین مثال تھا۔ اُس کے بارے میں سوچیں:

" اور خُداوند نے ایُّوب کی اسِیری کو جب اُس نے اپنے دوستوں کے لِئے دُعا کی بدل دِیا اور خُداوند نے ایُّوب کو جِتنا اُس کے پاس پہلے تھا اُس کا دوچند دِیا۔

یُوں خُداوند نے ایُّوب کے آخِری ایّام میں اِبتداکی نِسبت زِیادہ برکت بخشی اور اُس کے پاس چَودہ ہزار بھیڑ بکرِیاں اور چھ ہزار اُونٹ اور ہزار جوڑی بَیل اور ہزار گدھیاں ہو گئِیں۔

اور اِس کے بعد ایُّوب ایک سو چالِیس برس جِیتا رہا اور اپنے بیٹے اور پوتے چَوتھی پُشت تک دیکھے اور ایُّوب نے بُڈّھا اور عُمر رسِیدہ ہو کر وفات پائی۔"

ایُّوب 10:42, 12, 16-17

خُدا کے بندہ ایوب نے اپنی صحت سمیت سب کچھ کھو دیا۔اِس سے

پہلے کہ خُدا کی طرف سے اُس کے سر پر جلال کا تاج اور کندھوں پر لازوال ستارے اور سب کچھ پھر سےواپس ملتا۔ اگر خُداوند خُدا کا فضل اُس پر نہ ہوتا تو جس انداز میں اُس پر پریشانی آئی، خُدا کا بندہ ایوب بہت کم وقت میں خُدا کی بے شمار الٰہی نعمتوں سے لُطف اندوز نہیں ہوسکتا تھا۔

آپ سوچ رہے ہوں گے، " اِس سے پہلے کہ خُدا ہمیں کثرت سے برکت دے ہمیں دُکھ سہنے کی ضرورت کیوں ہے؟" اِس سوال کا جواب صرف ایک لفظ میں ہے، صلاحیت۔ یہ روحانی صلاحیت ہے تاکہ ہم اپنی زندگی اور زندگی کی برکات سے لُطف اندوز ہوں، روحانی صلاحیت سونے کی مانند ہے، جسے بھٹی میں تپایا گیا ہو۔

" دیکھ مَیں نے تُجھے صاف کِیا لیکن چاندی کی مانِندنہیں ۔ مَیں نے مُصِیبت کی کُٹھالی میں تُجھے صاف کِیا۔ یسعیاہ 10:48

خُداوند یسُوع کے شاگرد یعقوب نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ جب مایوسی اور مصیبت آتی ہے تو ہمیں شکایت نہیں کرنی چاہئے بلکہ ہمیں یہ کرنا چاہئے:

" آے میرے بھائِیو! جب تُم طرح طرح کی آزمایشوں میں پڑو۔ تو اِس کو یہ جان کر کمال خُوشی کی بات سمجھنا کہ تُمہارے اِیمان کی آزمایش صبر پَیدا کرتی ہے۔ اور صبر کو اپنا پُورا کام کرنے دو تاکہ تُم پُورے اور کامِل ہو جاؤ اور تُم میں کِسی بات کی کمی نہ رہے۔" یعقُّوب 1:2-4

اگر خُداوند خُدا کی الٰہی سچائی آپ کے دلوں میں موجود ہے تو جب آپ پر شدید بیماری یا کوئی مصیبت آ تی ہے تو آپ خُدا کی دی ہوئی روحانی نعمتوں کا چناؤ کر کے، اُن کا استعمال کر کے اپنی تکالیف میں بھی خدا کو جلال دینے کا سبب بنتے ہیں۔

یوسف ،جس پر خُدا کا فضل تھا اُسے بھی کوئی استثنا حاصل نہیں تھا۔ خُداوند خُدا نے خواب میں اُس کی آ نکھیں کھولیں اور اُسے برکت

کے ساتھ ساتھ اُس مستقبل کی جھلک دکھائی جو ترقی کی صورت میں اُس کی منتظر تھی۔ یوسف نے خُدا کیلئے کچھ خاص کام نہیں کیا تھا، جی ہاں یہ بات درست ہےکچھ بھی نہیں! لیکن خُداوند خُدا نے اُس پر فضل کی بارش کر دی تھی۔ یہ سچ ہے کہ یوسف نے کبھی بھی اپنےمستقبل میں ملنے والی ترقی کیلئے محنت نہیں کی تھی اور نہ ہی وہ اُس کا مستحق تھا۔اُس کےمستقبل کی ترقی اایک ایسی بنیاد کا کام کرے گی جس پر د یگر فضائل کی تعلیمات کی اُستوار کی جائیں گی۔

یوسف کا پہلا خواب

" اور اُس نے اُن سے کہا ذرا وہ خواب تو سُنو جو مَیں نے دیکھا ہے۔ ہم کھیت میں پُولے باندھتے تھے اور کیا دیکھتا ہُوں کہ میرا پُولا اُٹھا اور سِیدھا کھڑا ہو گیا اور تُمہارے پُولوں نے میرے پُولے کو چاروں طرف سے گھیر لِیا اور اُسے سِجدہ کِیا۔
تب اُس کے بھائِیوں نے اُس سے کہا کہ کیا تُو سچ مُچ ہم پر سلطنت کرے گا یا ہم پر تیرا تسلُّط ہو گا؟ اور اُنہوں نے اُس کے خوابوں اور اُس کی باتوں کے سبب سے اُس سے آور بھی زِیادہ بُغض رکھّا۔" پَیدایش 8-6:37

یوسف کے خواب کی تفصیل میں دو اہم عبرانی الفاظ ہیں جن پر ہماری توجہ ضروری ہے: نطسب اور شاچاہ۔ عبرانی لفظ نطسب کا معنی 'کھڑا رہنا' ہے، جبکہ فعل کے معنی مختلف ہیں، یعنی "مضبوط ہونا"، "جمے رہنا"، " قائم رہنا"، یا "اختیار کی جگہ پر ہونا"۔ تاہم، مندرجہ بالا آیت کا زیادہ درست ترجمہ ہم اِس طرح کر سکتے ہیں: "...دیکھو میرا پُولا اُٹھا اور سیدھا کھڑا ہو گیا..." یہ بہت ضروری ہے کہ ہم "مضبوطی سے اُوپر اُٹھا" کا لفظ استعمال کریں۔ کیونکہ

یوسف نے پُولا کھڑا نہیں کیا تھا اور نہ ہی وہ پُولا خود کھڑا ہُوا تھا بلکہ کسی نے اُس پُولے کو کھڑا کِیاتھااور وہ خُدا تھا۔ نطسب کا صحیح طریقے سے ترجمہ کرنے کا مطلب ہے کہ خُداوند خُدا یوسف پر مستقبل میں اُس کےحکمران بننے کے منظر کو ظاہر کرتا ہے۔
فطری طور پر دیکھا جائے تو یوسف اپنے باپ کے بیٹوں اور بھائیوں میں گیارویں نمبر پر تھا اِس لیے یوسف کو حکومت کرنے کا کوئی موقع نہیں مل سکتا تھا۔ جی ہاں یہ بات سچ ہے۔ گیارواں بیٹا۔ اُصول کے مطابق اُس کے سب سے بڑے بھائی روبن کو پہلے حکمرانی کرنے کا حق تھا۔ پھر اُس کے مرنے کے بعد، اُس کے اگلے سب سے بڑے بھائی کو حکمرانی کی جگہ لینی پڑتی، اور یہ سلسلہ اُس وقت تک جاری رہتا جب تک کہ ترتیب کے مطابق یوسف کے حکمرانی کرنے کا وقت نہ آجاتا۔انسانی نقطہ نظر کے تحت، یوسف کاحکمرانی کسی خواب سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔ لیکن الٰہی نقطہ نظر سے اور خُدا کےفضل کے تحت اور یوسف کو حکمرانی کاوہ رُتبہ ملا جس کا وہ حق دار نہ تھا اور نہ ہی اُس نے اُس کے لئےکوئی محنت کی تھی۔
اگلا عبرانی لفظ، شاچاہ، پُرانے عہد نامہ میں ایک سو ستر بار آیا ہے اور عام معنوں میں پرستش کے طور پر استعمال ہوا ہے لیکن خاص طور پر اِس کا مطلب جھکنے کے طور پر لیا گیا ہے یا عقیدت میں کسی اعلٰی ہستی کے سامنے احترام کے طور پر سجدہ کرنے کا عمل ہے۔ اِس کا مطلب جھکنا یا سجدہ کرنا بھی ہو سکتا ہے۔ قدیم زمانے میں، کسی علاقے کے بادشاہ کی رعایا روایتی طور پر اپنے بادشاہ کے سامنے جُھکتی تھی چاہے وہ مجلس میں ہوں یا عام طور پر ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوں۔ یہ دو آیات زیادہ درُستگی سے تصویرکشی کر سکتی ہیں:
" اور اُس نے اُن سے کہا ذرا وہ خواب تو سُنو جو مَیں نے دیکھا ہے۔ ہم کھیت میں پُولے باندھتے تھے اور کیا دیکھتا ہُوں کہ میرا پُولا اُٹھا اور

سِیدھا کھڑا ہو گیا اور تُمہارے پُولوں نے میرے پُولے کو چاروں طرف سے گھیر لِیا اور اُسے سِجدہ کِیا۔" پَیدایش 37:6-7
یاد رکھیں کہ یوسف نے تو اپنے پُولے کو سیدھا کھڑا کرنے میں یا اپنے بھائیوں کے پُولوں کو اُس کی تعظیم میں جھکنے میں کوئی کردار ادا نہیں کیا تھا۔ یلکہ خُداوند خُدا کی قُدرت سے ایسا ممکن ہُوا تھا۔

یوسف کا دوسرا خواب

" پِھر اُس نے دُوسرا خواب دیکھا اور اپنے بھائِیوں کو بتایا ۔ اُس نے کہا دیکھو مُجھے ایک اور خواب دِکھائی دِیا ہے کہ سُورج اور چاند اور گیارہ سِتاروں نے مُجھے سِجدہ کِیا۔ اور اُس نے اِسے اپنے باپ اوربھائِیوں دونوں کو بتایا ۔ تب اُس کے باپ نے اُسے ڈانٹا اور کہا کہ یہ خواب کیا ہے جو تُو نے دیکھا ہے؟ کیا مَیں اور تیری ماں اور تیرے بھائی سچ مُچ تیرے آگے زمِین پر جُھک کر تُجھے سِجدہ کریں گے؟"۔ پَیدایش 37:9-10
یعقوب نے عبرانی لفظ "گار"استعمال کیا، جو کہ "ملامت "کے لیے سخت ترین لفظ استعمال ہوتا تھا، یوسف کو اپنا خواب بتانے کے جواب میں اُس نے یہ لفظ استعمال کیا تھا۔ خُداوند خُدا نے یہی لفظ ابلیس کو ڈانٹنے کے لیے استعمال کیا تھا۔ کسی زیادہ جدید ترجمے کے اندر، ہو سکتا ہے یعقوب نے کہا ہو گا، "یوسف، یہ کیا پاگل پن ہے جو تم اِس طرح کےخواب دیکھ رہے ہو؟ بہر حال، اُس کے باپ نے اُس بات کو ذہن میں رکھا (پیدائش 11:3)۔
ایک لمحے کے لیے فرض کریں کہ کیا ہوتا اگر یوسف کے دونوں خواب اگلے دن پورے ہو جاتے۔ ذرا سوچیں اور فہرست تیار کریں کہ وہ کون سی سات خوبیاں تھیں جن کی وجہ سے اُسے اپنے گیارہ بھائیوں اور اپنے ماں باپ پر فوقیت حاصل تھی۔کیا آپ نے فہرست بنائی ہے؟ یقیناً کوئی نہیں! کیا آپ یوسف کی پوری زندگی میں خُدا کے فضل

کو خدا کی انگلیوں کے نشانات طور پر دیکھ رہے ہیں؟ جب آپ یوسف اور اپنی زندگی میں خدا کا فضل دیکھتے ہیں تو یہی بات آپ پر بھی درست ثابت ہوتی ہے کہ خُدا کا فضل آپ کے ساتھ ہے ۔ جو کچھ آپ کے پاس ہے اور جو کچھ آپ ہیں وہ براہ راست خدا کے فضل سے آپ کو مِلاہے۔

خوابوں کا نظریہ

اُصول:

- ہر کوئی خواب دیکھتا ہے، خواہ وہ معمولی ہوں یا غیر معمولی، ایماندار ہو یا بےایمان، اخلاقی یا غیر اخلاقی۔
- خواب آنے کی وجہ کیا ہے خدا کا کلام اِس کے متعلق بات نہیں کرتا۔
- پُرانے عہد نامہ میں، خُداوند خُدا نے ابرہام، اضحاق اور یعقوب کی نسل میں سے چند ایک سے خوابوں کے ذریعے سے بات کی۔ (پیدائش 12:28؛ 6:37) اور کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو خُدا کے اپنے چنے ہوئے لوگوں میں سے نہ تھے، جیسے ابی ملک اور نبوکدنضر (پیدایش 3:20؛ دانی ایل2: 1-45)۔
- آج، خُداوند خُدا اپنے اکلوتے بیٹے یسُوع مسیح کے کلام کے ذریعہ ہم سے بات کرتا ہے جیسا کہ خُدا کے تحریری کلام میں بیان کیا گیا ہے (عبرانیوں 1:1، 1 کرنتھیوں16:2)۔
- اِس لیے کسی ایماندار کو اپنے خوابوں سے کوئی نتیجہ آخذ نہیں کرنا چاہیئے۔ آج کے دَور میں خُداوند خُدا اپنے منُصوبوں کو بائبل کے ذریعہ ظاہر کرتا ہے نہ کہ خوابوں کے ذریعہ۔

لفظ 'خواب' صحیفوں میں (74) بار آیا ہے، پرانے عہد نامہ میں (67) بار آیا ہے جن میں زیادہ تر حوالہ جات پیدایش اور دانی ایل کی کتاب میں ملتے ہیں اور نئے عہد نامہ میں مقدس متی کی اِنجیل میں سات بار اِن کا ذکر آیا ہے۔ بائبل کلیسیائی دور میں خوابوں کو کوئی

اہمیت نہیں دیتی۔ چونکہ ہمارے پاس روح القُدس کا قیام ہے اور خُداوند خُدا کا مُقدس کلام تحریری شکل میں موجود ہے۔اب خُداوند خُدا کو خوابوں کے ذریعہ ہم سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کہہ سکتے ہیں، " جی ہاں، میں نے کچھ خواب د یکھے ہیں جو پورے ہوئے۔" یہ مسئلہ ہمارے تجربے کا نہیں ہے کیونکہ صحیفائی سچائی کو تجربے سے کبھی نہیں ماپا جاتا جیسا کہ بائبل ہمیں یاد دلاتی ہے:
" اگلے زمانہ میں خُدا نے باپ دادا سے حِصّہ بہ حِصّہ اور طرح بہ طرح نبیوں کی معرفت کلام کر کے۔ اِس زمانہ کے آخِر میں ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کِیا جِسے اُس نے سب چیزوں کا وارِث ٹھہرایا اور جِس کے وسِیلہ سے اُس نے عالَم بھی پَیدا کِئے۔ " عِبرانیوں 1:1-2
اگر ہم اپنے خُداوند یسُوع مسیح اور اُس کے رسولوں کے نقش قدم پر چلیں گے جنہوں نے کبھی خوابوں کا کوئی حوالہ نہیں دیا تو ہم بہتر کارکردگی کر سکیں گے۔
پرانے عہد نامہ میں خوابوں کی تشریح
خوابوں کی تعبیر میں ہمیں کچھ بنیادی اُصول قائم کرنے کی ضرورت ہے: جب علامت فطری دائرے میں ہوگی، تو تعبیر فطری دائرے میں ہوگی۔ یہی وجہ تھی جب یوسف نے سورج، چاند اورگیارہ ستاروں کا خواب دیکھا کہ وہ اُسے سجدہ کر رہے تھے، تو اُس کے بھائیوں کو فوراً معلوم ہو گیا کہ وہ اُن کے باپ، ماں اور اپنی طرف اشارہ کر رہا تھا (پیدائش 37:9-11)۔ جب علامت انسانی دائرے میں ہوتی ہے جیسا کہ دانی ایل نبی کی کتاب کے 7:8 آیت میں پڑھتے ہیں،
" مَیں نے اُن سِینگوں پر غَور سے نظر کی اور کیا دیکھتا ہُوں کہ اُن کے درمِیان سے ایک آور چھوٹا سا سِینگ نِکلا جِس کے آگے پہلوں میں سے تِین سِینگ جڑ سے اُکھاڑے گئے اور کیا دیکھتا ہُوں کہ اُس سِینگ میں اِنسان کی سی آنکھیں ہیں اور ایک مُنہ ہے جِس سے گھمنڈ کی باتیں نِکلتی ہیں۔" دانی ایل 8:7 اِس کی تشریح روحانی دائرے میں ہوتی

ہے کیونکہ یوسف کے بھائیوں کو اِس اُصول کا علم تھا، کیونکہ اُن کو معلوم تھا کہ اُن کا بھائی یوسف اپنے باپ یعقوب کے قبیلہ پر اختیار رکھے گا یا حکومت کرے گا۔

باب دوم ذاتِ اقدس

اس مقام پر، ہم خُداوند خُدا کی ذاتِ اقدس کی خاص خصوصیات پر توجہ مرکوز کریں گے تاکہ ہم بزرگ یوسف کی زندگی کے لیے خُداوند خُدا کے منصوبے اور مقصد کے اثرات کو سمجھ سکیں۔ یاد رہے، خُداوند خُدا کا فضل خُدا کی کامل خصوصیت ہے۔ جو کہ خُداوند خُدا کی راستبازی، انصاف، محبت، ابدی زندگی، خودمختاری، سچائی، غیر متزلزل، ہمہ گیریت، اور قادرِمطلق ذات کا حصہ ہے۔ اب ہم خُداوند خُدا کی ذاتِ اقدس کے اُن پہلوؤں کا مطالعہ کریں گے جو خاص طور پر ہماری تحقیق کا مرکز ہیں۔

خُداوند خُدا سب کچھ جانتے ہیں

خُداوند خُدا کی ذات سب ہمہ گیر علم کا مبع ہے، علم کی ایک اہم کلید جو انسانی تاریخ کے واقعات کو کھولتی ہے، خُداوند خُدا کی ابدی حکمت جو ابد سے خُداوند خُدا کے ساتھ ساتھ ہے۔ خُداوند خُدا کو اربوں سال پہلے انسانی تاریخ کی ہر معمولی تفصیل کا علم تھا! خُداوند خُدا ہر واقعہ کے بارے میں ہر فرد کے ردعمل یا عمل کے ساتھ ساتھ تمام ممکنہ فیصلوں اور ان کے اثرات کو جانتا تھا۔ بات یہیں ختم نہیں ہوتی، خُداوند خُدا ہر پریشانی، تکلیف، اندرونی اذیت، مایوسی، ناکامی، یا مصیبت کو جانتا تھا جس کا سامنا آپ کو ابھی ہر چھوٹے سے چھوٹے سیکنڈ میں کرنا پڑتا ہے یا اِس دنیا سے رخصت ہوتے وقت ہو گا۔ حیران کن اور سب سے خوبصورت بات یہ ہے کہ خُداوند خُدا کی ذات ابد سے لے کر آنے والے ہر زمانہ تک ہر چیز کا ماسٹر کوریوگرافر (صورت دینے والا) ہے اور خُداوند خُدا کی ذات ہی نے طے کیا کہ وہ انسانی تاریخ کے اچھے اور برے واقعات کو اپنی الہی مرضی اور مقصد کو پورا کرنے کے لیے کس طرح استعمال کرے گا۔ لٰہذا ان تمام چیزوں کا ہمارے لیے کیا مطلب ہے؟ بڑے سیاہ حروف میں، **اس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ بھی ہو آپ ابھی یا مستقبل میں**

جو بھی تجربہ کرتے ہیں، خُداوند خُدا نے اُن چیزوں کو آپ کی بھلائی کے لیے مل کر کام کرنے کے لیے مقرر کیا ہے جب تک کہ آپ روح القدس سے معمور نہ ہوں اور اپنی زندگی کے لیے خُداوند خُدا کے تیار کردہ منصوبے پر قائم ہیں تو سب چیزیں مل کر آپ کی بھلائی کے لیے کام کریں گیں۔ بزرگ داود نے اس کا اظہار اِس انداز میں کیا:
" آے خُداوند! تُو نے مُجھے جانچ لِیا اور پہچان لِیا۔
تُو میرا اُٹھنا بَیٹھنا جانتا ہے۔
تُو میرے خیال کو دُور سے سمجھ لیتا ہے۔
تُو میرے راستہ کی اور میری خواب گاہ کی
چھان بِین کرتا ہے
اور میری سب روِشوں سے واقِف ہے۔
دیکھ! میری زُبان پر کوئی ایسی بات نہیں
جِسے تُو آے خُداوند! پُورے طور پر نہ جانتا ہو۔
تیری آنکھوں نے میرے بے ترتِیب مادّے
کو دیکھا
اور جو ایّام میرے لِئے مقرّر تھے
وہ سب تیری کِتاب میں لِکھے تھے۔
جبکہ ایک بھی وجُود میں نہ آیا تھا۔"
زبُو ر 139:1-4, 16آیات

جب خُداوند خُدا نے فضل سے بزرگ یوسف کے مستقبل کا حال خوابوں میں اُس پر ظاہر کیا، تو خُداوند خُدا کو پہلے سے ہی معلوم تھا کہ یہ خواب یوسف کے بھائیوں کے درمیان عداوت پیدا کریں گے۔ خُداوند خُدا پہلے سے جانتا تھا کہ یوسف کے بھائیوں کی نفرت انہیں قتل کی سازش کرنے پر مجبور کرے گی، اور یہ کہ روبن اِن سب واقعات کا گواہ ہوگا۔ یہ پہلے سے تیارشدہ منصوبہ یوسف کے ساتھ خُداوند خُدا

کے وعدے کی پاسبانی کرے گا، خُدا کی طرف سے خُدا کا فضل یوسف کی زندگی میں تھا جس کے لیے یوسف نے نہ تو کوئی محنت کی تھی اور نہ ہی وہ اِس کا حقدار تھا۔ یسعیاہ نبی نے اس کی نمائندگی اِس طرح بیان کی ہے:
" ہاں گھاس مُرجھاتی ہے ۔ پُھول کُملاتا ہے
پر ہمارے خُدا کا کلام ابد تک قائِم ہے۔" یسعیاہ 8:40 آیت۔
اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ کتنے ہی لوگوں نے بزرگ یوسف کے خلاف سازشیں کیں لیکن اِس کے باوجود خُداوند خُدا نے اپنا کلام پورا کیا۔ مقُدس متی نے اِس کی تصدیق بھی کی۔
" آسمان اور زمِین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں ہرگِز نہ ٹلیں گی۔" متّی 35:24 آیت

خودمختاری اور حاکمیت

واضح طور پر بیان کیا گیا ہے، خودمختاری کا مطلب ہے، 'ہر کوئی اپنے خیموں میں کیوں کہ خُداوند خُدا نے کلام کیا ہے!' یہ حتمی ہے۔ کسی دوسری اجتماعی بحث کی ضرورت نہیں! خُداوند خُدا کی مکمل حاکمیت ہے - اس کے بارے میں کوئی اگر، مگر، یا لیکن ویکن یا کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ ابدیت کے ماضی میں ایک تیز جھٹکے کے ساتھ، خُداوند خُدا انسانی تاریخ کے ہر درج شُدہ واقعے میں ابدی ذات کے طور پر موجود ہے۔ اس پیشگی علم کی بنیاد پر خُداوند خُدا نے طے کیا کہ وہ اپنے منصوبے کو کیسے ترتیب دے کر پورا کرے گا۔
درحقیقت خُداوند خُدا نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنی مرضی کو پورا کرنے کیلئے انسان کی ناکامیوں اور کمزوریوں کو استعمال کرے گا۔ اِن سطروں کے ساتھ، زبور نویس نے گایا، "کیونکہ انسان کا غضب تیری ستایش کا سبب بنے گا" زبور10:76 آیت)۔

انسان کی برائی خُداوند خُدا کی تعریف کیسے بیان کر سکتی ہے؟

اِس صحیفہ میں شاندار ثبوت دیا گیا ہے کہ خُداوند خُدا اپنی عظمت کو ظاہر کرنے کے لیے برائی کو بھی استعمال کر سکتا ہے۔ مصر کا فرعون پُرانے عہد نامہ میں ایک مثال ہے (رومیوں17:9 آیت)، اور یہوداہ اسکریوتی نئے عہد نامے کی دوسری ایک مثال ہے (اعمال2: 23-24 آیات)۔ اس بیانیے کے اندر، ہم دیکھیں گے کہ کس طرح خُداوند خُدا یوسف کے بھائیوں کی شیطانی تدبیر کو استعمال کرتا ہے تاکہ یوسف کو شدید مصائب سے نکال کر مقررہ وقت پر زیادہ سے زیادہ برکات دی جا سکیں۔

خُداوند خُدا کی حاکمیت کے دو پہلو:

- خُداوند خُدا اپنی ابدی حکمت کے مطابق جو کچھ بھی چاہے فیصلہ کرسکتا ہے، کسی بھی وقت ، کہیں بھی ، کیونکہ خُداوند خُدا کو اپنے ہر کام میں حکمت نظر آتی ہے۔
- اپنے خود مختار فیصلے سے، خُداوند خُدا فیصلہ کرتا ہے کہ وہ اپنی ستایش کے لیے کیسے کسی کو استعمال کرئے گا اور کون سے کس کو بے حرمتی کے طور پر، یعنی انسان کے غضب کو، اپنی ستایش کے لیے کیسے تیار اور استعمال کرے گا۔

صداقت

صداقت، خُداوند خُدا کی سالمیت کی بنیاد، اُس کی ہستی کو مثال کے طور پر اِسی طرح برقرار رکھتی ہے جیسے ایک خول ایک انڈے کو جوڑ کر رکھتا ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ اگر خُداوند خُدا اپنے منہ کی بات سے کسی بھی طرح سے منہ پھیرتا ہے تو اُس کی ہستی کا وہ وجود نہیں رہ سکتا، مثال کے طور پر، مسیح پر ایمان رکھنے والے والوں کے لیے ہمیشہ کی زندگی کے وعدے سے، تو پھر وہ بائبل کا خدا نہیں رہے گا جسے ہم جانتے اور بھروسہ کرتے ہیں:
" خُدا اِنسان نہیں کہ جُھوٹ بولے

اور نہ وہ آدمزاد ہے کہ اپنا اِرادہ بدلے۔
کیا جو کُچھ اُس نے کہا اُسے نہ کرے؟
یا جو فرمایا ہے اُسے پُورا نہ کرے؟۔" گِنتی 19:23 آیت

بزرگ یوسف نے خُدا کی صداقت اور اُس کے وعدوں پر اپنے اعتماد کو داؤ پر لگا دیا تھا۔
مجھے یقین ہے کہ بزرگ یوسف اپنے پردادا ابراہم کی طرح جانتا تھا کہ اگر اُس کے بھائی اس کی ہستی کو مسخ بھی کر دیتے ہیں تو بھی خُداوند خُدا اُس کے جسم کے اعضاء کو ایک ساتھ اکٹھا کرنے کی قُدرت رکھتا ہے، اُس کی زندگی کو بحال کرنے کی قُدرت رکھتا ہے، اور اُس کی حفاظت کرنے کے قابل ہو گا جب تک کہ خُداوند خُدا پوری طرح سے اُس کے خواب پورا نہ کیا (عبرانیوں11: 17-19 آیات)۔

مجھے کوئی شک نہیں کہ خُداوند خُدا کی صداقت کے بارے میں بزرگ یوسف کا ایمان اُس کے باپ کی تعلیمات سے پیدا ہوا تھا۔ جیسا کہ ہم اپنے مطالعہ میں آگے بڑھتے ہیں تو ہم دیکھیں گے کہ خُداوند خُدا کی سچائی کے موضوع پر بزرگ یوسف کی گرفت دباؤ کی حالت میں اُس کی اعلٰی معیار کی عاجزی کو بیان کرتی ہے۔ خُداوند خُدا، ہمارے آسمانی باپ، کے وعدوں پر بزرگ یوسف کو پورا بھروسہ تھا، اور ہم بھی خُداوند خُدا کے تمام وعدوں پر پُورا بھروسہ کر سکتے ہیں! بلا شبہ، خُداوند خُدا آپ کی زندگی کے لیے اپنے منصوبے کو یقینی طور پر پورا کرے گا خاص طور پر جب آپ اُس کی ہدایت کے مطابق خُداوند خُدا کے راستے پر وفاداری سے چلتے رہیں گے۔ یہ ایک کامل حقیقت ہے۔ خُداوند خُدا نے جو کلام یعقوب سے کیا اُسے غور سے سنیں:
" اور دیکھ مَیں تیرے ساتھ ہُوں اور ہر جگہ جہاں کہیں تُو جائے تیری حفاظت کرُوں گا اور تُجھ کو اِس مُلک میں پِھر لاؤں گا اور جو مَیں نے

تُجھ سے کہا ہے جب تک اُسے پُورا نہ کر لُوں تُجھے نہیں چھوڑُوں گا۔"
پَیدایش 15:28 آیت

اور لوقا کی انجیل میں یوں مرقوم ہے:
" کیونکہ داؤُد تو اپنے وقت میں خُدا کی مرضی کا تابِعدار رہ کر سو گیا اور اپنے باپ دادا سے جا مِلا اور اُس کے سڑنے کی نوبت پُہنچی۔
آعمال 36:13 آیت

جی ہاں آپ خُداوند یسُوع مسیح میں ایک ایماندار ہونے کے ناطے اِس زندگی کو ایک لمحہ پہلے یا اُس کے بعد نہیں چھوڑیں گےکیونکہ آپ کے لیے خُداوند خُدا کے منصوبے طے شُدہ ہیں۔ جب خُداوند خُدا کا منصوبہ کامل ہو جائے گا تو خُداوند خُدا آپ کو ابدی مقام پر واپس بُلا لے گا۔ تب تک آپ ہلاک نہ ہوں گے یہاں تک کہ بدترین دہشت گرد، جس کا تصور نہیں کیا جا سکتا، کے ہاتھ سے بھی کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔ اپنے آپ سے سوال پوچھیں: کیا آپ کو خُداوند خُدا کے وعدوں پر پورا بھروسہ ہے؟ کیا آپ تمام تر مشکلات کے باوجود اس حقیقت پر مضبوطی سے قائم ہیں کہ خدا کبھی بھی اپنے کلام کی نفی نہیں کرتا؟ کیا آپ خُداوند خُدا کے وعدوں پرپورے دل سے ایمان رکھتے ہیں؟ چاہے بارش ہو یا دھوپ، چاہے آپ کا روحانی سفر ہموار ہو یا ناہموار، خُداوند خُدا بالآخر اپنے وعدوں کو پورا کرے گا—میرا مطلب ہے تمام وعدے! خُداوند خُدا پر بھروسہ رکھیں اور مناسب وقت کا انتظار کریں۔

ہمہ گیر (ہر جگہ موجود ہے)

ہم بھول جانے کی کوشش کرتے ہیں کہ خُداوند خُدا کی موجودگی ہر جگہ ہے۔ بادشاہ بزرگ داود اِس حقیقت کو فوراً سمجھ گیا جب اس

نے لکھا:
" مَیں تیری رُوح سے بچ کر کہاں جاؤُں
یا تیری حضُوری سے کِدھر بھاگُوں؟
اگر آسمان پر چڑھ جاؤُں تو تُو وہاں ہے۔
اگر مَیں پاتال میں بِستر بِچھاؤُں تو دیکھ!
تُو وہاں بھی ہے۔
اگر مَیں صُبح کے پر لگا کر
سمُندر کی اِنتہا میں جا بسُوں
تو وہاں بھی تیرا ہاتھ میری راہنمائی کرے گا
اور تیرا دہنا ہاتھ مُجھے سنبھالے گا۔" زبُو ر 139:7-10 آیات

کون سی بات ہے جس کی یقین دہانی کی گئی ہے کہ آپ کے حالات کتنے بھی خطرناک کیوں نہ ہوں کوئی فرق نہیں پڑتا، خداوند آپ کے ساتھ ہے! حقیقت یہ ہے کہ خُداوند خُدا آپ کے آگے آگے چلتا ہے یہی وجہ ہے کہ بزرگ موسٰی اپنے آخری بیان کردہ پیغام میں یشوع سے فرماتا ہے:
" اور خُداوند ہی تیرے آگے آگے چلے گا ۔ وہ تیرے ساتھ رہے گا ۔ وہ تُجھ سے نہ دست بردار ہو گا نہ تُجھے چھوڑے گا سو تُو خَوف نہ کر اور بے دِل نہ ہو۔" اِستثنا 31:8 آیت۔

قوانین

- خُداوند خُدا ہمیشہ آپ کے آگے آگے ہر جگہ ہے۔
- خُداوند خُدا اُن تمام خرابیوں کو دیکھتا ہے جو آپ کی منزل تک پہنچنے سے پہلے آپ کی منتظر ہوتی ہیں۔ (استثنا 26:33 آیت)۔
- کیونکہ خُداوند خُدا اُن تمام خطرات کو پہچانتا ہے جو آپ کی

منتظرہوتیں ہیں، خُداوند خُدا آپ کی بچنے میں راہنمائی کر سکتا ہے یا ان مصائب سے گزر سکتا ہے جب تک کہ آپ خُداوند خُدا کی رہنمائی میں رہیں اور روح القدس سے بھر جائیں۔

•

یہ تین اصول ہیں جو آپ کی زندگی کے لیے خُداوند خُدا کی تحفظ اور رہنمائی کا مرکز ہیں جو کہ فضل کے وسیلہ سے ممکن ہیں۔ خُداوند خُدا جانچنے کے لیے آپ کے آگے آگے چلتا ہے اور آپ کے سفر کے لیے حکمت عملی تیار کرتا ہے۔ خُداوند خُدا آپ کی زندگی کے ہر لمحے کو زمانہ ازل سے پہلے ہی جانتا تھا۔ زبور نویس نے ہمیں یہ بصیرت دی:

" مَیں تُجھے تعلِیم دُوں گا اور جِس راہ پر تُجھے چلنا ہو گا
تُجھے بتاؤُں گا ۔
مَیں تُجھے صلاح دُوں گا ۔ میری نظر تُجھ پر ہو گی۔"
زبُو ر 8:32 آیت۔

خُداوند خُدا نہ صرف آپ کی روح میں بسنے والے کلام کے ذریعے آپ کو نصیحت کرتا ہے بلکہ خُداوند خُدا آپ کی زندگی کے ہر چھوٹے سے چھوٹے لمحے پر بھی نگاہ رکھتا ہے۔ یہ آپ کی تسلی کے لیے کافی ہونا چاہئے! آپ پر اپنی نگرانی میں خُداوند خُدا نہ تو اونگھتا ہے نہ سوتا ہے (زبور 121: 3-4 آیات)۔

" خُداوند تیرا مُحافِظ ہے
خُداوند تیرے دہنے ہاتھ پر تیرا سائبان ہے۔
نہ آفتاب دِن کو تُجھے ضرر پُہنچائے گا
نہ ماہتاب رات کو۔
خُداوند ہر بلا سے تُجھے محفُوظ رکھّے گا۔
وہ تیری جان کو محفُوظ رکھّے گا۔

خُداوند تیری آمد و رفت میں
اب سے ہمیشہ تک تیری حِفاظت کرے گا۔" زبُو ر 121:5-8 آیات۔
بائبل مقُدس کا یہ تصور بزرگ داود کے دل میں موجود تھا جب اس نے لکھا تھا:
" خُداوند میرا چَوپان ہے ۔ مُجھے کمی نہ ہو گی۔
وہ مُجھے ہری ہری چراگاہوں میں بِٹھاتا ہے ۔
وہ مُجھے راحت کے چشموں کے پاس لے جاتا ہے ۔
وہ میری جان کو بحال کرتا ہے۔
وہ مُجھے اپنے نام کی خاطِر صداقت کی راہوں پر
لے چلتا ہے۔
بلکہ خواہ موت کے سایہ کی وادی میں سے میرا گُذر ہو
مَیں کِسی بلا سے نہیں ڈرُوں گا کیونکہ تُومیرے
ساتھ ہے ۔
تیرے عصا اور تیری لاٹھی سے مُجھے تسلّی ہے۔" زبُو ر 23:1-4 آیات
بزرگ یوسف نے بھی بزرگ داود کی طرح سمجھ لیا تھا کہ خُداوند خُدا نے اُس کے ساتھ صرف اپنے فضل کی بنیاد پر بھلا سلوک کیا تھا۔ اور ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔

قادرِمطلق خُدا

خُداوند خُدا جو وعدہ کرتا ہےاُس وعدے کو پورا کرتا ہے کیونکہ خُداوند خُدا ایسا کرنے کی صداقت اور طاقت رکھتا ہے۔ خُداوند خُدا قادر مطلق ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ سوال پوچھیں، "خُدا نے مجھے میرے مشکل حالات سے نجات کیوں نہیں دی؟ خُداوند خُدا خاموش کیوں ہے؟ اپنی پریشانی کے حل کے لیے میں نے بار بار دعا کی ہے، لیکن اِس کے باجود خُداوند خُدا خاموش ہے۔" آپ کو مایوس ہونے کی

ضرورت نہیں ہے! میں اِس اہم نکتے پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں کہ خُداوند خُدا کے قادر مطلق ہونے کی صلاحیت اور وفاداری ہماری شرائط میں نہیں بلکہ خُداوند خُدا کے اپنے پیمانے سے ماپی جاتی ہے۔

قوانیں:

- خُداوند خُدا اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لیے ہر طرح کا طریقہ استعمال کرتا ہے، اور خُداوند خُدا ایسا فضل سے کرتا ہے۔
- روحانی تکالیف برداشت کرنے سے روحانی مضبوطی پیدا ہوتی ہے، یہ ایک ایسی صلاحیت ہے جس کی بدولت ہم خُداوند خُدا کی برکات کی قدر کرتے ہیں، تاکہ خُداوند خُدا ہم تک اپنی اعلٰی اور عظیم ترین برکات آب اور ہمیشہ تک عطا کر سکے۔
- کوئی بھی ایسا نہیں، مسیح خُداوند یسُوع کی انسانیت سمیت، کسی کو بھی خدا باپ کی طرف سے جلال کا تاج تکالیف سہنے کے بغیر نہیں ملا۔ مسیح خُداوند کے دکھوں کے ساتھ کسی کے دکھوں کا موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔
- بائبل کے نظریے کے ذریعے تعلیم حاصل کی گئی اور اس کا اطلاق سرپرستی میں ہوا۔روح القدس سے، ہم مصائب کے درمیان ایک بھرپور زندگی گزارنا سیکھتے ہیں۔ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ خدا نے ہماری تکلیف کو اجازت دی ہے اور وہ صحیح وقت تک اسے دور کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے۔

باب سوم: خُدا کا فضل- دُکھ کے بھٹے میں

کوئی بھی انسان کسی قسم کی تکلیف نہیں چاہتا ہے۔ لیکن مصائب ناگزیر ہیں کیونکہ تمام مصائب پہلے انسان یعنی آدم کے زوال کا نتیجہ ہیں۔ یاد رکھیں کہ خُداوند خُدا کسی بھی وقت کہیں بھی کسی بھی مصیبت کو روکنے کی قُدرت رکھتا ہے۔ آپ کو مصیبت اُٹھانا پڑ رہی ہے کیونکہ خُداوند خُدا آپ کو ایک خاص انداز سے برکت دینا چاہتا ہے جو صرف اور صرف دُکھ اُٹھانے کے سبب سے ہی ملتی ہے۔ ہمارے پاس نو ایسے قوانیں ہیں جو ہمیں اُن مصائب کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد فراہم کریں گے جن کا تجربہ بزرگ یوسف نے بھی کیا تھا۔

- خُداوند خُدا انسانی تاریخ کا مالک ہے۔
- لاکھوں سال پہلے، خُداوند خُدا نے اپنے ابدی منصوبے اور مقصد کو پورا کرنے کے لیے زندگی کے ہر طرح حالات، اچھے یا بُرے، پہلے سے ہی طے کیے ہوئے تھے۔ یاد رکھیں کہ خُداوند خُدا برائی کا ذریعہ کبھی بھی نہیں ہے۔ بُرائی ہماری منفی خواہش سے پیدا ہوتی ہے!
- خُداوند خُدا ہماری زندگی کے ہر چھوٹے سے چھوٹے واقعے پر نظر رکھتا ہے، یہاں تک کہ معمولی سر درد اور مایوسیوں پر بھی۔ اِن میں سے کوئی چیز بھی خُداوند خُدا کی علمیت کے لیے کوئی بھی چیز حیران کن نہیں ہے۔
- خُداوند خُدا کے ناقابلِ تغیر منصوبے میں حادثے یا بد قسمتی کا وجود نہیں ہے۔ خُداوند خُدا کی اجازت کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوتا ہے۔
- خدا کے ازلی علم میں ہے کہ ہماری زندگیوں میں بیک وقت ہونے والے واقعات کے نتائج کیا ہیں اور اب انہیں مکمل ہونے کی اجازت دیتا ہے۔
- خُداوند خُدا کی حاکمیت اُن تمام مشکل حالات کو عمل میں آنے کی اجازت دیتی ہے جن مشکلات کا مسیح میں ایماندار تجربہ کرتے ہیں۔
- خُدا باپ ایمانداروں کی روحانی صلاحیتوں کی نشوونما میں مدد کرنے کے لیے طرح طرح کے دکھوں کو استعمال کرتا ہے

تاکہ وہ ان کو اپنی مرضی کے مطابق برکات عطا کر سکے۔

- صرف خُداوند خُدا کے پاس ہی اختیار ہے کہ وہ ایماندار کی تکلیف کو شاندار نعمت میں تبدیل کرسکتا ہے۔
- صرف وہی ایماندار جو بائبل کی سچائی کا خزانہ رکھتا ہے اور اُسے مستقل طور پر اپنی زندگی میں عمل میں لاتا ہے وہی اِس روحانی نقطہ نظرکو سمجھ سکتا ہے، جس کے پاس سنجیندہ ذہنی رویہ، اور پرسکون روح موجود ہے تب ہی خُداوند خُدا "تمام چیزوں" کو حیرت انداز طریقے سے یکجا کرنے کا سبب بنتا ہے، یہ سب اُس لیے ممکن ہوتا ہے کیونکہ ایماندار خُداوند خُدا سے محبت کرتا ہے۔ اگر ہم خُداوند خُدا کی اطاعت کرتے ہیں اور خُداوند خُدا کے کلام کو اپنی سوچ میں عمل پیرا کرتے ہیں تو تب ہی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم خُداوند خُدا سے محبت کرتے ہیں۔ ہم خُداوند خُدا یا تمام بنی نوع انسان سے محبت نہیں کر سکتے اگر ہم نے پہلے ضروری ہنر نہیں سیکھ لیتے جیسا کہ اس کے کلام میں بیان کیا گیا ہے۔

اِن اہم اصولوں کی مناسب جگہ کے ساتھ، اب ہم خُداوند خُدا کے کامل کلام میں سب سے اہم اصولوں میں سے ایک خاص اصول کا جائزہ لے سکتے ہیں: فضل دُکھ کی بھٹی کے طور پر۔ جب ہم فضل کے بارے میں سوچتے ہیں تو ہم عام طور پر ایک آرام دہ، خوبصورت تجربے کے بارے میں سوچتے ہیں لیکن دُکھ فضل کا ایک لازمی جزو ہے جو کہ بزرگ یوسف کی زندگی سے ظاہر کرتا ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ خُدا ہمیں برکت دے، لیکن جب خُداوند خُدا چاہتا ہے کہ پہلے مصائب کی بھٹی میں تیار کر کے ہمیں جواب دے، تو ہم اُس سے نکلنے کے لیے دعا کرتے ہیں اور بدقسمتی سے کچھ ایماندار مدد کے لیے نام نہاد دُعائیہ پروگرامز میں جاتے ہیں تا کہ نجات پائیں۔ ظاہری طور پرخداوند خُدا کی بھٹی میں آزمائش ایمانداروں کو عاجز بنانے کا ایک ذریعہ ہے اور اِس عمل سے گُزرنے کا مطلب ہے کہ خُداند خُدا اُنہیں موقع فراہم کرتا ہے تاکہ ایماندار فضل کا تجربہ حاصل کریں۔ بائبل کے علم سے مستعد ایماندار آزمائش کی گرمی میں الٰہی کلام کو استعمال کر سکتے ہیں۔ بزرگ یوسف کے زمانے میں یہ سچ تھا اور ہمارے زمانے میں یہ بات اور بھی زیادہ سچی ثابت ہوتی ہے

کیونکہ ہمارے پاس پرانے عہد نامے کے سورماوں سے کہیں زیادہ الہی اثاثے موجود ہیں۔

اگر کوئی بھی شخص جو یہ سمجھتا ہے کہ روحانی زندگی گزارنا آسان ہے تو شاید وہ روحانی زندگی نہیں گزار رہا ہے۔ بزرگ ایوب کی مثال لے لیتے ہیں، جس نے کبھی بھی صحیفوں کا کوئی صفحہ نہیں دیکھا ہو گا لیکن اُسے کلام کی تعلیمات پر غیر معمولی گرفت حاصل تھی کہ برکت دُکھ سے گزرنے کے بعد کثرت سے نازل ہوگی:

" لیکن وہ اُس راستہ کو جِس پر مَیں چلتا ہُوں جانتا ہے۔
جب وہ مُجھے تالے گا تو مَیں سونے کی مانِند نِکل
آؤں گا ۔" ایُّوب 10:23 آیت۔

اپنے خُداوند پر بھروسے کی کیا بات ہے! روحانی زندگی اتنی مشکل ہے کہ ہم اسے کبھی بھی انسانی قُوت سے کامل نہیں کر سکتے بلکہ صرف خُداوند خُدا کے کلام اور روح القدس کی قُدرت پر مکمل انحصار کر کے کامل کر سکتے ہیں۔ اِسی انداز سے خُداوند خُدا نے اس کی منصوبہ بندی کی ہے۔ فانی انسان کے لیے ایک کامل منصوبہ۔ خُداوند خُدا نے بزرگ یوسف کو اتنی طویل اور شدید تکلیف سے کیوں گزرنے دیا؟ آپ خُداوند یسوع مسیح پر ایمان رکھنے کے باوجود دُکھ کیوں سہتے ہیں؟

" دیکھ مَیں نے تُجھے صاف کِیا
لیکن چاندی کی مانِندنہیں ۔
مَیں نے مُصِیبت کی کُٹھالی میں تُجھے صاف کِیا۔" یسعیاہ 10:48 آیت
لفظ جانچ، جس کا ترجمہ 'آزمایش' ہے، جو کہ عبرانی لفظ 'باخر' سے ہے جسکا مطلب ہے آزمایش یا جانچ کرنا تاکہ بہترین، یا سب سے شاندار بن جائیں۔ عبرانی فعل tsaraph، جس کا ترجمہ 'بہتر' کیا گیا ہے، یہ لفظ بہت زیادہ روحانی برکات پانے کے لیے دُکھوں کو ایک شرط کے طور پر مصائب پر روشنی ڈالتا ہے۔ لفظی طور پر، زارف کا مطلب ہے آگ کی بھٹی کے ذریعے صاف کرنا جیسے کانسی، چاندی یا

سونے کو صاف کیا جاتا ہے۔ یہ تین عناصر روحانی نشوونما کے تین مرحلوں کی نمائندگی کرتے ہیں — بچپن، جوانی اور پختگی۔
خُداوند خُدا منصف ہے اور اپنی انصاف پسندی میں، وہ ہر ایماندار کو اُس کی روحانی ترقی کی بنیاد پر انعام دیتا ہے۔ پولوس رسول نے 1 کرنتھیوں 3 :12-15 آیات میں اس سچائی کو واضح طور پر بیان کیا ہے:
" اور اگر کوئی اُس نیو پر سونا یا چاندی یا بیش قِیمت پتّھروں یا لکڑی یا گھاس یا بُھوسے کا ردا رکھّے۔ تو اُس کا کام ظاہِر ہو جائے گا کیونکہ جو دِن آگ کے ساتھ ظاہِر ہو گا وہ اُس کام کو بتا دے گا اور وہ آگ خُود ہر ایک کا کام آزما لے گی کہ کَیسا ہے۔ جِس کا کام اُس پر بنا ہُؤا باقی رہے گا وہ آجر پائے گا۔ اور جِس کا کام جَل جائے گا وہ نُقصان اُٹھائے گا لیکن خُود بچ جائے گا مگر جَلتے جَلتے۔
۱-کُرِنتھِیوں 3:12-15 آیات۔
آئیے اس کے لغوی معنی میں، سونے کو اپنی مثال کے طور پر استعمال کرتے ہوئے فعل 'نیا بنانا' کو دیکھیں۔ سب سے پہلے، سونا تلاش کرنے والے کو (جسے کان کن کہتے ہیں) سونے کا پتہ لگانا پڑتا ہے۔ پھر اپنے اوزاروں سے لیس ہو کر وہ کئی فٹ کھودتا ہے اور جب زمین پر محنت کرتا ہے تو اپنے پسینے کو مٹی کے ساتھ ایک کرتا ہے۔ کڑی محنت کے بعد، آخر کار اُسے سونے کی ایک بڑی ڈلی ملتی ہے، لیکن یہ صرف ایک طویل عمل کا آغاز ہے۔ وہ ڈلی کو ضائع ہونے سے بچاتا ہے تاکہ اسے ہر طرح کی چھوٹی سے چھوٹی گندگی سے پاک کیا جا سکے اور اسے بھٹی میں گلنے سے روکا جا سکے۔ کچھ اور مرحلوں کے بعد وہ سونے کی دھات کو ایک آگ کی بھٹی میں رکھتا ہے جو خام سونے کو بھی صاف کر دیتا ہے۔ آخر کار تیار شدہ پروڈکٹ کی شان و شوکت اپنی تمام تر چمک دمک کے ساتھ ابھرتی ہے! میں سُنار نہیں ہوں، لیکن میں ایک چیز جانتا ہوں: سونا ایک قیمتی اور مرکوزہ دھات کا ٹکڑا بننے سے پہلے شدید صفائی اور شدید گرم بٹھی کی گرمی سے گزرتا ہے۔
صاف کرنا، یعنی جیسے سونے کو صاف کرنے کے عمل میں، ہر طرح کی نجاست جاتی رہتی ہے اس مثال کا حوالہ دیتے ہوئے میں بتانا چاہتا ہوں کہ خُدا اپنے بے مثال فضل سے ہمیں بھی دُکھوں کے ذریعے صاف کرتا ہے۔ میری رائے میں، صرف دُکھوں سے گُزرنے کے بعد ہی ہم

ایسے ایماندار بن سکتے ہیں جو بھٹی میں سے گُزارے گئے ہوں۔ کان کن (سونے کا متلاشی) سونا حاصل کرنے کے لیے ہر کام کرتا ہے۔ لٰہذا، سونے کی مانند تپائے ہوے ایماندار بنانے کے لیے خُداوند خُدا بھی ہر کام کرتا ہے، اور ہمارے لیے کریڈٹ لینے کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑتا۔ انسان کے گُناہ سے لے کر اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے ہر انسانی بچے کے جسم میں آدم کے حقیقی گناہ کا اثر انسانی فطرت میں موجود ہوتا ہے، اِس لیے انسان ناپاکی کی حالت میں ہے، جس میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:

1. غرور: یہ گُناہ سب سے پہلے کیا جانے والا گُناہ تھا۔ یسعیاہ باب12:14 آیت شیطان کے غرور کو بیان کرتی ہے جیسا کہ ابلیس اپنے پانچ مقاصد "میری مرضی" میں ظاہر کیا گیا ہے، اور احمقانہ غرور میں اعلان کرتا ہے کہ وہ خُداوند خُدا پر برتری حاصل کرئے گا۔
2. اختیار سے واقفیت کا فقدان: شیطان باغ میں ہمارے پہلے والدین یعنی آدم اور حوا کو خُداوند خُدا کے اختیار کو زبردستی مسترد کرنے میں کامیاب ہوگیا تھا۔

3۔ عاجزی کا فقدان: خود میں مگن رہنا، جو کہ غرور کرنے کی ایک ضمنی پیداوار ہے، ہمیں یہ سوچنے کا ایک اندرونی رجحان فراہم کرتا ہے کہ ہم دوسروں سے بہتر ہیں اور ہمیں کسی کی ضرورت نہیں، یہاں تک کہ خدا کی بھی ضرورت نہیں ہے کہ ہمیں بتائے کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔

4۔ فضل سے واقفیت کا فقدان: ہمارے پاس اس حقیقت کو مکمل طور پر رد کرنے کا اختیار ہے کہ جو کچھ ہمارے پاس اِس زندگی میں ہے یا ابدی مستقبل میں ہوگا وہ بغیر محنت کیے یا بغیر قابلیت کے براہ راست خدا کی طرف سے آتا ہے۔

5۔ شکرگزاری کی کمی:ہم اپنے پاس موجود تمام چیزوں کے لیے شکرگزار نہیں ہیں کیونکہ ہم خود کو اپنی کامیابی، خوبصورتی، صحت، دولت، ذہانت، مقبولیت اور صلاحیتوں کا مصنف سمجھتے ہیں۔

6۔ گُناہ کی طرف رُجحان: ہم خدا کی بجائے دنیا، جسم، شیطان کی پیروی کرنے، جسمانی طرزِ زندگی گزارنے کے رُجحان کے ساتھ پیدا ہوئے ہیں۔

7۔ خود انحصاری: انسان مکمل طور پر خودغرض ہے اور یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ وہ اپنے لیے سب کچھ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور انسان سوچتا ہے کہ جو مسائل کا حل وہ تلاش کرتا ہے وہ ہی واحد حل ہے۔

مجھے دل کی بات کہنے دیں یہ سوچتے ہوئے کہ آپ کے پاس مندرجہ ذیل نیچے بیان کی گئی چیزوں میں سے انتخاب کرنے کی صلاحیت موجود ہے:

- عظیم نعمتوں کی کثرت خُداوند خُدا کی پیروی کرنے سے مقررہ وقت پر ملتی ہیں یا شیطان کی طرف سے تیار کردہ دکھ۔
- کائنات میں دُکھوں کے بغیر کوئی ابدی برکات حاصل نہیں ہوتی ہیں۔

آپ کس کا انتخاب کریں گے؟ آپ کا انتخاب آپ کی روحانی ترقی کے درجے اور خدا کو جلال دینے کے لیے آپ کی روحانی پیاس کو ظاہر کرتا ہے۔ ایک مسح شُدہ ایماندار اپنے دکھ کو برداشت کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ صرف دُکھوں میں خُداوند خُدا پر بھروسہ کرنے سے ہی وہ خُداوند خُدا کے نام کو زیادہ سے زیادہ جلال دے سکتا ہے۔ یقیناً خُداوند خُدا قادرِ مطلق خُدا ایک جھٹکے میں آپ کی تکلیف کو دور کر سکتا ہے، جیسے کوئی چُٹکی بجائے تو آواز آتی ہے—شوں – اور مسئلہ حل ہو گیا! لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ اس کے بعد کیا ہے؟ ذاتی عزتِ نفس کی بربادی! جب ہم اپنے آپ کو خُدا کے منصوبے سے باہرلے جاتے ہیں تو ہم اپنے آپ کو تباہ کر لیتے ہیں اور آخرکار گناہ کے وسیلے موت کا لُقمہ بن جاتے ہیں۔ مجھے بتائیے کہ خُداوند خُدا کے شفقت بھرے فضل سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ آپ دُکھوں سے گُزرنے کے وسیلہ سے اپنی سالمیت کو برقرار رکھیں تاکہ آپ کائنات میں ہارنے والے نہ بن جائیں؟ میں آپ کے بارے میں نہیں جانتا لیکن ہماری روحانی زندگی کے موجد، ہمارے خُداوند یسوع مسیح، اپنے باپ کی مرضی کو پُورا کرنے کے لیے بے مثال دُکھوں کو برداشت کرنے کے

لیے بالکل مطمئن تھے۔ اسی طرح یسُوع مسیح کے پیروکار پولس رسول اور بائبل مقُدس کے چند دوسرے ایماندار بھی تھے جنہوں نے خوشی سے اپنے مالک کے منصوبہ کے مطابق تیار کیے گئے دُکھوں کو برداشت کیا۔ ہمیں بھی روحانی پختگی کی اُس سطح تک پہنچنا چاہیے جس میں ہمیں اپنے دُکھوں کے لیے شکر گزاری کا رویہ اپنانا چاہئے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ بہت سے خُدام یہ سکھاتے ہیں کہ دُکھ ہماری روحانی زندگی کا حصہ نہیں ہیں اور یہ کہ ایمانداروں کو کبھی بھی دُکھوں سے مطمئن نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اُن کے خیال میں دُکھوں کا ہونا روحانی کمزوری اور بھٹکنے کی علامت ہے۔ ایسی نامناسب تعلیمات کے متاثرین اپنے دُکھوں سے جسمانی نجات کے لیے ایک چرچ سے دوسرے چرچ بھٹکتے انتھک کوشش کرتے تھک جاتے ہیں، لیکن اُنہیں کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور جسمانی دُکھوں سے رہائی نہیں ملتی۔ واضح طور پر، ایسی تعلیم کلامِ پاک کے سے نہیں لی گئی۔

پولس رسول نے فرمایا:

" یہ نہیں کہ مَیں مُحتاجی کے لِحاظ سے کہتا ہُوں کیونکہ مَیں نے یہ سِیکھا ہے کہ جِس حالت میں ہُوں اُسی پر راضی رہُوں۔ مَیں پَست ہونا بھی جانتا ہُوں اور بڑھنا بھی جانتا ہُوں ۔ ہر ایک بات اور سب حالتوں میں مَیں نے سیر ہونا بُھوکا رہنا اور بڑھنا گھٹنا سِیکھا ہے۔ جو مُجھے طاقت بخشتا ہے اُس میں مَیں سب کُچھ کر سکتا ہُوں۔ تو بھی تُم نے اچّھا کِیا جو میری مُصِیبت میں شرِیک ہُوئے۔" فِلپّیوں 11:4-14 آیات

درحقیقت، کسی بھی ایماندار کو جس مصیبت سے مطمئن نہیں ہونا چاہئے وہ یہ ہے انسان خود ساختہ دُکھ اپنا لیتا ہے اور خود کو گناہ کے ذریعے اپنی زندگی کو خُدا کے منصوبے سے نکال لیتا ہے۔

ہم نے پہلے بھی کہا تھا، لیکن آئیے اس بار اس کی نشاندہی کرتے ہیں: روحانی میدان میں جنگ کرنے والے مسح شُدہ ایمانداروں کے لیے دُکھ ناگزیر ہیں۔ یہ سچائی جتنی جلدی آپ کی سوچ کا حصہ بن جائے گی، اتنا ہی بہتر آپ اپنے دکھ کو سنبھال سکیں گے۔ جب آپ ایمان رکھتے ہیں کہ دُکھ یا مصائب آپ کی روحانی زندگی کا ایک لازمی حصہ ہیں تو جب بھی مصائب یا دُکھ آپ کی زندگی سے ٹکرائیں گے تو آپ

مغلوب نہیں ہوں گے۔ جیسا کہ کہاوت ہے، آگے بڑھنا ہے تو پیشگی تیاری کرنا ہے۔ اسی لیے خُداوند یسُوع مسیح کے شاگرد یوحنا رسول نے ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کو یہ کہتے ہوئے سُنا اور بیان کیا:
" مَیں نے تُم سے یہ باتیں اِس لِئے کہیں کہ تُم مُجھ میں اِطمِینان پاؤ ۔ دُنیا میں مُصِیبت اُٹھاتے ہو لیکن خاطِر جمع رکھّو مَیں دُنیا پر غالِب آیا ہُوں۔" یُوحنّا 33:16

پولس رسول نے مزید کہا:
" کیونکہ جِس طرح مسِیح کے دُکھ ہم کو زیادہ پُہنچتے ہیں اُسی طرح ہماری تسلّی بھی مسِیح کے وسِیلہ سے زِیادہ ہوتی ہے۔" ۲-کُرِنتھِیوں 5:1 (مزید زور دیا گیا)

" کیونکہ مسِیح کی خاطِر تُم پر یہ فضل ہُؤا کہ نہ فَقط اُس پر اِیمان لاؤ بلکہ اُس کی خاطِر دُکھ بھی سہو۔" فِلپّیوں 29:1 آیت۔

جس لمحے آپ صرف ایمان سے صرف خُداوند یسُوع کے ساتھ اپنی تابع فرمانی کا اعلان کرتے ہیں تو اُسی لمحے آپ شیطان کے دشمن بن جاتے ہیں۔ شیطان اپنے پسینے کا آخری قطرہ تک بہا دے گا تاکہ مسیح میں آپ کی زندگی کو دکھ سے بدتر حالات پیدا کر دے۔ ہمیں نہیں چاہئے کہ ہم شیطان کی خواہش پر شکست مان جائیں۔ بدقسمتی سے شیطان ایسے متاثرہ لوگوں کا شکار کر کے اُن کا ڈھیر لگا رہا ہے جو کہتے ہیں "میں کیوں؟" اور مقابلہ کرنے سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں! ایسی سوچ اور رویہ نہیں ہونا چاہئے! کوئی بھی ایمان دار اِس بات کا متحمل نہیں ہو سکتا کہ وہ انسانی وسائل کے ذریعے اپنے دکھوں کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ دکھ کا ہونا یقینی طور پر کوئی گناہ نہیں۔ تاہم جب دُکھ زندگی میں آتے ہیں تو ہمارے ناپسندیدہ جذبات اور احساسات کے ردِعمل کی لہر پیدا ہوجاتی ہے اور آپ سمجھتے ہیں کہ مصائب خُداوند خُدا کے مقرکردہ برکات کی بجائے لعنت کے طور پر ہیں۔

دُکھ افراتفری کے ساتھ یا سکون کے ساتھ
آئیے اِس بات پر غور کریں کہ دُکھوں کی بنیادی وجہ کیا ہے۔ خُداوند

خُدا اپنی ہمہ گیریت میں جانتا تھا کہ باغِ عدن میں انسان کے گُناہ کرنے کے بعد، ہر ایماندار کی روح پرانی گناہ آلودہ فطرت اور روح القدس کے درمیان میدانِ جنگ ہو جائے گی۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ بہت سے ایماندار اِس جاری کردہ روحانی جنگ سے بے خبر ہیں۔ جب شیطان اور اس کے کارندے کسی ایماندار کو تکلیف میں مبتلا کرتے ہیں، تو شیطان کے اُن کارندوں کا مقصد ہمیشہ اچھی طرح سے واضع ہوتا ہے کہ پرانے گناہ کی فطرت کے وسیلہ سے انسان کی روح پر حملہ کیا جائے، پریشانی اور دُکھوں کے وسیلہ سے روح القدس کی خدمت میں رکاوٹ ڈالنا۔ شیطان کے کاروندوں کا کام ہے کہ وہ خوف کے ذریعہ سے بائبل کی سچائی کی روح کی ترسیل کو کاٹنا جس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ایماندار کو اُس کے دکھ چاہے وہ کسی بھی قسم کا دُکھ ہو، شیطان کوشش کرتا کہ ایماندار کو روحانی نقطہ نظر سے دیکھنے سے غیر مسلح کیا جائے۔ جب شیطان کے کارندے اپنے مقاصد کو حاصل کر لیتے ہیں تو اُن کا شکار (یعنی ایماندار) روحانی جنگ کے میدان کے زخموں کے ساتھ پریشانی کا شکار ہو جاتا ہے، ایک افسردہ روح جو مسائل کا فوری حل تلاش کرنے کے لیے انسانی نظریات کے دباو میں تناؤ کا شکار رہتا ہے۔ افسردہ روح یا شخص ہر طرح کی روحانی خرابیوں جیسا کی بڑبڑانا، کراہنا، دُکھی ہونا، جرم، خود ترسی، "میں کیوں؟" ذہنی دباو، گالی گلوچ، اضطراب، خوف، بغض، زیادہ غصہ، تلخی، اور بائبل مقدس کی تعلیمات اور عمل کرنے میں عدم دلچسپی کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ ایسا ایماندار وہمی اور غیر منطقی ہو سکتا ہے اور ایسے شخص کو بے ایمان لوگوں میں شامل کیا جا سکتا۔

اگر کوئی ایماندار ہر گناہ تسلیم کر کے اپنی روح کو جلد از جلد خُدا باپ کو تسلیم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے (1 یوحنا 1:9)، نہیں تو اِن کا زہر اُس کی جسمانی صحت پر نقصان دہ اثر ڈال سکتا ہے۔

داود بادشاہ جس نے گُناہ کیا اور قتل کا ارتکاب کیا تھا (2 سموئیل 11، 12) اُس نے خود اپنے دُکھوں میں اضافہ کیا تھا اور اُس کی مصیبت الٰہی نظم و ضبط سے مزین تھی۔

" جب مَیں خاموش رہا تو دِن بھر کے کراہنے سے
میری ہڈّیاں گھل گئِیں۔
کیونکہ تیرا ہاتھ رات دِن مُجھ پر بھاری تھا

میری تراوت گرمیوں کی خُشکی سے بدل گئی۔"
زبُو ر 32:3۔4 آیات

" کیونکہ تیرے تِیر مُجھ میں لگے ہیں
اور تیرا ہاتھ مُجھ پر بھاری ہے۔
تیرے قہر کے سبب سے میرے جِسم میں صِحت نہیں
اور میرے گُناہ کے باعِث میری ہڈّیوں کو آرام نہیں۔
کیونکہ میری بدی میرے سر سے گُذر گئی
اور وہ بڑے بوجھ کی مانِند میرے لِئے نِہایت
بھاری ہے۔
میری حماقت کے سبب سے
میرے زخموں سے بدبُو آتی ہے ۔ وہ سڑ گئے ہیں ۔
مَیں پُر درد اوربُہت جُھکا ہُؤا ہُوں۔
مَیں دِن بھر ماتم کرتاپھرتا ہُوں
کیونکہ میری کمر میں سوزِش ہی سوزِش ہے
اور میرے جِسم میں کُچھ صِحت نہیں۔
مَیں نحیف اورنِہایت کُچلا ہُؤا ہُوں
اور دِل کی بے چینی کے سبب سے کراہتا رہا۔
زبُو ر 38:2-8 آیات

ہاں آپ نے دیکھا ہے۔ گناہ کی وجہ سے شکست کھانے والی روح کا بیان کیسا ہے! لیکن دُکھوں کے سکے کا ایک اور رخ بھی ہے یعنی ایک پرامن روح۔ پرامن روح اُس ایماندار کے پاس ہوتی ہے جو انسانی نقطعہ نظرسے اپنے دکھوں کو دیکھنے سے انکار کرتا ہے۔ وہ دُکھوں کو کراہنے، اور خود ترسی جیسے گناہ جو اس کی روح پر حملہ آور ہوتے ہیں اجازت نہیں دیتا۔ اس کے بجائے، روح القدس کی رہنمائی کے ذریعے الٰہی نقطہ نظر کے اعلٰہی طاقت والے میگنفائنگ گلاس کا استعمال کرتے ہوئے، ایسا ایماندار الٰہی حل پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ ظاہر ہے، جب ہم پرانی گناہ آلودہ شکستہ فطرت کا موازنہ روح القدس کے زیر سایہ روح سے موازنہ کرتے ہیں، تو روح القدس سے معمور ایماندار یہ تجربہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے:

"مگر رُوح کا پھل مُحبّت ۔ خُوشی ۔ اِطمِینان ۔ تحمُّل ۔ مِہربانی ۔ نیکی ۔ اِیمان داری۔ حِلم ۔ پرہیزگاری ہے ۔ ایسے کاموں کی کوئی شرِیعت مُخالِف نہیں۔" گلتِیوں 5:22-23 آیات

دُکھوں کی اقسام

تمام روحانی ایماندار خُداوند خُدا کے آسمانی آگ کے شعلوں سے لیس ہوتے ہیں۔ زیادہ ترایماندار بھول جاتے ہیں کہ مصائب روحانی ترقی اور خُداوند خُدا کے نام کو زیادہ سے زیادہ جلال دینے کا سبب بنتے ہیں۔ ایسے ایماندار خُداوند خُدا کے جلال پر توجہ دینے کے بجائے مصائب سے پریشان ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم روحانی قُوت کو بڑھانا چاہتے ہیں اور خُداوند خُدا کی بے شمار نعمتوں سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں تو ہمیں تکالیف کا سامنا کرنا ہوگا۔

اس سے پہلے کہ ہم بزرگ یوسف اور اُس کے مصائب کی طرف واپس جائیں، آئیے اُن پانچ اقسام کے دُکھوں پر نظر ڈالیں جن کا تجربہ کرنا پڑتا ہے:

1۔ خود اپنی مرضی سے پیدا کیے گئے دُکھ

2۔ الٰہی نظم و ضبط

3۔ روحانی ترقی

4۔ G3 اور شیطان کے دیے ہوئے دکھ۔

5۔ جسم میں کانٹے کی تکلیف

خود اپنی مرضی سے پیدا کیے گئے دُکھ

خود ساختہ یا خود اپنی مرضی سے پیدا کیے گئے دُکھ تمام مصائب میں سے سب سے زیادہ تکلیف دہ ہیں۔ اس قسم کے دُکھ عام طور پر ہمارے اپنے انسانی نقطہ نظر کی بنیاد پر برے فیصلے کرنے کے نتیجے میں جنم لیتےہیں۔ جب آپ بائبل مقدس کے اصول کو اپنی زندگی کے حالات پر لاگو کرنے میں ناکام رہتے ہیں تو آپ غلط فیصلے کرتے ہیں۔ پولُس رسول نے روح القدس کی ہدایت سے خبردار کیا:

" دھوکہ نہ کھاؤ، خدا کا مذاق نہیں اڑایا جاتا۔ کیونکہ آدمی جو کچھ بوتا ہے، وہی کاٹے گا (گلتیوں 7:6 آیت (مزید بتایا گیا)

یسوع کا شاگرد پولُس رسول ایک اصول کو دہرا رہا تھا جو پرانے عہد

نامے میں پہلے سے موجود ہے:
"بیشک اُنہوں نے ہوا بوئی ۔ وہ گِردباد کاٹیں گے نہ اُس میں ڈنٹھل نِکلے گا نہ اُس کی بالوں سے غلّہ پَیدا ہو گا اور اگر پَیدا ہو بھی تو اجنبی اُسے چٹ کر جائیں گے۔" ہوسیعؔ 7:8 آیت

جو بھی برے فیصلوں کی اس دلدل میں گرتا ہے وہ کیچڑ سے لت پت باہر نکلتا ہے۔ شادی کو ایک مثال کے طور پر لیں، جو ایماندار خدائی احکامات کو نظر انداز کرتا ہے اور کسی غیر مذہب سے تعلق رکھنے والے سے شادی کرتا ہے تو اس کے خوفناک نتائج بھگتنا پڑتے ہیں جن پر یہاں بحث کرنا مشکل ہے۔
بزرگ ابراہام اور اُس کے پوتے بزرگ یعقوب نے ہماری بات کو مزید واضح کر دیا ہے۔ اِن دونوں ایمانداروں کے گناہوں کی وضاحت کرنا اس مطالعہ کے دائرہ کار سے باہر ہے لیکن ہم ایک سرسری جائزہ ضرور لیں گے۔ خُداوند خُدا نے ابراہام سے بیٹے کا وعدہ کیا اور جب وعدہ پورا نہ ہوا تو ابراہام کی سوچ کے مطابق اُس نے اپنی بیوی کی نصیحت کو سنا اور اپنی گھریلو ملازمہ ہاجرہ سے زنا کیا تو اس کے نتیجے میں اسمٰعیل کی پیدائش ہوئی جو عرب قوموں کا وسیلہ بنا! (پیدائش 16: 1-15 آیتا)۔ عربوں اور اسرائیلیوں کے درمیان دشمنی صرف ایک آدمی کے غلط فیصلے کی وجہ سے ہے۔ بزرگ ابراہام کے غلط فیصلے کی وجہ سے اُس سے پیدا ہونے والی ان دو قوموں کے درمیان شدید دشمنی کا بیج بویا گیا جسکی کٹائی آج ہو رہی ہے۔ اگر بزرگ ابراہام آج زندہ ہوتے تو خُداوند خُدا کے کامل وقت کے ساتھ اپنی بے صبری کے خوفناک نتیجے کا مشاہدہ کرتے۔

ہماری مثال میں دوسرا شخص بزرگ یعقوب ہے۔ کلامِ مقُدس سے پتہ چلتا ہے کہ بزرگ یعقوب نے اپنے بوڑھے اور جزوی طور پر نابینا باپ کو اپنے بڑے بھائی عیسو ہونے کا بہانہ کرکے دھوکہ دیا اور اس طرح عیسو کی وجہ سے برکت حاصل کی (پیدائش 27: 1-29 آیات)۔ کئی سال بعد، بزرگ یعقوب نے اپنے مستقبل کے سسرلابن سے دھوکہ کھایا۔ بزرگ یعقوب اور لابن کے درمیان معاہدہ یہ تھا کہ بزرگ یعقوب سات سال تک خدمت کرے گا اور اُس وقت کے اختتام پر وہ راخل سے شادی کرے گا جس سے وہ بہت پیار کرتا تھا۔ سات سالوں کے اختتام پر لابن

نے بزرگ یعقوب کو راخل کی جگہ لیہ دے کر بزرگ یعقوب کو دھوکہ دیا (پیدائش 29 :1-25 آیات)۔ اِن مثالوں سے ہمیں مکمل طور پر آگاہ ہو جانا چاہئے کہ جب ہم دھوکہ دہی کا بیج بوتے ہیں یا جان بوجھ کر گناہ کرتے ہیں تو مستقل نزدیک یا بعید میں وہ بیج خود ساختہ مصائب میں ظاہر ہو گا۔
جب مصیبتیں خود ساختہ ہوتیں ہیں تو ایماندار کو چاہے کہ وہ اپنے دکھوں کو برکت میں تبدیل کرنے کے لیے واضع ہدایات پر عمل کرے: اُن گناہوں کو الگ تھلگ کریں جنہوں نے مصائب کو جنم دیا اور خدا باپ کے سامنے اُن گناہوں کا اعتراف (تسلیم) کریں۔ بزرگ داؤد بادشاہ نے ایسا ہی کیا تھا:
" مَیں نے تیرے حضُور اپنے گُناہ کو مان لِیا اور اپنی بدکاری کو نہ چُھپایا۔ مَیں نے کہا مَیں خُداوند کے حضُور اپنی خطاؤں کااِقرار کرُوں گا اور تُو نے میرے گُناہ کی بدی کو مُعاف کِیا۔" زبُو ر 5:32 (مزید زور دیا گیا)

اِس کے بعد ایماندار کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے گناہوں کو بھول جائے اور تندہی سے روزانہ کی بنیاد پر خُداوند خُدا کا کلام سیکھے۔ اگر مصیبت برقرار رہے تو اسے پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ بائبل مقُدس کی تعلیمات کو اپنی روح میں اپنی سوچ پر لاگو کرتے ہوئے سوچنا چاہے کہ خُدا نے اُسے معاف کر دیا ہے اور اُس کی بقیہ مصیبت اُس کی برکت کے لیے ہے (زبور119 :67، 71 آیات)۔

خُداوند خُدا کا حفاظتی نظام

خُداوند خُدا کا الٰہی نظم و ضبط اور خود ساختہ مصائب ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ جب ہم مستقل طور پر جسمانی گُناہ کا بیج بونے کا انتخاب کرتے ہیں تو خُداوند خُدا بدلے میں ہمارے خود ساختہ مصائب کی تکلیف کو بڑھا دیتا ہے۔ ہمارے دُکھوں میں شدت خُداوند خُدا کے فضل کی پالیسی اور لازوال محبت کا حصہ ہے (عبرانیوں6:12 آیت)۔ خُداوند خُدا ہمیشہ ہماری روحانی کوتاہیوں کے باوجود ہمارے ساتھ فضل سے پیش آتا ہے۔ اگر ہم خُداوند خُدا کی آواز سننے کے لیے فروتنی اختیار کرتے ہیں جب وہ ہمیں مصائب کی فضل کی بھٹی سے

گُزارتا ہے تو ہم درج ذیل مقاصد حاصل کریں گے:

- ہم اپنی روحانی زندگی کو سنجیدگی سے لیں گے۔
- ہم خُداوند خُدا کے قریب ہو جائیں گے اور اپنی روحانی ترقی کا آغاز کریں گے جو الٰہی فضل کی شاندار برکات کے لیے ضروری ہے (عبرانیوں 12 :9-15 آیات۔ اعمال 32:20 آیت)۔
- آخر میں، جب خُدا ہماری تربیت کا کام پورا کر دیتا ہے تو ہم گناہ کے اس راستے پر دوبارہ سفر کرنے سے پہلے اچھی طرح سوچیں گے!

" مَیں مُصِیبت اُٹھانے سے پہلے گُمراہ تھا پر اب تیرے کلام کو مانتا ہُوں۔ اچھّا ہُؤا کہ مَیں نے مُصِیبت اُٹھائی تاکہ تیرے آئِین سِیکھ لُوں۔ زبُو ر 67:119, 71 آیات

لوگ اکثر پوچھتے ہیں، "میں یہ کیسے طے کر سکتا ہوں کہ میری تکلیف کا تعلق الٰہی نظم و ضبط سے ہے؟" اِس سوال کا جواب چار لفظوں میں ہے: الٰہی نظم و ضبط ناقابل برداشت ہے! کیوں؟ کیونکہ آپ نے اپنے جسمانی گُناہوں کے سبب خدائی حل اور طاقت کی ترسیل کو منجمند کر دیا ہے۔ بعض ایماندارحقیقت میں الٰہی نظم و ضبط کی ناقابلِ برداشت تپش سے بچنے کیلئے بھاگتے ہیں۔

روحانی ترقی اور متحرک مصیبتیں:

مصائب کا یہ گروہ تعلیمی تجربے سے مماثلت رکھتا ہے جسے تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے: پرائمری یا ایلیمنٹری، سیکنڈری یا ہائی سکول اور پھر کالج یا یونیورسٹی وغیرہ۔ پرائمری حصہ میں ایک طالب علم کو ایڈوانس سیکھنے کی تیاری کے لیے بنیادی ہدایات ملتی ہیں۔ اس کے سیکھنے کے معیار اور اگلے گریڈ کو سنبھالنے کی صلاحیت کا اندازہ لگانے کے لیے اسے کئی بار آزمایا جاتا ہے۔ جیسے جیسے وہ آگے بڑھتا ہے، نصاب مشکل ہوتا جاتا ہے اور اسی طرح ٹیسٹ بھی مشکل ہوتے جاتے ہیں۔ ہماری روحانی نظام تعلیم بھی کچھ ایسا ہی ہے اور اسے بھی تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے: بچپن،جوانی، اور پختگی. روحانی کلاس روم کے اندر بائبل مقُدس تمام درجات کے لیے یکساں نصاب ہے۔ خُدا پاک روُح ایک اُستاد ہے جو انسانی رابطہ کے ذریعے کام کرتا ہے پاک روُح الٰہی طور پر قائم ابدی استاد ہے۔ مصائب روحانی امتحانات ہیں (یعقوب 1 :2-4 آیات)۔

خُدا باپ ہر روحانی سطح پر روحانی امتحانات کا انتظام کرتا ہے تاکہ پتہ لگایا جا سے کہ خُدا کا کلام کہاں تک زندگی میں عمل میں لایا اور سمجھا گیا ہے۔ مثال کے طور پر، پادری استاد مومن کو دنیا کی چیزوں سے اس کی محبت کے مقابلے میں خدا کے لیے اس کی محبت کے بارے میں روشن کر سکتا ہے۔ پھر، خدا شیطان کو اجازت دے سکتا ہے کہ وہ اُس ایماندار کی تمام دولت کو ختم کر دے۔ آزمایش یہ ہے کہ اس تکلیف کے دوران اس کے ذہنی رویے کا تعین کیا جائے۔ کیا وہ اُس الٰہی سچائی کو یاد رکھے گا جسے اس نے سیکھا ہے اور مطمئن رہے گا یہ جانتے ہوئے کہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ابدی اور مہربان ہے، یا وہ خُدا کی منصوبہ بندی سے منحرف ہو جائے گا اور تلخی یا خود ترس محسوس کرے گا؟ کیا وہ محسوس کرے گا کہ آزمایش ختم ہونے پر خُداوند خُدا کے پاس اُن تمام چیزوں کو بحال کرئے گا جو اُس نے کھو دیا تھا؟ ایمانداروں کو مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ ہمارا اخلاقی اور ایمانی رویہ دکھ کی فضل کی بھٹی کے ذریعے بہتر ہوتا ہے (زبور 30:18 آیت؛ 140:119 آیت؛ 10:66 آیت؛ یسعیاہ 25:1 آیت، امثال 5:30 آیت؛ 1 پطرس 7:1 آیت)۔ روحانی ترقی کے لیے مصائب درج ذیل کام نتائج دیتے ہیں:
دُکھ سہنے سے ہمارا غرور خاک میں ملا دیا جاتا ہے اور ہم میں عاجزی کا رویہ پید ا کرتا ہے۔
مصائب ہمیں تیار کرتے ہیں، اِس لیے نہیں کہ ہمیں عام فضل ملے جو ہرایماندار حاصل کرتا ہے جیتنے والا یا ہارنے والا فضل حاصل کرتا ہے، لیکن روحانی ترقی سے متعلق بہت اعلٰی برکات حاصل کرنے کے لیے دُکھ سہنا لازم ہے (یعقوب 12:1 آیت)۔

- دُکھ سہنے سے ہم خُدا کے تیار کردہ لوگ بن جاتے ہیں جو اس قابل ہو جاتے ہیں کہ اُن لوگوں کی اصلاح کر سکیں جنہیں خدا ہمارے پاس لا سکتا ہے (2 کرنتھیوں 1: 3-5 آیات)۔ ہمیں یہاں بہت محتاط رہنا ہوگا (گلتیوں 1:6 آیت)۔ ہمیں اِس کو شدت تک نہیں لینا چاہئے۔ خُداوند خُدا کبھی بھی کسی ایماندار کو مشیر بننے کے لیے نہیں بُلاتا اور نہ ہی اصلاح قاری کے لیے دفتر قائم کرنے کا کہتا ہے، تاہم، خدا ایک مصیبت زدہ ایماندار کو ہمارے پاس لا سکتا ہے اور ہمیں یہ اعزاز بخشتا ہے کہ ہم بائبل مقُدس کے سچے شفا بخش چشمے سے اُس کی رہنمائی کریں۔

- سب سے بڑھ کر یہ کہ مصائب ہمیں اِس قابل بناتے ہیں کہ ہم قادرِ مطلق خُداوند خُدا کے فضل کی شکرگُزاری کریں!

G3 اور شیطان کے چیلوں کے شکار

یہ تثلیثی اکٹھ خُدا باپ (اعلٰی جج اور انسانی تاریخ کے منفرد منصوبے کا مصنف)، بیٹا (قربانی کا برّہ، اعلٰی روحانی زندگی کا موجد اور ایماندار کا دفاع کرنے والا وکیل)، رُوح القُدس (ایماندار کا اُستاد، سربراہ اور روحانی آزمایش میں قُوت بخشنے والا) سے بنا ہے۔ سادہ الفاظ میں اِس طرح کہا جا سکتا ہے کہ خُدا آپ کو اس زندگی میں سب سے بڑا اعزاز اُس وقت دے سکتا ہے جب آپ کا نام G3 اور شیطان کنونشن کے سامنے لایا جاتا ہے کیونکہ اِس کا مطلب یہ ہے کہ خدا آپ کو روحانی طور پر شیطان کی مجلس کے خلاف ظاہری طور پر مضبوط گواہ بننے کا اہل سمجھا جاتا ہے۔ اور جب آپ کامیاب ہوتے ہیں تو کیا ہوتا ہے؟ شیطان اور اس کے ساتھی ماتم کرتے ہیں اور منتخب فرشتے خوش ہوتے ہیں جب بھی کسی بالغ ایماندار کو گواہ کے لیے بلایا جاتا ہے اور وہ امتحان میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

خُداوند خُدا شیطان کو اجازت دیتا ہے کہ شیطان ایک مضبوط بالغ ایماندار کو آزمائے کہ ایماندار کو مختلف اذیتوں اور تکلیفوں سے آزمائے (ایوب 8:1 آیت)۔ جب ایماندار شیطان کی طرف سے اُس پر برسائے جانے والے بےشمار آتشی تیروں کے خلاف گواہی کا موقف اختیار کرتا ہے تو فرشتے اُس کے ہر عمل دیکھتے ہوئے ایماندار کی مدد کے لیے فوراً تشریف لاتے ہیں۔ ہر ایماندار کو موقع ملتا ہے کہ کم از کم زندگی میں ایک مرتبہ ممبر پر سرِعام ایمان کی گواہی دے تاکہ اُس کی گواہی کے سبب سے خُداوند خُدا کے نام کو زیادہ سے زیادہ جلال ملے اور ایمانداروں کی جماعت میں، جنہوں پہلے ہی اپنے روحانی ذمہ داری کو زندگی کے ہر فریضے سے بڑھ کر زیادہ اہمیت دی تھی، خُداوند خُدا کے نام کو جلال ملے۔ اِس کے علاوہ اور کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے! لہٰذا اگر آپ فضل میں ترقی کر رہے ہیں اور روحانی پختگی کے بڑے دروازے کی طرف بڑھ رہے ہیں تو ہوشیار رہیں کیونکہ مستقبل قریب یا بعید میں آپ کو مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا تاکہ آپ خُداوند خُدا کے نام کو زیادہ سے زیادہ عزت اور جلال دیں۔

بدن میں کانٹے کا دُکھ

بدن میں کانٹے کی تکلیف ایک مستقل ذہنی اور جسمانی اذیت ہے۔ ایک ناگوار۔ ٹپکنے والی ۔ مسلسل ۔ ایسی تکلیف جو کبھی ختم نہ ہو۔ یہ ایک بیماری یا تکلیف بھی ہو سکتی ہے جو لمحہ بہ لمحہ بڑھتی ہے اور بغیر چھوڑے بڑھتی جاتی ہے۔ بیماری میں حالات بدتر سے بدترین ہو سکتے ہیں۔ پولُس رسول نے اپنی تکلیف کو اس طرح بیان کیا:

"کیا وُہی مسِیح کے خادِم ہیں؟ (میرا یہ کہنا دِیوانگی ہے) مَیں زِیادہ تر ہُوں ۔ مِحنتوں میں زِیادہ ۔ قید میں زِیادہ ۔ کوڑے کھانے میں حَد سے زِیادہ ۔ بارہا مَوت کے خطروں میں رہا ہُوں۔ مَیں نے یہُودِیوں سے پانچ بار ایک کم چالِیس چالِیس کوڑے کھائے۔ تِین بار بیَنت لگے ۔ ایک بار سنگسار کِیا گیا ۔ تِین مرتبہ جہاز ٹُوٹنے کی بَلا میں پڑا ۔ ایک رات دِن سمُندر میں کاٹا۔ مَیں بار ہا سفر میں ۔ دریاؤں کے خطروں میں ۔ ڈاکُوؤں کے خطروں میں ۔ اپنی قَوم سے خطروں میں ۔ غَیر قَوموں سے خطروں میں ۔ شہر کے خطروں میں ۔ بیابان کے خطروں میں ۔ سمُندر کے خطروں میں ۔ جُھوٹے بھائِیوں کے خطروں میں۔ مِحنت اور مشقّت میں ۔ بار ہا بیداری کی حالت میں ۔ بُھوک اور پیاس کی مُصِیبت میں ۔ بار ہا فاقہ کشی میں ۔ سردی اور ننگے پَن کی حالت میں رہا ہُوں۔ آور باتوں کے عِلاوہ جِن کا مَیں ذِکر نہیں کرتا سب کلِیسیاؤں کی فِکر مُجھے ہر روز آ دَباتی ہے۔"

۲-کُرِنتھِیوں 11:23-28 آیات

دُعا بدن کے کانٹے کو دور کرنے کا سبب نہیں بنتی ہے بلکہ دُعا ایماندار کو قوت فراہم کرتی ہے کہ وہ بُرے کے حالات سے قطع نظر مطمئن رہے۔ اِس طرح ہم پڑھتے ہیں:

" کِسی بات کی فِکر نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تُمہاری درخواستیں دُعا اور مِنّت کے وسِیلہ سے شُکرگُذاری کے ساتھ خُدا کے سامنے پیش کی جائیں۔ تو خُدا کا اِطمِینان جو سمجھ سے بِالکُل باہر ہے تُمہارے دِلوں اور خیالوں کو مسِیح یِسُوّع میں محفُوظ رکھّے گا۔" فِلپّیوں 4:6-7 آیات

کب ہمیں چاہئے کہ اپنے جسم کے کانٹے کے ختم کیے جانے کے لیے دعا کرنی چاہئے؟

" اِس کے بارے میں مَیں نے تِین بار خُداوند سے اِلتماس کِی کہ یہ مُجھ سے دُور ہو جائے۔ مگر اُس نے مُجھ سے کہا کہ میرا فضل تیرے لِئے کافی ہے کیونکہ میری قُدرت کمزوری میں پُوری ہوتی ہے ۔ پس مَیں بڑی خُوشی سے اپنی کمزوری پر فخر کرُوں گا تاکہ مسِیح کی قُدرت مُجھ پر چھائی رہے۔"
۲-کُرِنتھیوں 12:8-9 آیات
خُداوند خُدا نے پولُس رسول کو جو جواب دیا اُس میں کوئی ابہام نہیں تھا۔ خُداوند خُدا کا کلام بہت واضع تھا؛ خُداوند خُدا نے پولُس کو جواب تھا، "نہیں"۔ خُداوند خُدا اپنے جلال کے لیے اُس کے دُکھوں کو دور نہیں کرے گا کیونکہ پولُس کے پاس روحانی طاقت تھی، جو خُداوند خُدا کے کلام سے اس کی روح میں محفوظ تھی، تاکہ نہ صرف مصائب کو برداشت کرے بلکہ اِن کے سبب سے خُداوند خُدا کا شکر بھی ادا کرے۔ ہم اب پولُس کی مانند خُداوند خُدا کی آواز کو نہیں سُن سکتے جیسا کہ پولُس رسول نے کیا تھا، لیکن ہمارے پاس سب سے بہترین چیز موجود ہے۔ خُدا پاک روح ہمارے ساتھ رہتا ہے، ہمیں معمور کرتا ہے، اور اُس روحانی ایماندار کی رہنمائی کرتا ہے جس کی روح میں کوئی ناقابلِ اقرار گناہ نہیں ہے۔ خُداوند خُدا کا یہ وعدہ ہے:
" کیونکہ یہی خُدا ابدُالآباد ہمارا خُدا ہے۔
یہی مَوت تک ہمارا ہادی رہے گا۔" زبُو ر 48:14

ہم اپنی دعا کو تبدیل کرنے کے لیے روحانی عقل کا استعمال بھی کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر آپ مسلسل خُداوند خُدا کی حضوری میں سجدہ ریز ہیں کہ خُداوند خُدا آپ کے دکھوں کو دور کرے لیکن پھر بھی تکلیف جاری رہتی ہے تو آپ اپنے آپ کو تبدیل کر سکتے ہیں اور اِس کے برعکس خُداوند خُدا سے فضل مانگیں کہ آپ کو قوت فراہم کرےکہ آپ مصیبت کی لہروں کو اُس کی طاقت سے عبور کر سکیں وہ قوت جو صرف خُداوند خُدا ہی فراہم کر سکتا ہے۔

اصول:

- خُداوند خُدا کی طرف سےایماندار کی ترقی صرف اور صرف خُداوند خُدا کی اپنی خود مختار مرضی، مقصد اور قُدرت سے

ہی ممکن ہے۔

- خُداوند خُدا جب کسی ایماندار کو عزت اور ترقی کے مقام پر لے جانے کا فیصلہ کرتا ہے تو خُداوند خُدا اُس ایماندار کی اہلیت پر منحصر نہیں ہے۔
- خُداوند خُدا کی نعمت کی پہچان ہمیشہ اُس کے کلام کو زیادہ سے زیادہ سیکھنے اورعمل سے ہوتی ہے کلام کے ذریعے ایماندار کی روحانی صلاحیت کی نشوونما ہوتی ہے۔
- یہ خاص ترقی اور برکت خواہ کچھ بھی ہو ایماندر کو عاجز رکھنے کے لیے کوئی نہ کوئی تکلیف دہ مصیبت اُس کی زندگی کا حصہ لازمی ہوتی ہے۔
- مصیبتوں کو دور کرنے کا مطلب روحانی ترقی اور برکت کو دور کرنا ہے۔
- خُداوند خُدا جسم کے کانٹے کی تکلیف کو دور کرنے کی دعا کا جواب نہیں دے گا۔ پولُس رسول اپنے جسم کے کانٹے کو ہٹانے کے لیے جو دُعا کرتا ہے اور خُداوند خُدا کی طرف سے منفی جواب اِس اصول کو واضح کرتا ہے۔
- خُداوند خُدا اُس ایماندار کے لیے فضل کو کثرت سے بڑھاتا ہے جو خوشی کے ساتھ جسم میں کانٹے کی تکلیف کا تجربہ کرتا ہے۔

پولُس رسول کی مصیبتیں:

ہماری کتاب جس کا نام ہے پولُس رسول، فضل کی ٹرافی، آپ کو یاد ہوگا کہ کس طرح خدا نے پولُس رسول (پہلے جو ترسس کا ساؤل کہلاتا تھا، جس نے کلیسیا پر بہت بڑے تباہ کن حملے کرنے کے لیے قیادت کی تھی) کو دنیا کا سب سے بڑا اعظیم رسول بننے کے لیے چُن لیا تھا! یہ خُداوند خُدا کا فضل ہے! کلیسیائی دور کے لیے مسیح کا ایلچی بننے کے لیے پولُس رسول کی خدمت کا آغاز فوراً اُس کی بُلاہٹ کے بعد شروع ہو گیا تھا--- یعنی اس سے پہلے کہ وہ چرچ کے لیے خُدا کے منصوبے کو سیکھتا یا یہ جانتا کہ ایسا کوئی منصوبہ موجود ہے خُدا نے اُسے چُن لیا --- اُس کو بہت کم موقع ملا کہ وہ شاگردوں کے

ساتھ رہے بلکہ قوت پانے کے بعد پولُس نے روحانی زندگی گزارنا شروع کر دی۔ GRACE، یعنی خُداوند خُدا کا فضل، ایک بار پھر، کیپیٹلائز یعنی بڑے حروف میں لکھا گیا ہے، ہائی لائٹ یعنی واضع کیا گیا ہے، اور انڈر لائن کیا گیا ہے! تاکہ ظاہر کیا جائے کہ خُداوند خُدا نے پولُس رسول کو جو روحانی عزت، مقام اور ترقی بخشی وہ صرف اور صرف اِسی لیے کہ یہ پولُس کے دُکھوں کے ساتھ ایک مکمل پیکج تھا جو خُداوند خُدا کے حیرت انگیز فضل سے مہر بند کیا گیا تھا:
" مگر خُداوند نے اُس سے کہا کہ تُو جا کیونکہ یہ قَوموں بادشاہوں اور بنی اِسرائیل پر میرا نام ظاہِر کرنے کا میرا چُنا ہُؤا وسِیلہ ہے۔ اور مَیں اُسے جتا دُوں گا کہ اُسے میرے نام کی خاطِرکِس قدر دُکھ اُٹھانا پڑے گا۔" آعمال 15:9-16 آیات)

آپ کی مصیبتیں کس قسم کی ہیں؟
آپ کو تسلی سے اپنے دکھ کو منطقی طور پر جانچنے کے لیے وقت نکالنا چاہئے یہ جانتے ہوئے کہ ہر مصیبت کا کوئی نہ کوئی مقصد اور مطلب ہوتا ہے۔ درج ذیل سوالات آپ کو اپنی مصیبت کے ماخذ کی نشاندہی کرنے میں مدد فراہم کر سکتے ہیں:

- کیا آپ ایسی زندگی گُزار رہے ہیں جس میں گناہ کا طرزِ عمل ہے۔
- کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کی زندگی خُداوند خُدا کے منصوبے میں ہے؟ کیا آپ وہیں ہیں جہاں خُداوند خُدا چاہتا ہے کہ آپ کو ہونا چاہئے؟
- کیا آپ اپنی زندگی کے لیے خدا کے منصوبے کی مخالفت کرتے رہے ہیں اور آپ نے صرف وہی کیا جو آپ چاہتے ہیں؟
- کیا آپ روحانی طور پر ترقی کر رہے ہیں؟ کیا آپ روزانہ خُداوند خُدا کے کلام کو سیکھ رہے ہیں اور انسانی سوچ سے آزمایشوں کا حل تلاش کرنے کے برعکس خُدا کے کلام کو اپنی سوچ پر لگاتار لاگو کر رہے ہیں؟
- کیا خُداوند خُدا نے آپ کو ایسی جگہ پر ترقی دی ہے جس میں آپ اپنی پوزیشن یا روحانی کامیابی پر

فخر کریں؟
اگر آپ نے پہلے اور تیسرے سوال کا جواب ہاں میں دیا اور دوسرے سوال کا نہیں، تو آپ کا دکھ شاید خود ساختہ ہے اور اِس میں الٰہی مرضی شامل ہے۔ اگر آپ نے چوتھے سوال کا جواب ہاں میں دیا، تو خدا نے آپ کے دکھوں میں ڈالا تاکہ آپ کی روحانی قُوت بڑھے۔ آخر میں، اگر آپ کا جواب آخری سوال کے لیے ہاں میں ہے، تو اس بات کے امکانات ہیں کہ خُداوند خُدا نے آپ کے لیے دُکھوں کا استعمال کیا ہے تاکہ آپ تکبر جو کہ سب سے بڑا گُناہ ہے اور دوسرے تمام گناہوں کی بنیاد ہے اُس سے محفوظ رہیں۔

اصول واضح ہے: کوئی بھی مصیبت جسے خُداوند خُدا دور کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ خُداوند خُدا چاہتا ہے کہ آپ اُس کی عطا کردہ قُوت سے تمام مصائب کو برداشت کریں کیونکہ رُوح القُدس اور اُس کا بے مثال کلام آپ کی زندگی میں رہتا ہے اور دُعا کے وسیلہ سے قُوت دیتا ہے۔ خُداوند یُسوع مسیح جو کہ ہمارے رول ماڈل ہیں اُس نے بھی گتسمنی کے باغ میں ایسا ہی کیا۔ خُداوند یسُوع مسیح نے دعا کی اور اُس نے قوت پائی (متی 26: :38-39 آیات)۔
رُوح القُدس کی سرپرستی میں ایماندار اپنی تکلیف کے باعث خوش ہوتا ہے یہ جانتے ہوئے کہ تکلیف میں بھی وہ خُداوند خُدا کے نام کو جلال دیتا ہے اور اُس کو برکت ملتی ہے۔ وہ اس کا پورا فائدہ جانتا ہے...
" ہر ایک بات میں شُکر گُذاری کرو کیونکہ مسِیح یِسُوّع میں تُمہاری بابت خُدا کی یہی مرضی ہے۔
۱-تھِسّلُنیکیوں 18:5آیت (مزید بتایا گیا)
" اور سب باتوں میں ہمارے خُداوند یِسُو ع مسِیح کے نام سے ہمیشہ خُدا باپ کا شُکر کرتے رہو۔" اِفسِیوں 20:5 آیت۔

خُداوند خُدا کے لیے عاجزانہ شکرگزاری کا یہ رویہ اِس بات کا اظہار کرتا ہے کہ ہمارا سب کچھ جاننے والا خُدا باپ اُس کے لیے صرف بھلائی چاہتا ہے اور اُن کو بہترین چیزیں مہیا کرتا ہے جو اُس پر بھروسہ کرتے ہیں۔

خُداوند خُدا کا حفاظتی نظام

کیونکہ "شیطان اس دنیا کا خدا ہے" (یوحنا 31:12 آیت) اِس لیے آپ دشمن کے علاقے میں رہ رہے ہیں اور کام کر رہے ہیں لیکن ہمارے خُداوند خُدا نے فرمایا تھا "تُم اِس دنیا کے نہیں ہو" اور اُس نے آپ کی حفاظت کے لیے دعا کی (یوحنا آیت نمبر17)۔ " تُم ہوشیار اور بیدار رہو ۔ تُمہارا مُخالِف اِبلِیس گرجنے والے شیرِ بَبر کی طرح ڈُھونڈتا پھرتا ہے کہ کِس کو پھاڑ کھائے۔" ۱-پطرس 8:5 آیت۔ یہ جان کر کتنی راحت ملتی ہے کہ '' اِس پر وہ تعجُّب کرتے ہیں کہ تُم اُسی سخت بدچلنی تک اُن کا ساتھ نہیں دیتے اور لَعن طَعن کرتے ہیں۔" ۱-پطرس 4:4 آیت اچھی خبر یہ ہے کہ کیونکہ خُداوند فرماتا ہے مَیں اُس کے لِئے چاروں طرف آتِشی دِیوار ہُوں گا اور اُس کے اندر اُس کی شَوکت۔ (زکریاہ 5:2 آیت)۔ شیطان خود جانتا ہے کہ خدا نے آپ کے لیے مکمل تحفظ فراہم کیا ہے، " کیا تُو نے اُس کے اور اُس کے گھر کے گِرد اور جو کُچھ اُس کا ہے اُس سب کے گِرد چاروں طرف باڑ نہیں بنائی ہے؟تُو نے اُس کے ہاتھ کے کام میں برکت بخشی ہے اور اُس کے گلّے مُلک میں بڑھ گئے ہیں۔ (ایُّوب 10:1 آیت)۔ یہ سن کر آپ کا تسلی ملنی چاہئے! خُداوند خُدا کے حیرت انگیز فضل کا یہ حسن ہے!

خُداوند یسوع مسیح پر ایمان رکھنے والے ایک ایماندار کے طور پر جب تک آپ خُدا کے کلام کو سیکھتے اور روزانہ کی بنیاد پر اُس کے کلام پر عمل کرتے ہیں تو آپ خدا کی کامل حفاظت سے لطف اندوز ہوں گے۔ یہ اتنا آسان ہے۔ جدید ترین ہتھیاروں کا کوئی نظام، دہشت گردی کا کوئی عمل، شیطان کا کوئی حملہ، ظاہر یا پوشیدہ، مصیبت کا ایک ذرہ بھی خُدا کی ابدی محافظت سے نظر انداز نہیں ہو سکتا اور خُداوند خُدا کی خودمختار مرضی کے بغیر آپ کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ آج بھی نہیں، کل بھی نہیں، اور کبھی نہیں! خُداوند خُدا آپ کی ذاتی ڈھال ہے (پیدائش 1:15 آیت) تاہم اگر دشمن کی طرف کوئی مصیبت آپ تک پہنیچ جاتی ہے تو آپ کو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پُرسکون رہیں۔ خُدا، جس نے اسے اپنی خودمختار حفاظت سے مصیبت کو گزرنے دیا وہی خُدا آپ کی خاطر کام کر رہا ہوتا ہے! ایک بار پھر یاد رکھیں، خُدا کی طرف سے

اُس کے علم کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔ گھبرانے کی بالکل کوئی ضرورت نہیں ہے، جب کوئی مصیبت آپ تک پہنچتی ہے تو گھبراہٹ کا بٹن دبانے کی کوئی ضرورت نہیں، یا خود ترسی میں پیچھے ہٹنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اِس کے برعکس، خُداوند خُدا کے کلام کی باتیں سنیں، جو سننے میں خوشگوار اور ذائقے میں میٹھی ہیں۔
مُبارک وہ شخص ہے جو آزمایش کی برداشت کرتا ہے کیونکہ جب مقبُول ٹھہرا تو زِندگی کا وہ تاج حاصِل کرے گا جِس کا خُداوند نے اپنے مُحبّت کرنے والوں سے وعدہ کِیا ہے۔"
یعقُوّب 12:1 آیت (مزید یہ کہ)

" اور ہم کو معلُوم ہے کہ سب چیزیں مِل کر خُدا سے مُحبّت رکھنے والوں کے لِئے بھلائی پَیدا کرتی ہیں یعنی اُن کے لِئے جو خُدا کے اِرادہ کے مُوافِق بُلائے گئے۔ رُومِیوں 28:8 آیت
خُداوند خُدا بخوبی جانتا ہے کہ وہ آپ کی زندگی میں کیا کر رہا ہے اور جب کہ ہو سکتا ہے کہ آپ اِن سب چیزوں کا اندازہ نہ لگا سکیں ایک چیز بالکل واضح ہونی چاہئے کہ بد قسمتی اور حادثات جیسی چیزیں نہیں ہوتیں۔ اگر ہم خُدا پر بھروسہ رکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ خُداوند خُدا برائی کو اچھائی میں تبدیل کر دیتا ہے اور شاندار نتائج پیدا کرتا ہے! ہمیں بظاہر طور پر بری صورت حال کا سامنا کرنا چاہئے کیونکہ اِس کے بعد آنے والے نتائج بھلائی پیدا کریں گے۔ ہمارا خدا ایسا ہے!
بلکہ مسِیح کے دُکھوں میں جُوں جُوں شرِیک ہو خُوشی کرو تاکہ اُس کے جلال کے ظہُور کے وقت بھی نِہایت خُوش و خُرّم ہو۔" ۱-پطرس 13:4 آیت
" خُداوند میں ہر وقت خُوش رہو ۔ پِھر کہتا ہُوں کہ خُوش رہو۔"
فِلپّیوں 4:4 آیت۔
ہمیں اپنی زندگی کے ہر ایک واقعے میں خوش ہونا چاہئے، خواہ وہ خوشگوار ہو یا ناخوشگوار، کیونکہ ہمارا خُدا باپ ہمارے لیے دن کے 24 گھنٹے، ہفتے کے 7 دن، اور سال کے 365 دن کام کرتا ہے! اپنے اندر بزرگ ایوب کی مانند خُدا پر اپنا بھروسہ پیدا کریں۔ ایسا ہی ایمان بزرگ یوسف کا تھا جب اُس نے مصر کی غلامی کے ناہموار راستے پر سفر

کیا۔
" لیکن وہ اُس راستہ کو جِس پر مَیں چلتا ہُوں جانتا ہے۔
جب وہ مُجھے تالے گا تو مَیں سونے کی مانِند نِکل
آؤں گا۔" ایُّوب 10:23 آیت
" تُو مت ڈر کیونکہ مَیں تیرے ساتھ ہُوں۔ ہِراساں نہ ہو کیونکہ مَیں
تیرا خُدا ہُوں مَیں تُجھے زور بخشُوں گا۔ مَیں یقِیناً تیری مدد کرُوں گا
اور مَیں اپنی صداقت کے دہنے ہاتھ سے تُجھے
سنبھالُوں گا۔" یسعیاہ 10:41 آیت۔

باب چہارم: بزرگ یوسف کنویں میں

بزرگ یوسف کے مستقبل کے راستے پر خدا کے قدموں کے نشانات دیکھے جا سکتے ہیں جو اُس کے خلاف اُٹھنے والی ہر پریشانی اور اس کے خلاف ہونے والے ہر حملے کو اُس بہترین صورت حال میں بدل دیتے ہیں جس کا انجام تصور کیا جا سکتا ہے۔ ہمیں بُلایا گیا ہے کہ ہم اپنے خُدا باپ کی عظمت کے خوف اور تعظیم میں کھڑے ہیں! خُداوند خُدا کی وفاداری اُس وقت سے ظاہر تھی جب بزرگ یوسف کے بھائیوں نے اُس کی غلامی کے لیے اُس کی موت کی سازشیں شروع کیں تھیں اور پھر اُن عجیب وغریب حالات جن کی وجہ سے اُسے مصر میں غُلامی کی زندگی بسر کرنی پڑی۔

اُس کے بھائیوں کے اندر کی جلن اور حسد اُن کی روحوں کے اندر اُبلتا ہوا ظاہری طور پر بڑھتا گیا اور بے حیائی کی آخری حد تک جا پہنچا۔ خُدا کا خوف اور خُدا کے کلام کا علم جو اُنہوں نے حاصل کیا تھا اُن کا ذہنی رویہ جو کہ گناہوں کی طرف تھا مٹ گیا تھا! نتیجہ یہ نکلا کہ گُناہ کی پُرانی فطرت اُن کی زندگی میں دوبارہ بحال ہو گئی تھی۔ اپنی بدعنوان سوچ میں انہوں نے یہ سوچ لیا تھا کہ شاید یہ ان کے لیے اپنے چھوٹے بھائی سے جان چھڑانے کا آخری موقع ہے۔

یاد رکھیں کہ اُن کا شیطانی منصوبہ ایک سوچ سے شروع ہوا تھا یعنی بزرگ یوسف کے لئے نفرت تھی۔ خُداوند خُدا ایمانداروں کو ہدایت فرماتے ہیں کہ اپنے خیالات کی حفاظت کریں کیونکہ ایک خیال ایک عمل بن جاتا ہے، " جَیسے پرِندہ جال کی طرف تیز جاتا ہے اور نہیں جانتا کہ وہ اُس کی جان کے لِئے ہے۔حتٰی کہ تِیر اُس کے جگر کے پار ہو جائے گا۔

امثال 7:23 آیت۔

ظاہری طور پر بزرگ یوسف کے بھائیوں کو خدشہ تھا کہ یوسف کے خواب سچ ہو سکتے ہیں لیکن انہوں نے اپنی خواہشات کے عزائم میں جو تکبر سے لبریز تھے وہ اِس بات سے عاری تھے کہ بزرگ یوسف کو ان پر حکومت کرئے گا۔ لٰہذا انہوں نے بزرگ یوسف کے خوابوں کو ناکام کرنے کی کوشش کی کہ گویا وہ حقیقت میں خدا کے منصوبے کو بدل سکتے تھے۔ اُس کے بھائیوں کو معلوم نہ تھا کہ خُدا کے پاس پہلے سے ہی حل موجود تھا۔ خُداوند خُدا نے اُن کے بھائی روبن کو صحیح

وقت پر صحیح جگہ پر استعمال کیا اِس وجہ سے اُس کی موجودگی حادثاتی طور پر نہیں تھی۔ خُداوند خُدا روبن کو یوسف کے قتل کرنے کے گھناؤنے منصوبے کو روکنے کے لیے استعمال کرے گا، لیکن خُداوند خُدا کو شیطان کو اپنا کام کرنے کی اجازت دینا پڑی کیونکہ اِسے روکنا انسان کی آزادی اور خُداوند خُدا کی اپنی ہستی کی خلاف ورزی ہوتی۔ شیطان کا یہ دعویٰ کہ خُدا غیر منصفانہ ہے اُن پر ہاوی ہو جاتا اگر خُدا نے بھائیوں کی آزادانہ مرضی میں مداخلت کی ہوتی تو انسان کی آزاد مرضی کے خلاف ہوتا۔

فضل بزرگ یوسف کی شخصیت کی مضبوط بنیاد

اس مطالعہ کا بنیادی مقصد بزرگ یوسف کی فضل سے واقفیت کو دریافت کرنا اور یہ جاننا ہے کہ بزرگ یوسف کا خُدا ہمارا خُدا بھی ہے اور زندگی کے ہر حال میں خُدا ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے۔ انسانی تخلیق سے پہلے، خُداوند خُدا نے صحیح طریقے کا تعین کیا تھا جس سے خُداوند خُدا آپ کے دکھ کو برکت میں بدل دے گا جیسا کہ خُداوند خُدا نے بزرگ یوسف کے لیے کیا تھا۔ لیکن غور سے سنو کہ یہ برکات صرف اُن لوگوں کے لیے ہیں جو خُداوند خُدا سے محبت کرتے ہیں ---- وہ جو روحانی پختگی کی طرف بڑھتے ہیں، خُداوند خُدا کے نام کو زیادہ سے زیادہ جلال دیتے ہیں۔ کلام مقُدس اس مسئلے پر بالکل واضح ہے: " اور ہم کو معلُوم ہے کہ سب چیزیں مِل کر خُدا سے مُحبّت رکھنے والوں کے لِئے بھلائی پَیدا کرتی ہیں یعنی اُن کے لِئے جو خُدا کے اِرادہ کے مُوافِق بُلائے گئے۔" رُومِیوں 28:8 آیت۔

ہم خُدا سے اُسی وقت محبت کر سکتے ہیں جب ہم اُسے جانتے ہیں اور خُداوند خُدا کو ہم صرف اُسی وقت جان سکتے ہیں جب ہم کسی تربیت یافتہ پادری استاد کی نگرانی میں کلامِ مقُدس کا روزانہ مطالعہ کر کے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ تعلیمات براہِ راست کلام پڑھنے سے بھی ہو سکتی ہیں، اپنے لکھے ہوئے نوٹوں کا جائزہ لے کر، کتابیں پڑھ کریا ریکارڈ شدہ پیغامات سن کر بھی حاصل کی جا سکتیں ہیں۔ ہمیں خُدا کے احکام کو سیکھنا چاہئے کیونکہ ہم خُداوند خُدا سے محبت صرف اُس وقت کرتے ہیں جب ہم ہر چیز میں اُس کی اطاعت کرتے

ہیں۔
انسانی نقطہ نظر سے بزرگ یوسف اپنے خاندان پر حکومت نہیں کر سکتا تھا (کیونکہ وہ اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا) لیکن خُداوند خُدا کا اُس کے لیے منصوبہ یہی تھا۔ بزرگ یوسف شاید حیران ہو کر سوچتا ہو گا کہ "میں ہی کیوں؟" ایماندار کی زندگی میں ایک اہم سوال ہوتا ہے جب اسے عاجزی کے ساتھ سوال کیا جاتا ہے کہ اگر وہ پہلوٹھا تو خُدا کے لیے اپنے وعدہ کو پورا کرنا کوئی بڑی بات نہ ہوتی کہ خُدا حکمران بنائے گا۔ لیکن گیارہواں بیٹا؟ جس کے بارے میں کچھ نہ سنا تھا! بزرگ یوسف کے لیے خُداوند خُدا کے فضل کی بنیاد یہی تھا۔ میرا سوال یہ ہے کہ دنیا کے تمام لوگوں میں سے آپ خُدا کے فضل کے لیے ہی کیوں چُنے گئے ہیں؟ میں ہی کیوں؟ داؤد بادشاہ بھی یہی سوال پوچھتا ہے:
" توپھر اِنسان کیا ہے کہ تُو اُسے یاد رکھّے اور آدّم زاد کیا ہے کہ تُو اُس کی خبرلے؟ زبُو ر 4:8 آیت
یوحنا رسول نے کہا، " دیکھو باپ نے ہم سے کَیسی مُحبّت کی ہے کہ ہم خُدا کے فرزند کہلائے اور ہم ہیں بھی ۔ دُنیا ہمیں اِس لِئے نہیں جانتی کہ اُس نے اُسے بھی نہیں جانا۔"
۱-یُوحنّا 1:3 آیت
کیا آپ اپنی روح کی گہرائیوں میں خُداوند خُدا کے فضل کو پہچانتے ہیں کہ آپ کون ہیں اور آپ اس وقت کہاں ہیں؟ ہو سکتا ہے کہ آپ مجھ سے کہیں، "موسٰی، میں نے اپنی کامیابی کے لیے پوری زندگی بہت محنت کی ہے۔" کیا واقعی ایسا ہے؟ آپ کو کامیابی، جدوجہد کرنے کے لیے صلاحیت، ذہانت، ہنر کس نے دیا؟ یا ہو سکتا ہے کہ آپ کہیں کہ "میں تو پیدایشی طور پر باصلاحیت تھا اور یہی میری کامیابی کی کنجی ہے۔" یقیناً آپ باصلاحیت پیدا ہوئے تھے لیکن وہ اچھے جینز خُدا کی طرف سے تحفہ تھے۔ کیا آپ کو احساس ہے کہ دنیا بھر کے ہسپتالوں میں ہزاروں باصلاحیت افراد کینسر اور دیگر جان لیوا بیماریوں سے لڑ رہے ہیں ۔۔۔ بالکل کسی نہ کسی انسان کی طرح؟ مجھے کوئی ایک اچھی وجہ بتائیں کہ آپ اُن لوگوں کی مانند کیوں نہیں ہیں جو ہسپتالوں یا گھروں میں بستروں پر ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ جو کچھ بھی ہیں صرف خُدا کے فضل کی وجہ سے ہیں، نہ ہی زیادہ، نہ کم۔ جب تک آپ اِس سچائی کو اپنی روح کا

حصہ نہیں بننے دیتے تب تک آپ فضل سے واقف نہیں ہو سکتے۔ اس سچائی کی گرفت میں آنا بزرگ یوسف کے فضل سے واقفیت ہونا ایک حیرت انگیز تبدیلی لانے والا عمل تھا۔ آپ کے لیے تبدیلی لانے والا عمل کون سا ہے؟ آپ کی عظیم ابدی نجات اور رہائی جو صرف خُدا ہی آپ کو ہر طرح کے بُرے حالات میں فراہم کرتا ہے؟ یہ خیال کہ خُدا باپ، بیٹا اور رُوح القُدس آپ کے فانی جسم میں بستے ہیں؟ اِس کا کیا مطلب ہے؟

بزرگ یوسف کو قتل کرنے کی شازش

بزرگ یوسف جو کہ ایک عاجز اور فرمانبردار بیٹا تھا اُس نے اپنے باپ کے اختیار کے سامنے آزادانہ طور پر فرمانبرار رہا۔
" اور اُس کے بھائی اپنے باپ کی بھیڑ بکریاں چرانے سِکم کو گئے۔ تب اِسرائیل نے یُوّسف سے کہا تیرے بھائی سِکم میں بھیڑ بکریوں کو چرا رہے ہوں گے ۔ سو آ کہ مَیں تُجھے اُن کے پاس بھیجوں۔ اُس نے اُسے کہا مَیں تیّار ہُوں۔" پَیدایش 37:12-13 آیات

چنانچہ یوسف اپنے بھائیوں کو ڈھونڈنے کے لیے حبرون کی وادی کو چلا گیا اور اُسے معلوم نہ تھا کہ وہ انہیں کہاں تلاش کرے گا۔ وہ سِکم کو چلا گیا اور آس پاس کے علاقے میں تلاش کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوا تو خُدا نے مداخلت کی۔
" اور ایک شخص نے اُسے میدان میں اِدھر اُدھر آوارہ پھرتے پایا ۔ یہ دیکھ کر اُس شخص نے اُس سے پُوچھا کہ تُو کیا ڈُھونڈتا ہے؟۔ اُس نے کہا مَیں اپنے بھائِیوں کو ڈُھونڈتا ہُوں ذرا مُجھے بتا دے کہ وہ بھیڑ بکریوں کو کہاں چرا رہے ہیں۔
اُس شخص نے کہا وہ یہاں سے چلے گئے کیونکہ مَیں نے اُن کو یہ کہتے سُنا کہ چلو ہم دوتین کو جائیں ۔ چُنانچہ یُوّسف اپنے بھائِیوں کی تلاش میں چلا اور اُن کو دوتین میں پایا۔"
پَیدایش 37:15-17 آیات
کیا یوسف غلطی سے اِس شخص سے ملا تھا جو اُسے اُس کے بھائیوں تک پہنچا سکتا تھا؟ نہیں خُدا پردے کے پیچھے تھا جو ہر چیز کو سر انجام دے رہا تھا جس سے بزرگ یوسف کے لیے خُدا کا منصوبہ سامنے

آنے کے بعد پتہ چلا کہ سب چیزیں مل کر اُس کی بھلائی کے لیے کام کر رہیں تھیں۔ خُدا کے منصوبے میں حادثات کی کوئی گُنجایش نہیں ہے!

" اور جُوں ہی اُنہوں نے اُسے دُور سے دیکھا تو پیشتر اِس سے کہ وہ نزدِیک پُہنچے اُس کے قتل کا منصُوبہ باندھا۔ اور آپس میں کہنے لگے دیکھو خوابوں کا دیکھنے والا آرہا ہے۔ آؤ اب ہم اُسے مار ڈالیں اور کِسی گڑھے میں ڈال دیں اور یہ کہہ دیں گے کہ کوئی بُرا درِندہ اُسے کھا گیا ۔ پھر دیکھیں گے کہ اُس کے خوابوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔" پَیدایش37:18-20 آیات۔
نفرت کی بات کریں! انہوں نے یوسف کے اُن پر حکمرانی کے کسی بھی موقع کو ختم کرنے کا عزم کر رکھا تھا۔ میں نے پہلے بھی اپنے مطالعہ میں یہ کہہ چُکا ہوں، لیکن یہ دہرانے کی ضمانت دیتا ہے: ان جسمانی ایمانداروں نے غلطی سے سوچا کہ وہ بزرگ یوسف کے لیے خدا کے منصوبے کو روک سکتے تھے۔ اُن کی سوچ کیسی پسماندہ تھی!
کوئی انسان، حالات، کوئی شیطانی حملہ، یا کوئی جدید ترین ہتھیار آپ کی زندگی کے لیے خدا کے منصوبے میں رکاوٹ ڈالنے کے قابل نہیں ہیں۔ یہی سچائی بزرگ یوسف پر لاگو ہوتی ہے۔ بزرگ یوسف ایمان رکھتا تھا؛ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا آپ بھی ایمان رکھتے ہیں؟
خُداوند خُدا نے بزرگ یوسف کے بھائیوں کو اجازت دے رکھی تھی کہ وہ سلسلہ وار سارے کام کرتے جائیں تاکہ بالآخر بزرگ یوسف کے ساتھ خُداوند خُدا کا وعدہ پورا ہو جائے۔ کلامِ مقُدس کی سچائی بیان کرتی ہے کہ خُدا انسان کے غضب کو بھی اپنے جلال کے لیے استعمال کرتا ہے
" بیشک اِنسان کا غضب تیری سِتایش کا باعِث ہو گا
اور تُو غضب کے بقِیہّ سے کمربستہ ہو گا۔" زبُو ر 10:76 آیت، اِس لیے بزرگ یوسف کے لیے بھی جلد ایسا ہی ہوا تھا۔ بزرگ یوسف کے بھائیوں کے ذہن میں صرف ایک ہی مقصد تھا- کہ اپنے چھوٹے بھائی سے چھٹکارا حاصل کرنا، اِ س لیے اُنہوں نے خوشی سے اتفاق کیا کہ وہ یوسف کو دُنیا سے رخصت کر دیں۔ روبن نے اُنہیں مشورہ دیا کہ وہ یوسف کو مارنے کے بجائے گڑھے میں پھینک دیں۔
" تب رُوبِن نے یہ سُن کر اُسے اُن کے ہاتھوں سے بچایا اور کہا ہم اُس کی

جان نہ لیں۔ اور روبِن نے اُن سے یہ بھی کہا کہ خُون نہ بہاؤ بلکہ اُسے اِس گڑھے میں جو بیابان میں ہے ڈال دو لیکن اُس پر ہاتھ نہ اُٹھاؤ ۔ وہ چاہتا تھا کہ اُسے اُن کے ہاتھ سے بچا کر اُس کے باپ کے پاس سلامت پُہنچا دے۔"
پَیدایش 37:21-22 آیات

ہم منفی واقعات کے ایک مناظر کو دیکھ رہے ہیں جنہیں خُدا تبدیل کرئے گا اور یوسف کی ترقی کے لیے استعمال کرئے گا اور آزمایش کی بھٹی کے ذریعے یوسف کے روحانی زندگی اور برکت لینے کی صلاحیت کو تیار کرنے کے لیے استعمال کرے گا۔

بزرگ یوسف اور اُسکا وفادار خُدا

" اور یُوں ہُؤا کہ جب یُوّسف اپنے بھائِیوں کے پاس پُہنچا تو اُنہوں نے اُس کی بُوقلمُون قبا کو جو وہ پہنے تھا اُتار لِیا۔ اور اُسے اُٹھا کر گڑھے میں ڈال دِیا ۔ وہ گڑھا سُوکھا تھا ۔ اُس میں ذرا بھی پانی نہ تھا۔"
پَیدایش 37:23-24 آیات

اگر گڑھے میں پانی ہوتا تو یوسف ڈوب جاتا۔ یا اُس کے ساتھ کچھ بھی ہو جاتا؟ یاد رکھیں کہ یوسف کے گڑھے میں گرنے سے پہلے ہی خُداوند خُدا گڑھے میں موجود تھا۔ کتنا حیرت انگیزہے، ہے نا؟ یہ جان کر کتنی تسلی ملتی ہے کہ خُداوند خُدا ہمارے دُکھوں کے دونوں آغاز اور اختتام میں اور ہر جگہ ہمارے ساتھ ہوتا ہے۔ اس کے بعد جو ہوا وہ اور بھی حیرت انگیز ہوتا ہے:
" اور وہ کھانا کھانے بَیٹھے اور آنکھ اُٹھائی تو دیکھا کہ اِسمٰعیلِیوں کا ایک قافِلہ جِلعّاد سے آرہا ہے اور گرم مصالح اور رَوغن۔بلسان اور مُرّاُونٹوں پرلادے ہُوئے مِصرؔ کولِئے جا رہا ہے۔" پَیدایش 37:25 آیت۔

زبردست حیرانگی کی بات ہے کہ جب وہ کھانا کھا چُکے تو وہ آرام سے لیٹ گئے، شاید اُن میں سے ایک یا دونے خوشی سے اُن کی "چالاکی" پر قہقہ بھی مارا ہو گا کہ اُنہوں نے اپنے خیالی دشمن یوسف سے چھٹکارا پا لیا ہے۔ اپنے بھائی کے خلاف اُن کے بہت بڑے جرم

کے باوجود اُن کے کھانے پینے پر کسی نے گلہ تک نہیں کیا۔ ایک بار پھر لفظ فضل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ وہ زندہ رہنے کے لائق نہیں تھے لیکن وہ پھر بھی زندہ رہے اور کھاتے پیتے رہے اور خوشی مناتے رہے۔ آپ حیران ہوں گے کہ انہوں نے کھانے کے لیے بیٹھنے کی ہمت کیسے کی جب کہ اُن کا بھائی جو ان کے لیے کھانا لایا تھا ایک گہرے گڑھے کی تہہ میں تھا۔ اُن کے دلوں میں کیا خرابی تھی؟ روبن اور شاید یہوداہ کے علاوہ ہر ایک کے پاس ضمیر تھا لیکن میرے خیال سے اُن کا ضمیر مر چکا تھا۔ اُن کی روحانی زندگی بےکار ہو چکی تھی۔ ان کے مکروہ عمل ایک ایسے ایماندار کی تصویر پیش کرتےہیں جو اپنی رُوح کو بائبل مقُدس کے علم سے بھرنے سے انکار کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسانی نقطہ نظر کی برائی سوچ میں پھیل جاتی ہے اور پھر بعد میں رویے کا حصہ بن جاتی ہے۔

بات یہ ہے کہ جب آپ ایک ایماندار ہوتے ہوئے خُداوند خُدا کے کلام کو اپنی زندگی میں مستقل بنیادوں پر لاگو کرنے سے انکار کرتے ہیں تو مستقبل قریب یا بعید میں آپ کا ضمیر بگڑ جائے گا۔ ایسی حالت میں آپ آسمان کے نیچے کوئی بھی برائی کا عمل کرنے سے اپنے آپ کو باز نہیں رکھ سکتے۔ داود بادشاہ ہمارے لیے ایک بہترین نمونہ ہے۔ اُس نے زنا اور قتل کیا! آپ کہہ سکتے ہیں کہ "ٹھیک ہے اُس نے ذاتی طور پر قتل نہیں کیا تھا۔" اِس کے برعکس اُس کی ابدی انصاف کی عدالت کی طرف سے اُس پر گناہ ثابت کرتی ہے:

" سو تُو نے کیوں خُداوند کی بات کی تحقِیر کر کے اُس کے حضُور بدی کی؟ تُو نے حِتّی اوریّا ہ کو تلوار سے مارا اور اُس کی بِیوی لے لی تاکہ وہ تیری بِیوی بنے اور اُس کو بنی عمُّون کی تلوار سے قتل کروایا۔" ۲-سموئیل 9:12 آیت

یہ ایک سنگین الزام تھا اور ہم اب تک زندہ رہنے والے ایمان کے سب بڑے سورما کے بارے میں بات کر رہے ہیں "وہ آدمی جو خدا کے اپنے دل کے مطابق ہے" (1 سموئیل 14:13 آیت)۔

مجھے اِس پر زور دینے دیں۔ جب آپ اپنی روحانی زندگی کو ہلکے میں لیتے ہیں تو آپ ہر قسم کے مکروہ برے کام کرسکتے ہیں! جب ہم اپنی روحانی زندگی میں ہو جاتے ہیں تو ہم سب اپنی پرانی گناہ والی فطرت کی آزمایش کے رحم و کرم پر رہنا شروع کر دیتے ہیں۔ اِس قسم کی روحانی سُستی کا ہونا مناسب نہیں ہے لیکن افسوس کی بات

ہے یہ موجود رہتی ہے۔ یسُوع مسیح کے شاگرد یعقوب کے الفاظ ذہن میں آ جاتے ہیں:
"تُم میں لڑائیاں اور جھگڑے کہاں سے آ گئے؟ کیا اُن خواہِشوں سے نہیں جو تُمہارے اعضا میں فساد کرتی ہیں؟۔ تُم خواہِش کرتے ہو اور تُمہیں مِلتا نہیں ۔ خُون اور حسد کرتے ہو اور کُچھ حاصِل نہیں کر سکتے ۔ تُم جھگڑتے اور لڑتے ہو ۔ تُمہیں اِس لِئے نہیں مِلتا کہ مانگتے نہیں۔" یعقُوّب 4:1-2 آیات

جب کوئی ایماندار روزانہ کی بنیاد پر خدا کے کلام کو قبول کرنے کی عادت اپنا لیتا ہے اور جیسا کہ بزرگ یوسف کے بھائیوں نے بزرگ یعقوب کی سرپرستی میں کیا تھا لیکن خُدا کے کلام کو عمل میں لانے سے گریز کیا، مستقبل قریب یا بعید میں، اِس طرح روحانی حقیقت کو قبول کرنا ایک رسم بن جاتی ہے۔ ایسا ایماندار روحانی ترقی کرنے کی بجائے جسمانی گُناہوں کی دلدل میں پھسل جاتا ہے۔ نتیجتاً وہ ہر قسم کے برے کاموں کا گڑھ بن جاتا ہے۔ ظاہری طور پر وہ روحانی دکھائی دے سکتا ہے لیکن انسانی نقطہ نظر سے اُس کی روح بدبودار دلدل میں دھنس جاتی ہے۔
افسوس کی بات ہے کہ لاکھوں ایماندار سوچتے ہیں کہ روحانی زندگی صرف خدا کا کلام سننا اور چرچ میں جانا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ یہ نظریہ بھی رکھیں کہ جب بھی موقع ملتا ہے تو وہ بائبل کی تعلیم سننے ہیں یا بائبل کلاس میں جاتے ہیں۔ مذہبی تعلیم مستقل بنیادوں پر سیکھنا روحانی زندگی کا ایک ضروری پہلو ہے، لیکن اگر کوئی ایماندار دوسرے پہلو یعنی مذہبی تعلیم پر عمل نہیں کرتا یا نظرانداز کرتا ہے تو وہ لاشعوری طور پر گناہ اور برائی سے بھرا ہوا ایک ایسا ٹائم بم بن جاتا ہے جو صرف پھٹنے کا منتظر ہوتا ہے۔ یاد رکھیں کہ اطلاق کا مطلب یہ نہیں ہے کہ خُدا کے لئے ہر چیز کرنا بلکہ ہر حال میں خُدا کی باتوں کو دل میں رکھنا اور اُن کے مطابق سوچنا۔ اس کا مطلب ہے کہ بدترین حالات میں بھی کبھی بھی تھوڑی سی پریشانی بھی محسوس نہ کریں۔ جب ہم اعتماد کے ساتھ ، خوشی، شکر گزاری کے ساتھ سخت حالات کا سامنا کرتے ہیں تو تب ہی ہم روحانی زندگی کے سنہری معیار پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

آئیے اب ہم اپنے موضوع یعنی بزرگ یوسف گڑھے میں، کی طرف واپس آتے ہیں۔

"اور وہ کھانا کھانے بَیٹھے اور آنکھ اُٹھائی تو دیکھا کہ اِسمٰعیلِیوں کا ایک قافِلہ جِلعّاد سے آرہا ہے اور گرم مصالح اور رَوغن۔بلسان اور مُرّاُونٹوں پرلادے ہُوئے مِصرؔ کولِئے جا رہا ہے۔ تب یہُوداہ نے اپنے بھائِیوں سے کہا کہ اگر ہم اپنے بھائی کو مار ڈالیں اور اُس کا خُون چُھپائیں تو کیا نفع ہو گا؟۔ آؤ اُسے اِسمٰعیلِیوں کے ہاتھ بیچ ڈالیں کہ ہمارا ہاتھ اُس پر نہ اُٹھے کیونکہ وہ ہمارا بھائی اور ہمارا خُون ہے ۔ اُس کے بھائِیوں نے اُس کی بات مان لی۔
پھراُنہوں نے یُوّسف کی قبا لے کر اور ایک بکرا ذبح کر کے اُسے اُس کے خُون میں تر کِیا۔ اور اُنہوں نے اُس بُوقلمُون قبا کو بِھجوا دِیا ۔ سو وہ اُسے اُن کے باپ کے پاس لے آئے اور کہا کہ ہم کو یہ چِیزپڑی مِلی ۔ اب ٹُوپہچان کہ یہ تیرے بیٹے کی قبا ہے یا نہیں؟۔
اور اُس نے اُسے پہچان لِیا اور کہا کہ یہ تو میرے بیٹے کی قبا ہے ۔ کوئی بُرا درِندہ اُسے کھا گیا ہے ۔ یُوّسف بیشک پھاڑا گیا۔ "
پَیدایش 37:25-27 آیات، 31-33 آیات۔
بزرگ یوسف کے بھائیوں نے بزرگ یعقوب کو صاف صاف دھوکہ دیا۔ تقریباً 40 سال گزر چکے تھے جب بزرگ یعقوب نے اپنے بھائی عیسو سے پیدائشی حق حاصل کرنے کے لیے اپنے باپ اضحاق کو دھوکہ دیا تھا اور بزرگ یعقوب اپنی ہی دھوکہ دہی کا پھل پایا (پیدائش 27 باب)۔ ہمیں دوبارہ یاد دلایا جاتا ہے کہ خُداوند خُدا ہمیشہ اپنے کلام کو پورا کرتا ہے!
"فریب نہ کھاؤ ۔ خُدا ٹھٹّھوں میں نہیں اُڑایا جاتا کیونکہ آدمی جو کُچھ بوتا ہے وُہی کاٹے گا۔" گلتِیوں 7:6 آیت

بزرگ یوسف کی غلامی کا کھٹن سفر

" پھر وہ مِدیانی سَوداگر اُدھر سے گُذرے ۔ تب اُنہوں نے یُوّسف کو کھینچ کر گڑھے سے باہر نِکالا اور اُسے اِسمٰعیلِیوں کے ہاتھ بِیس رُوپے کو بیچ ڈالا اور وہ یُوّسف کو مِصرؔ میں لے گئے۔" پَیدایش 28:37 آیت
جس لمحے یہ کام مکمل ہوا تو بزرگ یوسف نے فضل کے سفر آغاز کر

لیا تھا اُس کی منزل کا یہ سفر مصائب سے بھرا تھا: اور منزل تھی پروموشن اور عزت۔ ہم صرف اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بزرگ یوسف کے ذہن میں کیا سوچیں چل رہی ہوں گی جب وہ غلامی کی زنجیروں میں مصر کی جانب سفر کر رہا تھا۔ زیادہ تر لوگ اپنی بُری قسمت پر روتے ہیں اور اپنی بُری قسمت کو کوستے ہوے خُدا کو قصوروار ٹھہراتے ہیں، تاہم، بزرگ یوسف کا ذہنی رویہ یہ تھا کہ جب وہ مصر میں پہنچا تو اُس نے اِن میں سے کسی بات کا بھی مظاہرہ نہ کیا۔ وہ پریشان ہونے کی بجاے اُس نے اپنے لیے خدا کے منصوبے پر توجہ دی۔ یقیناً اُس نے اپنے باپ کی دی ہوئی تعلیمات پر عمل کیا کہ خُدا وفادارہے:

" اور دیکھ مَیں تیرے ساتھ ہُوں اور ہر جگہ جہاں کہیں تُو جائے تیری حفاظت کرُوں گا اور تُجھ کو اِس مُلک میں پھر لاؤں گا اور جو مَیں نے تُجھ سے کہا ہے جب تک اُسے پُورا نہ کر لُوں تُجھے نہیں چھوڑُوں گا۔" پَیدایش 15:28آیت

ہم کیسے یقین کر سکتے ہیں کہ بزرگ یوسف نے اپنی موجودہ صورت حال سے پرے دیکھا؟ خُدا کا کلام ہمارے لیے سچائی کا ذریعہ ہے جو بزرگ یوسف پر فضل کی سوچ کو ظاہر کرتا ہے:
" اور یُوّسف نے اپنے بھائیوں سے کہا مَیں مَرتا ہُوں اور خُدا یقیناً تُم کو یاد کرے گا اور تُم کو اِس مُلک سے نِکال کر اُس مُلک میں پُہنچائے گا جِس کے دینے کی قَسم اُس نے ابراہاّم اور اِضحاّق اور یعقُّوب سے کھائی تھی۔ اور یُوّسف نے بنی اِسرائیل سے قَسم لے کر کہا خُدا یقیناً تُم کو یاد کرے گا ۔ سو تُم ضرُور ہی میری ہڈّیوں کو یہاں سے لے جانا۔" پَیدایش 24:50-25 آیات

بزرگ یوسف مصر میں اُن کی غلامی کے فوری حالات سے پرے دیکھ رہا تھا اور آپ کو بھی اپنے دکھوں سے آگے دیکھنا چاہئے۔ بزرگ یوسف جانتا تھا کہ خُدا نے اُس کی زندگی کے لیے فضل کا ایک منصوبہ بنایا ہے اُسے معلوم تھا کہ خُدا ہر چیز پر اختیار رکھتا ہے اور یہ کہ صحیح وقت پر خُدا تمام چیزوں میں سے اُس کے لیے بھلائی پیدا کرے گا۔ ایسا اعتماد کسی بھی ایماندار کی نشانی ہے جو پختگی کے قریب ہے۔

اصول:

- خُداوند خُدا جو قادر مطلق خُدا ہے اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ اُس کا کلام یا اُس کے وعدے پورے ہوں لہٰذا کوئی وعدہ تب ہی اچھا ہوتا ہے جب وعدہ کرنے والا دیانت داری سے وفا کرتا ہے اور چونکہ خُدا کی دیانت بے عیب ہے اور خُداوند خُدا کی وفاداری اُس کے وجود کا ستون ہے اِس لیے ہم پورا یقین رکھ سکتے ہیں کہ خُداوند خُدا جو بھی وعدہ کرے گا وہ پورا کرے گا۔
- کوئی بھی حالت وقت اور جگہ کی پابندیاں خُداوند خُدا کو پابند نہیں کر سکتے اِس لیے کہ خُداوند خُدا ہر چیز پر مکمل کنٹرول رکھتا ہے۔ خُداوند خُدا ہر صورتِ حال کو ازل سے جانتا ہے کہ وہ آپ کی زندگی کے لیے ہر صورتِ حال کو کس انداز سے استعمال کرے گا۔ جسے دنیا حادثہ کہتی ہے وہ دراصل خُدا کا انتظام ہوتا ہے جو اُس کے طویل منصوبے کو آپ کی زندگی میں پورا کرتا ہے۔ ایک غلام کی حثیت سے بزرگ یوسف کا تجربہ ہمارے لیے ایک بہترین مثال تھا!
- خُداوند خُدا ہر ایک ہونے والی چھوٹی سے چھوٹی تفصیل پر نظر رکھتا ہے۔
- خُداوند خُدا آپ کے حال کے ساتھ ساتھ آپ کے مستقبل کو بھی کنٹرول کرتا ہے اور ناخوشگوار اور خوشگوار تجربات کو کامل نتایج کے لیے استعمال کرتا ہے۔
- خُداوند خُدا کی حکمت عملی اور تدبیریں ہمارے محدود ذہنوں کے لیے ناقابلِ فہم ہیں۔

ہم ایسے خُدا کی گہرائی کو ماپ نہیں سکتے خُدا جو اپنی مرضی سے ساتھ کھڑا رہا جب کہ برے لوگ خُدا کے بیٹے کی موت کی خواہش کرتے رہے، پھر گرفتار کیا، فیصلہ کیا، اور صلیب پر کیلوں سے جڑا یا وہ خُدا جس نے یوسف کے بھائیوں کو اجازت دی کہ وہ اُسے ایک گڑھے میں پھینک دیں اور اسے ایک غلام کے طور پر اسمٰعلیوں کے ہاتھ بیچ دینے کی اجازت دے دی یا وہ خُدا جو آپ کی زندگی کے اچھے بُرے حالات میں آپ کے ساتھ کھڑا نظر آتا ہے! اِس میں کوئی شک نہیں کہ خُداوند خُدا نے یسعیاہ نبی سے فرمایا:

"خُداوند فرماتا ہے کہ میرے خیال تُمہارے خیال نہیں
اور نہ تُمہاری راہیں میری راہیں ہیں۔
کیونکہ جِس قدر آسمان زمِین سے بُلند ہے
اُسی قدر میری راہیں تُمہاری راہوں سے اور
میرے خیال تُمہارے خیالوں سے بُلندہیں۔
کیونکہ جِس طرح آسمان سے بارِش ہوتی اور برف
پڑتی ہے
اور پِھر وہ وہاں واپس نہیں جاتی بلکہ زمِین کو
سیراب کرتی ہے
اور اُس کی شادابی اور روئیدگی کا باعِث ہوتی ہے
تاکہ بونے والے کو بِیج اور کھانے والے کو روٹی دے۔
اُسی طرح میرا کلام جو میرے مُنہ سے نِکلتا ہے ہو گا۔
وہ بے انجام میرے پاس واپس نہ آئے گا
بلکہ جو کُچھ میری خواہِش ہو گی وہ اُسے پُورا کرے گا
اور اُس کام میں جِس کے لِئے مَیں نے اُسے بھیجا
مُوثّر ہو گا۔" یسعیاہ 55:8-11 آیات
خُداوند خُدا کے کلام کو آپ کے اندر اعتماد کی بنیاد پیدا کرنی چاہئے کہ خُدا کی وفاداری ازلی ہے! خُداوند خُدا نے فرمایا ہے:
"چُنانچہ لِکھا ہے کہ
دیکھو مَیں صِیُّون میں ٹھیس لگنے کا پتّھر
اور ٹھوکر کھانے کی چٹان رکھتا ہُوں
اور جو اُس پر اِیمان لائے گا وہ شرمِندہ نہ ہو گا۔
رُومِیوں 9:33 آیت
لہٰذا سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر آپ خُداوند یسوع مسیح پر ایمان رکھنے والے ایسے ایماندار ہیں جو روحانی پختگی کی بلندی کی طرف بڑھ رہے ہیں اور چاہے آپ کتنے بُری حالت میں ہی کیوں نہ ہوں آپ کو چاہئے کہ اُس سے آگے دیکھیں اور اُس روشنی کو دیکھیں جو آپ کے قدموں کی رہنمائی کرے:
"کیونکہ اُس کا قہر دم بھر کا ہے ۔
اُس کا کرم عُمر بھر کا۔
رات کو شاید رونا پڑے
پر صُبح کو خُوشی کی نَوبت آتی ہے۔" زبُو ر 30:5 آیت

ہمیں اپنے دل اور روح پر اِس حقیقت کندہ کرنے کی ضرورت ہے کہ خُدا کی اپنے کلام کے ساتھ وفاداری ہماری پریشانی سے بڑی ہے۔ خُداوند خُدا اِن الفاظ کے ساتھ ہمیں یقین دلاتا ہے، "میں تیری مدد کروں گا" اور کبھی نہ چھوڑوں گا! "تُو مت ڈر کیونکہ مَیں تیرے ساتھ ہُوں۔ ہِراساں نہ ہو کیونکہ مَیں تیرا خُدا ہُوں مَیں تُجھے زور بخشُوں گا۔ مَیں یقِیناً تیری مدد کرُوں گا اور مَیں اپنی صداقت کے دہنے ہاتھ سے تُجھے سنبھالُوں گا۔" یسعیاہ 10:41 آیت۔
خُداوند خُدا اپنے بے مثال فضل میں کسی بھی سانحے کو آپ کی سوچ سے بڑھ کر کسی خوفناک چیز میں تبدیل کرنے کی قُدرت رکھتا ہے۔ یہ وضاحت کرتا ہے کہ کیوں ہر چیز کا علم رکھنے والا، قادرِ مطلق خدا بزرگ یوسف کے بھائیوں اور اسمٰعلیوں کے درمیان غلاموں کی خرید و فروخت کو دیکھ سکتا تھا۔ خُداوند خُدا جانتا تھا کہ وہ اپنے بندے یوسف کے لیے مصیبت کو برکات میں بدل دے گا جو کسی کے لیے بھی اِس طرح کے سانحے کے عظیم اختتام کو سمجھنا مشکل ہو گا۔ اِس لیے میرے دوستوں اگر آپ واقعی بائبل مقُدس کے خُدا کو سمجھتے ہیں تو آپ کی روح میں خود ترسی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ بلکہ آپ کو خوشی سے ہر طرح ناخوشگوار حالات کے لیے بھی خُدا باپ کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کیونکہ خُداوند خُدا خود آپ کی جنگ لڑتا ہے اِس لیے آپ خدا کے حکم کو پورا کرتے رہیں:
"ہر ایک بات میں شُکر گُذاری کرو کیونکہ مسِیح یِسُوّع میں تُمہاری بابت خُدا کی یہی مرضی ہے۔" ۱-تھِسّلُنیکیوں 18:5 آیت
"اور ہم کو معلُوم ہے کہ سب چِیزیں مِل کر خُدا سے مُحبّت رکھنے والوں کے لِئے بھلائی پَیدا کرتی ہیں یعنی اُن کے لِئے جو خُدا کے اِرادہ کے مُوافِق بُلائے گئے۔" رُومِیوں 28:8 آیت

بزرگ یوسف، فوطیفار کا غلام

" اور یُوّسف کو مِصرّ میں لائے اور فوطِیفار مِصرّ ی نے جو فِرعون کا ایک حاکِم اور جلّوداروں کا سردار تھا اُس کو اِسمٰعیلِیوں کے ہاتھ سے جو اُسے وہاں لے گئے تھے خرِید لِیا۔ اور خُداوند یُوّسف کے ساتھ تھا اور وہ اِقبال مند ہُؤا اور اپنے مِصرّ ی آقا کے گھر میں رہتا تھا۔" پَیدایش

2-1:39 آیت

انسانی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو بزرگ یوسف کے پاس جواز تھا کہ وہ خُدا سمیت ہر ایک کے ساتھ تلخ رویہ اختیار کرتا۔ عام طور پر کوئی عام شخص یوسف سے شکوہ شکایت کرنے کی توقع کرے گا لیکن بزرگ یوسف کے پاس اِن میں سے کوئی بھی عمل نہیں کیا جس سے گُناہ سرزد ہو سکتا تھا۔ بلکہ اِس تاریک حالت میں بھی وہ اپنی روح میں روحانی سچائی کا زیادہ سے زیادہ اطلاق کرتے ہوئے پُرسکون رہا۔ وہ بخوبی جانتا تھا کہ جو کچھ اُس کے ساتھ ہو رہا ہے خُداوند خُدا سب کچھ جانتا ہے۔ اِس یقین دہانی سے سرشار ہونے کی وجہ سے اُس کی روح پُرسکون تھی۔ جب آپ ایک بری حالت جو آپ کی اپنی وجہ سے نہیں ہوتی تو آپ کیا کرتے ہیں؟ اگر آج مصائب کے پہاڑ آپ پر ٹوٹ پڑیں تو آپ اسے کیسے سنبھالیں گے؟ فرض کریں کہ آپ کو آپ کی ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہے یا آپ سب سے بڑی ناانصافی کا شکار ہو گئے ہیں اور یہاں تک کہ آپ کے دوست بھی آپ کو چھوڑ جاتے ہیں یا آپ کا سارا مال ضائع ہو جاتا ہے یا آپ کا کوئی عزیز دُنیا سے رخصت ہو جاتا ہے یا یہ سب کچھ ایک ہی وقت میں ہوتا ہے؟ آپ کے دماغ میں کون سے خیالات گردش کریں گے؟ آپ کی زندگی میں روزانہ کی چھوٹی چھوٹی مایوسیوں اور مصیبتوں کو سنبھالنے کی آپ کی صلاحیت آپ کی روحانی ترقی کا عکس نظر آتا ہے اور انتہائی دباؤ کے وقت آپ کے خیالات، اعمال اور رویے کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ نظریہ اُس سوچ کو غیر مسلح کرتا ہے کہ خُدا ایک ایماندار کی روحانی زندگی کو اُن سالوں کی تعداد سے ماپتا ہے جو اُس نے بائبل مقُدس کی تعلیمات کو حاصل کرنے میں گُزارے۔ دھوکے میں نہ رہیں؛ خُدا کے کلام کو دباؤ کی حالت بھی اپنی سوچ پر لاگو کرنے کی صلاحیت ہی واحد پیمانہ ہے جو خُداوند یسوع مسیح کے ماننے والے کے لیے دستیاب ہے۔ ہمیں بھی بزرگ یوسف کی طرح بننا چاہئے جو اپنے آقا کے گھر میں غلام بن کر آرام اور مطمئن رہتا تھا اور اُس کا آقا بتوں کی پوجا کرتا تھا!

خُداوند خُدا پیدائش2:29 میں ہمیں بتاتا ہے کہ "خُداوند یوسف کے ساتھ تھا" ایک مرکزی خیال جو پوری بائبل مقُدس میں نظر آتا ہے: خُداوند خُدا ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے۔ کلام کا کوئی بھی صیحفہ نہ

جاننے کے باوجود بزرگ یوسف اِس بات سے اچھی طرح واقف تھا کہ خُدا ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے! بزرگ یوسف نے ہر سچائی یا کلام کی بات اپنے باپ دادا سے سُنی اور سیکھی تھی اور اُن پر قائم رہا۔ کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ بزرگ یوسف روحانی طور پر کہاں ہوتا اگر وہ تاریخ کے اِس متحرک دور میں رہتا جہاں خُداوند خُدا نے وہ سب کچھ ظاہر کیا ہے جس کی ہمیں جاننے کی ضرورت ہے (افسیوں 3:1 آیت)۔ ہم کبھی معلوم نہ پاتے کہ کلیسیائی دور میں بزرگ یوسف کی روحانی حیثیت کیا ہوتی لیکن خُداوند یسوع مسیح مسیح ہماری روحانی کامیابی یا ناکامی کو سب کے سامنے ظاہر کرے گا جب وہ تخت پر عدالت کرئے گا۔ ہمارا انسانی نقطہ نظر جل جائیں گے اور خُدا کے متعلق ہمارے الٰہی نقطہ نظر سوچ سونے، چاندی، اور قیمتی پتھروں کی طرح رہے جائیں گے۔

"خُداوند خُدا بزرگ یوسف کے ساتھ تھا" جو خُدا کے فضل کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ بات پوری بائبل مقُدس میں بار بار استعمال ہوئی ہے۔ مثال کے طور پر یسعیاہ نبی نے خُداوند خُدا کا کلام درج کیا:

"میں تیرے کے ساتھ ہوں... یقیناً میں تجھے اپنے راست باز ہاتھ سے سنبھالوں گا (یسعیاہ 10:41 آیت)؛ " کیونکہ خُداوند کی آنکھیں ساری زمِین پر پھرتی ہیں تاکہ وہ اُن کی اِمداد میں جِن کا دِل اُس کی طرف کامِل ہے اپنے تئِیں قوِی دِکھائے ۔ اِس بات میں تُو نےبے وُقُوفی کی کیونکہ اب سے تیرے لِئے جنگ ہی جنگ ہے۔" ۲- تواریخ 9:16 آیت؛ اور دیکھو، میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں (متی 20:28 آیت)۔

اِسے حکمت کی زبان کہتے ہیں جسے خُدا پاک روح عام الفاظ میں انسان کے ساتھ الہی کلام سمجھانے کے لیے استعمال کرتا ہے جسے ہم سمجھ سکتے ہیں۔ اِس بیان میں بہت سے عقائد شامل ہیں:

- محافظت: خُداوند خُدا کے محافظ فرشتے تھے بزرگ یوسف کے ساتھ ساتھ تھے۔ زبور نویس نے لکھا ہے:

" کیونکہ وہ تیری بابت اپنے فرِشتوں کو حُکم دے گا
کہ تیری سب راہوں میں تیری حِفاظت کریں ۔
وہ تُجھے اپنے ہاتھوں پر اُٹھا لیں گے
تاکہ آیسا نہ ہو کہ تیرے پاؤں کو پتھّر سے ٹھیس لگے ۔
زبُو ر 11:91-12 آیات عبرانیوں 14:1 آیت)۔

تجرباتی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ خُداوند خُدا جانتا ہے کہ ہماری

حفاظت اپنی وفاداری کے ساتھ کرنی ہے۔ ذاتی طور پرمجھے یاد ہے کہ مجھے آٹھ بار بُری طرح چوٹیں لگیں تھیں آٹو ایکسیڈنٹ کی وجہ سے اور آخری جھٹکا اُس وقت لگا جب ایک نشے میں دھت ڈرائیور کے ساتھ ٹکر ہوئی تھی۔ کئی بار میرا موت کے ساتھ آمنا سامنا ہوا لیکن پھر بھی ہر بار خُدا نے مجھے بچایا لیا۔ حفاظت کرنے والے فرشتوں کے بارے میں بات کریں! فضل کے بارے میں بات کریں! اور جن خطرات کو ہم پہچانتے اور یاد رکھتے ہیں اور جن خطرات سے خُدا ہمیں بچاتا ہے اُن کی کل تعداد کا محض ایک چھوٹا سا حصہ ہیں۔

- مہیا کرنا: خُداوند خُدا بزرگ یوسف کو روزمرہ کی ضروریات فراہم کرتا تھا۔ بلاشبہ، بزرگ یعقوب نے اپنے بیٹے یوسف کو ابراہام کے بارے میں سکھایا تھا، جس نے اپنے پریشان بیٹے اضحاق کو سمجھایا تھا کہ "خدا مہیا کرے گا" (پیدائش 8:22 آیت) اور خُداوند خُدا نے قربانی کے لیے مہیا کیا تھا، اور وہ دونوں پہاڑ سے واپس آئے! داؤد بادشاہ خُداوند خُدا کی وفاداری کی تصدیق کرتا ہے:

" مَیں جوان تھا اور اب بُوڑھا ہُوں تَو بھی مَیں نے صادِق کو بیکس اور اُس کی آولاد کو ٹُکڑے مانگتے نہیں دیکھا۔
زبُو ر 25:37 آیت۔

پولُس رسول نے اِسے خوبصورتی سے بیان کیا ہے:

" جِس نے اپنے بیٹے ہی کو دریغ نہ کِیا بلکہ ہم سب کی خاطِر اُسے حوالہ کر دِیا وہ اُس کے ساتھ آور سب چیزیں بھی ہمیں کِس طرح نہ بخشے گا؟ رُومِیوں 32:8 آیت۔

اِس بات کی وضاحت میں اِس طرح کرنا چاہتا ہوں: اگر کوئی آپ کو لاکھوں ڈالر مالیت کے خالص سونے کی 100 اینٹیں دے تو کیا یہ سب لے جانے کے لیے ایک گاڑی فراہم کرنا مشکل ہوگا؟ خُدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو قربان کرنے کا سب سے قلیدی فیصلے کے ذریعے نجات کا اہم کام کرتا ہے اِس لیے آپ کے لیے روزانہ مہیا کرنا خُداوند خُدا کے لیے بڑا کام نہیں ہے۔ خُداوند خُدا خود آپ کے لیے فرماتا ہے:

کووّں پر غَور کرو کہ نہ بوتے ہیں نہ کاٹتے ۔ نہ اُن کے کھتّا ہوتا ہے نہ کوٹھی ۔ تَو بھی خُدا اُنہیں کِھلاتا ہے ۔ تُمہاری قدر تو پرِندوں سے کہِیں زِیادہ ہے۔" لُوقا 24:12 آیت

اصول یہ ہے کہ جب تک خُداوند خُدا کا منصوبہ آپ کی زندگی کے لیے عمل میں ہے، دوسرے لفظوں میں جب تک آپ زندہ ہیں، خُداوند خُدا آپ کو فراہم کرے گا تاکہ آپ خُداوند خُدا کی خدمت کے لیے جاری رکھیں۔ ہو سکتا ہے کہ خُداوند خُدا آپ کو وہ سب چیزیں نہ دے جو آپ اپنے ایجنڈے کو پورا کرنے کے لیے مانگتے ہیں۔ جب ہم اپنے ایجنڈے پر کام کرتے ہیں تو ہم خُدا کے منصوبے سے ہٹ جاتے ہیں۔
جب آپ کی روزمرہ کی ضروریات کی بات آتی ہے تو خُدا کا کلام سنیں کیا فرماتا ہے:
" اِس لِئے میں تُم سے کہتا ہُوں کہ اپنی جان کی فِکر نہ کرنا کہ ہم کِیا کھائیں گے یا کِیا پِیئں گے؟ اور نہ اپنے بدن کی کہ کیا پہنیں گے؟ کیا جان خُوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں؟" متّی 25:6 آیت
ممکن ہو سکتا ہے کہ خُداوند خُدا چند برکات کو روک کر رکھے تاکہ ہمیں روحانی طور پر ترقی کرنے میں مدد ملے اور مناسب وقت پر مہیا کرے دے۔

نگرانی: خُداوند خُدا بزرگ یوسف کے روزمرہ کے معاملات کی مسلسل نگرانی کرتا تھا تاکہ اِس بات کو یقینی بنایا جائے تاکہ ہر غیر منصفانہ صورتِ حال یوسف کے لیے برکت میں تبدیل ہو کیونکہ یوسف خُداوند خُدا کے تمام احکامات کو مانتا اور تسلیم کرتا تھا۔ خُداوند خُدا آپ کی دیکھ بھال میں ہمیشہ ثابت قدم رہتا ہے۔ خُداوند خُدا کی نظریں آپ سے کبھی نہیں ہٹتی۔ کبھی بھی نہیں! (عبرانیوں 5:13 آیت)۔

- رہنمائی: خُداوند خُدا نے یوسف کی تمام کوششوں میں اُس کی رہنمائی فرمائی تاکہ صرف اور صرف خُداوند خُدا کے نام کو ہی جلال ملے۔ درحقیقت، خُداوند خُدا اپنے تمام کاموں کے سبب سے یوسف کے ایمان کو تقویت دینا چاہتا تھا تاکہ یوسف کا دھیان خُدا کی طرف لگا رہے۔ خُداوند خُدا آپ کی رہنمائی بھی کرتا ہے جب تک کہ آپ کی روح اِس زندگی کی خواہشات اور مادی چیزوں اور کامیابیوں کو جن کو دنیا اہم سمجھتی ہے میں مشغول نہ ہو جائے۔ کلامِ مقدس میں خُداوند خُدا

کا وعدہ ہے کہ وہ آپ کی رہنمائی کرے گا:
"کیونکہ یہی خُدا ابدُالآباد ہمارا خُدا ہے۔
یہی مَوت تک ہمارا ہادی رہے گا۔"
زبُو ر 14:48 آیت
مَیں تُجھے تعلِیم دُوں گا اور جِس راہ پر تُجھے چلنا ہو گا
تُجھے بتاؤُں گا ۔ مَیں تُجھے صلاح دُوں گا ۔ میری نظر تُجھ پر ہو گی۔
زبُو ر 8:32 آیت

کامیابی: پیدایش 39 :2-3 آیات میں ہم پڑھتے ہیں:

اور خُداوند یُوّسف کے ساتھ تھا اور وہ اِقبال مند ہوا اور اپنے مِصرّ ی آقا کے گھر میں رہتا تھا۔ اور اُس کے آقا نے دیکھا کہ خُداوند اُس کے ساتھ ہے اور جِس کام کو وہ ہاتھ لگاتا ہے خُداوند اُس میں اُسے اِقبال مند کرتا ہے۔ پیدایش 39:2-3 آیات

زندگی میں پائیدار کامیابی کا واحد ذریعہ خُدا ہے۔ آپ کی کامیابی کی نوعیت درحقیقت سب (ایمانداروں اور بےایمانوں) کو حیران کر دے گی کیونکہ خُدا ہی آپ کی تمام ناممکن کامیابیوں کو کامیاب بنانے کا سبب بنے گا۔

* آپ کی زندگی کے لیے خُداوند خُدا کے مقصد کی تکمیل: کوئی بھی چیز آپ کی زندگی کو کوئی بھی ختم نہیں کر سکتی جب تک کہ خُداوند خُدا کا منصوبہ مکمل طور پر پورا نہ ہو جائے۔ مشکلات آپ کی زندگی کو مضبوط کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کرتیں ہیں۔ غم کے آنسو پانی بہنے کے سوا کچھ نہیں کرتے۔ مصیبتیں خرابی میں مبتلا کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کرتیں بلکہ آپ کو لطف اندوز ہونے کی صلاحیت فراہم کرنے کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا ہے اور اسی طرح ہم کلامِ مقدس میں پڑھتے ہیں:

" اور دیکھ مَیں تیرے ساتھ ہُوں اور ہر جگہ جہاں کہِیں تُو جائے تیری حفاظت کرُوں گا اور تُجھ کو اِس مُلک میں پِھر لاؤں گا اور جو مَیں نے تُجھ سے کہا ہے جب تک اُسے پُورا نہ کر لُوں تُجھے نہیں چھوڑُوں گا۔"
پیدایش 15:28 آیت

باب پنجم خُداوند خُدا کی وفاداری

کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کے حالات کیسے بھی ہوں خُدا کبھی بھی اپنی نظریں آپ پر سے نہیں ہٹائے گا آپ کی مرضی اِس میں شامل ہو یا نہ ہو! یہ خُداوند خُدا کا حیرت انگیز فضل ہے! حقیقت یہ ہے کہ جب آپ اپنے آپ کو قادرِمطلق کے علم سے آراستہ کرتے ہیں کہ خُدا حکمت کا منبع ہے، قادرِ مطلق ہے، اور وہ آپ کے روحانی سفرمیں آپ کے ساتھ ہے تو یہ کلام "خُدا جانتا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے" آپ کا نصب العین بن جاتا ہے!

کوئی بھی شخص جو ایمان سے خالی ہے یا جسمانی ایماندار ہے وہ بزرگ یوسف کی تکلیف کو دیکھ کر یہ نتیجہ اخذ کرے گا کہ خُدا اپنے بندے یوسف کو بھول گیا تھا۔ لیکن بزرگ یوسف بذاتِ خود خدا کی مسلسل موجودگی سے پوری طرح واقف تھا یہاں تک کہ غلامی میں بھی۔ لاکھوں میں ایک بھی موقع ایسا نہیں ہوتا کہ خُدا آپ سے نظریں ہٹالے۔ کبھی بھی نہیں! درحقیقت، خُدا نے آپ کو ذاتی طور پر اپنے ذہن میں رکھا تھا جب اُس نے یہ وعدہ کیا تھا:

" زَر کی دوستی سے خالی رہو اور جو تُمہارے پاس ہے اُسی پر قناعِت کرو کیونکہ اُس نے خُود فرمایا ہے کہ مَیں تُجھ سے ہرگِز دست بردار نہ ہُوں گا اور کبھی تُجھے نہ چھوڑُوں گا۔"

عِبرانیوں 5:13 آیت

ہمارے پاس، کلیسیائی دور کے ماننے والوں کے طور پر، خُداوند خُدا کی خاص برکات ہیں۔ ہمارے پاس خُداوند خُدا کا تحریری کلام (مسیح کا کلام)، روح القدس کی معموری، خُدا ثالوث کا قیام اور دُعا میں خُدا کے پاس جانے کا اعزاز حاصل ہے۔ جب ہم اپنی روح کی رازداری میں خُدا باپ کے سامنے اپنے گناہوں کو تسلیم کرتے ہیں تو ہمیں فوراً خُداوند خُدا کے ساتھ رفاقت میں واپس بحال ہو جاتے ہیں۔ ہمیں گناہ کی قربانیوں کے لیے جانور خریدنے کی ضرورت نہیں ہے یا روحانی اور جسمانی پاکیزگی کے لیے پیچیدہ اصولوں پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور یہ تو صرف ایک جزوی فہرست ہے! میں اس بات پر کافی زور نہیں دے سکتا کہ خُدا ہم سے توقع کرتا ہے کہ ہم خُدا کے دیے ہوئے تمام فضائل کو اپنے مسئلے، مایوسی، اور شیطان کی طرف سے بھیجی جانے والی ہر مصیبت سے نمٹنے کے لیے استعمال کریں۔

بعض اوقات ہمارے حالات ہم سے توقع کرتے ہیں کہ ہم اپنی بہتر سے بہترین قوت کا استعمال کریں خاص طور پر اُن حالات میں جب ہمارا اعتماد کھڑکی سے باہر اڑ جاتا ہے لیکن اگر ہم یاد رکھیں کہ ہمیں "ایمان سے چلنا ہے نہ کہ وہ جو ہمیں دکھائی دیتا ہے" تو اِس کا مطلب ہے کہ ہم نے کچھ نہ کچھ سیکھ لیا ہے۔ خاص طور پر ہم یہ سیکھتے ہیں کہ ان مشکل حالات کے بغیر ہمیں مدد کے لیے اپنے خُدا باپ سے رجوع کرنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ خلاصہ یہ کہ ہمارے بدترین دن ہی ہماری کامیابی کے دن ہوتے ہیں اگر ہم نجات کے لیے خُداوند خُدا کے ساتھ رفاقت میں رہتے ہیں۔ جب ہر کام خُداوند خُدا کے وعدوں کے مطابق ہوتا ہے تو ہمیں سب کچھ مل جاتا ہے کیونکہ " کیونکہ مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جب تک آسمان اور زمِین ٹل نہ جائیں ایک نُقطہ یا ایک شوشہ تَورَیت سے ہرگِز نہ ٹلے گا جب تک سب کُچھ پُورا نہ ہو جائے۔ متّی 18:5 آیت۔

یہ کلام بزرگ یوسف کے زمانے میں چھپی ہوئی صورت میں موجود نہیں تھے لیکن پھر بھی وہ سمجھ گیا اور ان اصولوں پر عمل کیا اور اپنے حالات پر فتح یاب ہوا۔ خُداوند خُدا کا اُس کے ساتھ وعدہ تھا کہ "تم کبھی شرمندہ نہیں ہوں گے" اِس وعدہ کا آپ کے لیے یہ مطلب ہونا چاہئے کہ چاہے آپ کسی بھی طرح کے حالات سے گزر رہے ہوں، چاہے ایسا لگتا ہو کہ ساری امید ختم ہو گئی ہے (جیسا کہ بزرگ یوسف کے لیے ایسا لگتا تھا جب وہ اپنے بھائیوں کے رحم و کرم پر تھا)، خُدا آپ کے ساتھ کیے ہوئے اپنے وعدے سے پھر نہیں سکتا! لہٰذا ایک گہرا سانس لیں، آرام کریں، اور اپنے آپ کو دوبارہ یقین دلائیں کہ خُدا کا وعدہ، اس کی سچائی، آپ کو بدترین حالات میں بھی دیکھے گا۔ ایسا اعتماد ان لوگوں کا ہے جو خُداوند خُدا سے محبت کرتے ہیں، وہ ایماندار جو خدا کو زیادہ سے زیادہ جلال دینے کی بلندی پر پہنچ چکے ہیں یا آگے بڑھ رہے ہیں۔

خُداوند خُدا کا مقررہ وقت

خُداوند خُدا نے ظاہری طور پر ہر وہ کام جس کو بزرگ یوسف ہاتھ لگاتا تھا اُس کے لیے ترقی کرنے کا سبب بنی "خُداوند یوسف کے ساتھ تھا" لیکن بزرگ یوسف اب بھی ایک غیر ملک میں غلام تھا، اپنے خاندان پر اُسے خکومت کا اختیار نہیں ملا تھا جیسا کہ خُدا نے اس سے

وعدہ کیا تھا جب وہ سترہ سال کا تھا (پیدایش2:37 آیت)۔ ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ خُدا اپنے وعدوں کے لیے شاذو نادر ہی کوئی مقررہ وقت دیتا ہے۔
"خدا کا وقت بہترین وقت ہے" بالکل درست ہے لیکن یہ سچائی ہماری سوچ میں کتنی بار درج ہوتی ہے؟ وہ "کامل وقت" والا خدا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ بزرگ یوسف نے اِس بات میں مہارت حاصل کر لی تھی کیونکہ اُس کے باپ یعقوب نے یوسف کو اُن باتوں کے بارے میں سکھایا ہو گا کہ خُدا نے ابراہام سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اُسے بیٹا عطا کرے گا یعنی اضحاق، خُدا کا یہ وعدہ طویل عرصہ کے بعد پُورا ہوا تھا۔
ہمارا خُدا باپ جو سب سے زیادہ حکمت والا ہے اپنے منصوبے میں کبھی جلد بازی نہیں کرتا ہے اور ہمیں اس کی پیش قدمی کے ساتھ چلنا چاہئے، اعتماد کے ساتھ خُدا کے شانہ بشانہ چلنا چاہیے، بھاگ کر آگے جانے کی کبھی جلدی بازی نہیں کرنی چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ کچھ سال گزر جائیں، یہاں تک کہ کچھ دہائیاں بھی گزر جائیں کہ خُدا اپنا اگلا قدم بڑھاے۔ تاہم، ہمیں صبر کرنا چاہئے کیونکہ خُداوند خُدا جانتا ہے کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔ خُداوند خُدا جانتا ہے کہ صحیح کام کب کرنا ہے اور کس وقت کرنا ہے۔ پیدایش 3:15 آیت پر غور کریں جہاں خُداوند خُدا پوری دنیا کے لیے ایک نجات دہندہ کا وعدہ کیا تھا، وعدہ جو خُداوند خُدا نے کئی ہزار سالوں تک پورا نہیں کیا تھا!
" کیونکہ جب ہم کمزور ہی تھے تو عَین وقت پر مسِیح بے دِینوں کی خاطِر مُؤا۔" رُومِیوں 6:5 آیت۔ لیکن جب عین وقت پورا ہو گیا تو خُدا نے اپنا اکلوتا بیٹا بھیجا جو ایک کنواری عورت سے پیدا ہوا اور شریعت کے تحت پیدا ہوا (گلتیوں 4:4 آیت)۔

ایک اور مثال پر غور کریں:
" اور خُداوند نے ابراہام سے کہا کہ تُو اپنے وطن اور اپنے ناتے داروں کے بیچ سے اور اپنے باپ کے گھر سے نِکل کر اُس مُلک میں جا جو میں تُجھے دِکھاؤں گا۔ اور مَیں تُجھے ایک بڑی قَوم بناؤں گا اور برکت دُوں گا اور تیرا نام سرفراز کرُوں گا ۔ سو تُو باعِث ِبرکت ہو!۔ پیدایش 1:12-2 آیت
خُداوند خُدا نے ابراہام سے یہ وعدہ اُس وقت کیا تھا جب وہ پچتر سال

کا تھا لیکن اُس وقت تک پورا نہ کیا جب تک کہ اُس کی عمر سو سال نہ ہو گئی تھی یعنی پچیس سال بعد خُدا نے وعدہ پورا کیا!
خُداوند خُدا نے اضحاق سے یہ وعدہ دہرایا:
" تُو اِسی مُلک میں قیام رکھ اور مَیں تیرے ساتھ رہُوں گا اور تُجھے برکت بخشُوں گا کیونکہ مَیں تُجھے اور تیری نسل کو یہ سب مُلک دُوں گا اور مَیں اُس قَسم کو جو مَیں نے تیرے باپ ابرہاؔم سے کھائی پُورا کرُوں گا۔ اور مَیں تیری آولاد کو بڑھا کر آسمان کے تاروں کی مانِند کر دُوں گا اور یہ سب مُلک تیری نسل کو دُوں گا اور زمِین کی سب قومیں تیری نسل کے وسِیلہ سے برکت پائیں گی۔" پیدایش 3:26-4 آیت

جب اضحاق چالیس برس کا تھا (پیدایش 20:25 آیت) تو اُس نے مسو پتامیہ سے تعلق رکھنے والی رِبقہ سے شادی کی (پیدایش 10:24 آیت)۔ لیکن اندازہ لگائیں کیا ہوا؟ رِبقہ بانجھ تھی۔ بیس سال گزر گئے جب خُدا نے ایک اور قدم کا نشان دکھایا اور یعقوب پیدا ہوا (پیدایش 26:25 آیت)۔ ہم خُدا کے مقررہ وقت کے بارے میں بہت لکھ سکتے ہیں لیکن یہ کہنا کافی ہے کہ تقریباً 430 گزر گئے تھے جب خُدا نے ابراہام کو وہ قوم دی جس کا وعدہ خُدا نے ابراہام سے کیا تھا۔ (گلتیوں 17:3 آیت)۔

خُداوند خُدا کے دسترخوان سے تناول کرنا

خُداوند خُدا فاسٹ فوڈ کے کاروبار میں نہیں ہے تاکہ آپ کی زندگی مصائب سے پاک ہو اس بات کی ضمانت ہے! خُدا کوئی شارٹ آرڈر والا باورچی نہیں ہے جسے آپ اپنے برگر پر پیاز رکھنے کا حکم دیتے ہیں! بلکہ وہ ایک گورمے شیف ہے اور اُس کی مانند کوئی اور نہیں۔ وہ ایسا کھانا تیار کرتا جو کسی بھی ماہر کے ٹیسٹ کے مطابق ہو۔ ہم میں سے ایسے تمام لوگ جنہوں نے شاندار ریسٹورانٹز میں کھانا کھایا ہے وہ جانتے ہیں کہ مزیدار کھانا پیش کرنے میں کتنا وقت لگتا ہے- یقیناً بہت زیادہ ٹائم لگتا ہے یعنی ایک برگر بنانے سے زیادہ ٹائم لگتا ہے۔ اسی طرح خُدا نے اُس کو ترقی دینے کے لیے مقررہ وقت کا انتظار کیا جو اُس نے نوجوان یوسف کو دو الگ الگ خوابوں میں ظاہر کیا تھا۔

لہٰذا میرے دوستو سکون سے بیٹھیں اور آرام کریں جب کہ آپ کا خُدا باپ آپ کے لیے کھانا تیار کرتا ہے اور برکتیں پیش کرتا ہے۔ ہو سکتا ہے مینیو میں آپ کو بہت سی لذیذ چیزیں ملیں جیسا کہ ترقی، نئی نوکری کا انتظام، آپ کی کمزوریوں کا علاج، یا آپ سے اور خُدا سے محبت کرنے والی بیوی یا شوہر۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کے اندر سوال پوچھنے کی خواہش ہو "مجھے کتنا انتظار کرنا پڑے گا؟" وقت کے دورانیہ کا اختیار خُدا کے ہاتھ میں ہےلیکن خُدا ہمیں وقت کا کوئی اشارہ نہیں دیتا ہے لیکن ایک بات یقینی ہے کہ خُداوند خُدا مناسب وقت پر عمل کرے گا، ہو سکتا ہے دیر سے ہو لیکن یہ بات بالکل اٹل ہے کہ جب آپ کی برکتیں کمال تک پہنچ جائیں، خُداوند خُدا کام کرے گا۔

آپ سوال پوچھ سکتے ہیں کہ "ایسا کیوں ہے کہ قادرِ مطلق خُدا، جو خود مختار اور ہر کام کرنے کی قُدرت رکھتا ہے اور ہر چیز کو کہیں بھی کسی بھی وقت کر سکتا ہے تو خُداوند خُدا ایسی بظاہر ایسی سست رفتاری سے کام کیوں کرتا ہے خاص طور پر جب بات ہماری زندگیوں کی یا خُداوند خُدا کے اپنے منصوبوں کو پورا کرنے کی ہوتی ہے یا ہماری دعاؤں کا جواب دینے کی بات ہوتی ہے تو دیری کیوں ہوتی ہے؟ " یہ سوال بائبل مقدس میں بہت سے ایمانداروں نے پوچھا تھا۔

"آے خُداوند! مَیں کب تک نالہ کرُوں گا اور تُو نہ سُنے گا؟مَیں تیرے حضُور کب تک چِلاّؤُں گا ظُلم!ظُلم!اور تُونہ بچائے گا؟"
حبقُّوق 2:1 آیت
داؤد بادشاہ نے پوچھا تھا:
" آے خُداوند کب تک؟ کیاتُو ہمیشہ مُجھے بُھولا رہے گا ؟
تُو کب تک اپناچہرہ مُجھ سے چُھپائے رکھّے گا؟
زبُو ر 1:13 آیت
ایوب نبی کے لبوں سے ہم سنتے ہیں:
" دیکھو! مَیں ظُلم ظُلم پُکارتا ہُوں پر میری سُنی
نہیں جاتی۔ مَیں مدد کے لِئے دُہائی دیتا ہُوں پر اِنصاف نہیں ہو تا ۔اُس نے میرا راستہ آیسا مسدُود کر دِیا ہے کہ مَیں
گُذر نہیں سکتا۔ اُس نے میری راہوں پر تارِیکی کو بِٹھا دِیا ہے۔" ایُّوب

8-7:19 آیت

بائبل مقدس کے اِن سورماوں کے بارے میں سوچیں جو ہماری طرح انسان تھے اور اُن میں ہماری طرح کمزوریاں بھی تھیں۔ جب اُنہوں نے پکارا تو خُداوند خُدا اپنے منصوبے کو فوراً تبدیل نہیں کیا ایک بار بھی نہیں بلکہ اُن کی خود ساختہ مصیبت میں اضافہ ہوا۔
خدا کے ٹائم ٹیبل پر دوسری پریشان کرنے والی بات یہ ہے کہ خُدا باپ بظاہر پوشیدگی اختیار کرتا ہے خاص طور پر جب خُدا کا کامل برہ، کامل خُدا اور کامل انسان یسوع مسیح کلوری کی صلیب پر پُکارتا ہے:
" آے میرے خُدا! مَیں دِن کوپُکارتا ہُوں پرتُو جواب نہیں دیتا اور رات کو بھی اور خاموش نہیں ہوتا۔" زبُو ر 2:22 آیت۔

بے شک، خُدا باپ نے ہمارے خُداوند یسوع مسیح کی فریاد کا جواب دیا لیکن مناسب وقت پر، جب یسوع مسیح ہمارے گناہوں کا کفارہ دے دیا۔ جیسا کہ خُدا باپ نے خُداوند یسوع مسیح کی پکار کا جواب دینے میں تاخیر کی یعنی یسوع جو "خُدا باپ کے جلال کی چمک ہے، خُدا باپ کے جلال کا پرتو" (عبرانیوں 3:1 آیت) تو ہمیں توقع نہیں کرنی چاہیے کہ ہماری ہر بات کا جواب بھی تیز رفتاری سے آئے۔ خُدا کے پاس بہت سی وجوہات ہیں کہ آپ کے لیے اپنے پروگرام کو سست کرے:
1۔ خُدا کا اس وقت تک انتظار کرنا جب تک کہ وہ ان تمام رکاوٹوں کو دور نہ کر دے جو آپ کی برکت میں رکاوٹ بن سکتی ہیں۔

2۔ آپ کی زندگی کے بدترین اوقات میں آپ کی روحانی ترقی کے معیار کی جانچ کرے تاکہ معلوم کرے کہ کیا آپ اُس پر بھروسہ کرتے اور اُس کی تعریف کرتے رہیں گے؟
3۔ آپ کو دکھائے کہ وہ ایسا خُدا ہے جو انتہائی مشکل حالات میں ظاہر ہوتا ہے جب تمام امیدیں ختم ہوجاتی ہیں۔

4۔ انتظار کرتا ہے جب تک کہ آپ روحانی طور پر مصبوط نہ ہوجائیں یا اُس کے کلام سے استفادہ حاصل کریں اور ہر دباؤ کے تحت اُس کے کلام کا استعمال کرتے ہیں۔ (اعمال 32:20 آیت)۔

ہمیں یرمیاہ نبی کے الفاظ کو قبول کرنا چاہئے:

" کیونکہ مَیں تُمہارے حق میں اپنے خیالات کو جانتا ہُوں خُداوند فرماتا ہے یعنی سلامتی کے خیالات ۔ بُرائی کے نہیں تاکہ مَیں تُم کو نیک انجام کی اُمّید بخشُوں۔" یرمِیاہ 11:29 آیت

بزرگ یوسف کی پہلی فتح

بزرگ یوسف کی پہلی ترقی اُس وقت ملی جب وہ غلامی میں تھا۔ " اور اُس کے آقا نے دیکھا کہ خُداوند اُس کے ساتھ ہے اور جِس کام کو وہ ہاتھ لگاتا ہے خُداوند اُس میں اُسے اِقبال مند کرتا ہے۔ چُنانچہ یُوّسف اُس کی نظر میں مقبُول ٹھہرا اور وُہی اُس کی خِدمت کرتا تھا اور اُس نے اُسے اپنے گھر کا مُختار بنا کر اپنا سب کُچھ اُسے سَونپ دِیا۔" پیدایش 39:3-4 آیات

خُداوند خُدا کی قُدرت کے بارے میں بات کریں! فضل کے بارے میں بات کریں! وہی خُدا جس نے بزرگ یوسف کو خالی گڑھے سے لے کر فوطیفارکے گھر میں غلامی تک کے مشکل سفر کے دوران حفاظت اور ہدایت کی وہی خُدا ہے جس نے اُس کے تاریک لمحوں میں بزرگ یوسف کو ترقی دی۔ جی ہاں خُداوند خُدا نے یوسف کی غلامی کے دوران اُسےغیر ملک میں ترقی دی! اِس معاملے میں سے تین اہم مشاہدات سامنے آئے ہیں:

1۔ بزرگ یوسف نے اِس سفر میں زبردست اور پر سکون ذہنی رویے کا مظاہرہ کیا کیونکہ وہ اُس خُدا کی طرف دیکھتا تھا جو کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ یوسف کو اپنے مستقبل کے بارے میں کوئی علم نہ تھا لیکن اُسے یقین تھا کہ خُدا وفادار اور اس کی دیکھ بھال کرنے کے قابل ہے۔ بظاہر ناقابلِ تسخیر مشکلات کے سامنے ایمان ہی ہے جسے خُدا دیکھنا چاہتا ہے۔

2۔ بزرگ یوسف کے کامل ایمان اور اُس کی روحانی طرز زندگی اپنے اُس کے آس پاس کے تمام لوگوں کے لیے ایک بہترین گواہی تھی۔ پولُس رسول بھی اسی طرز کے ساتھ سوچ رہا تھا جب اس نے لکھا: "ہمارا جو خَط ہمارے دِلوں پر لِکھا ہُؤا ہے وہ تُم ہو اور اُسے سب

آدمی جانتے اور پڑھتے ہیں۔" ۲-کُرِنتھیوں 2:3 آیت۔ یہ ظاہر ہے کہ بزرگ یوسف کا آقا اُس سے بہت متاثر ہوا تھا جب اُس نے اُسے اپنے گھریلو امور کا انچارج بنایا تھا۔ یقیناً یہ خُدا ہی ہے جولعنت کو برکت میں تبدیل کرتا ہے۔

3۔ بالکل بزرگ یوسف کی طرح خُدا کو آپ کی زندگی کے لیے اپنے مجموعی منصوبے کو پورا کرنے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی ہے۔ خُداوند خُدا اپنی منصوبہ بندی کو پورا کرنے کے لیے ہر طرح کے حالات، اچھے یا بُرے، کا استعمال کرتا ہے تاکہ شاندار نتائج پیدا ہوں۔

بلاشبہ بزرگ یوسف کی فضل سے شاندار آگاہی کے سبب اُس کی وہ ترقی ہوئی جس کا وہ مستحق نہ تھا۔ وہ غلاموں میں سب سے کم تر تھا اور اُس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا تھا اور اُسے مجبور کیا جاتا تھا کہ وہ چوبیس گھنٹے سخت محنت کرے۔ تاہم، فوطیفاراُس کے ساتھ عزت سے پیش آتا تھا جیسے وہ کوئی شاہی شخصیت ہو۔ کیا بات ہے!

فضل سے واقفیت:

روحانی ترقی فضل سے واقفیت اور خُدا کے کلام کو سیکھنے اور اس پر عمل کرنے سے ہوتی ہے اور تب آپ محسوس کریں گے کہ خدا نے آپ کے گردہ گرد فضل کی کثیر رنگی چادر لپیٹ دی ہے۔ فضل سے واقفیت حاصل کرنے کے لیے یہاں پانچ ضروری چیزیں بیان کی گیں ہیں۔

1۔ خُدا کا کلام سیکھنا: خدا کے کلام کا مستقل طور پر سیکھنا اور دل میں رکھنا فضل سے واقفیت رکھنے کی ایک شرط ہے۔ جب آپ خُدا کے کلام کی تعلیم سے فائدہ اٹھانے کے لیے خود کو میسر رکھتے ہیں تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ آپ اپنی سوچ کو خُداوند خُدا کی ہستی، اس کے منصوبے اور اس کی فضل کی پالیسی سے معمور ہو جائیں گے۔ یہ علم آپ کو اِس حقیقت سے آشنا کرائے گا کہ آپ قربانی اور تکلیف کے مستحق نہیں ہیں کیونکہ مسیح نے آپ کی خاطر قربانی دے دی ہے۔ آپ محسوس کریں گے کہ خُداوند خُدا کے فضل کے علاوہ کوئی اور چیز اہمیت کی حامل نہیں ہے۔

2۔ خُداوند خُدا کے کلام کو عملی جامہ پہنانہ:
خُداوند خُدا کے کلام پر عمل کرنا سیکھنے کا دوسرا رخ ہے۔ خُداوند خُدا کے کلام کو اپنی روز مرہ زندگی میں اطلاق کے بغیر آپ کلام کو سیکھتے ہیں تو خُدا یسوع میسح کا کلام ایک منصف کی طرح آپ کی عدالت بھی کرے گا۔ آپ اِس روحانی جنگ کو جو آپ کی روح میں ہیجان پیدا کرتی ہے صرف خُدا کے کلام کی طاقت پر مکمل انحصار کے ذریعے جیت سکتے ہیں۔ جب آپ مستقل طور پر خُدا کے کلام کی سچائی کو ہر حال میں اپنی سوچ اور عمل پر لاگو کرتے ہیں تو آپ کی روحانی ترقی بڑھ جاتی ہے۔
3۔ روحانی ترقی: آپ کے فضل کی ترقی کے معیار کا انحصار روحانی ترقی کے چارٹ پر ہوتا ہے کہ آپ نے کہاں تک ترقی کر لی ہے۔ کوئی بھی راتوں رات فضل سے واقفیت حاصل نہیں کر لیتا۔ اِس کے لیے بہت وقت اور مطالعہ کرنا پڑتا ہے. آپ کو معلوم ہو گا کہ جب آپ اُن لوگوں کے ساتھ زیادہ برداشت اور صبر کا مظاہرہ کریں گے جو آپ کے اصولوں اور معیارات پر عمل نہیں کرتے اور جب آپ اپنی ناکامیوں کو خدا کے فضل کے جواب کی روشنی میں دیکھتے ہیں تو اُسی وقت آپ روحانی طور پر ترقی کرتے ہیں ۔

4۔ تجربہ: اکثراوقات جس طرح سے خُدا آپ کو زندگی کے تلخ تجربات سے بچاتا ہے تو آپ کو محسوس ہوتا کہ آپ کے ایمان کی عمارت میں مصبوطی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ میں آپ کے بارے میں تو نہیں جانتا ہوں لیکن میری زندگی کی تاریخ ہر طرح کے تجربات سے بھری پڑی ہے اِن میں سے کچھ تجربات خوشگوار ہیں اورکچھ ناخوشگوار ہیں۔ مجموعی طور پر اِن تمام تجربات میں میں نے خُدا کی طاقت اور شفقت کو دیکھا جس نے مجھے بنائے رکھا۔
5۔ آپ پر خُدا کے فضل کی عکاسی: جب آپ اپنی روح کے مشکل لمحات سے گزرتے ہیں اور آپنی زندگی کے تجربات پر دھیان و گیان کرتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں کہ اُن کے لیے خدا کی طرف سے حل کیا ہے تو آپ کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ دوسروں کے ساتھ مساوی سلوک کریں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جان نیوٹن کی روح میں خُدا کی سچائی کی دولت نے اُسے یہ الفاظ لکھنے کی تحریک دی:

حیرت انگیز فضل، کتنی بھلی لگتی ہے، جس نے مجھ جیسے بدبخت کو بچایا لیا، میں کھو گیا تھا لیکن اب، میں مل گیا ہوں، اندھا تھا، لیکن اب دیکھتا ہوں!

ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اِن تمام تجربات کی بنا پر اجزاء کو بزرگ یوسف کے اندر فضل سے واقفیت کی سوچ تشکیل پا رہی تھی۔ اُسے مرنے کے لیے گڑھے میں چھوڑ دیا گیا لیکن خُدا نے اُسے بچا لیا۔ اُسے غلامی میں بیچ دیا گیا لیکن خُدا نے اُسے ترقی دی۔ اُسے غیر منصفانہ طور پر جیل میں ڈال دیا گیا لیکن اُسے اختیار اور قیادت کے عہدے پر فائز کیا گیا۔ میں اِسے اس طرح بیان کرتا ہوں: آپ کو زندگی میں جن مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ یا تو خدا کی اجازت سے ہوتے ہیں اور تاکہ ہر لحاظ سے آپ کی بھلائی ہو۔ لیکن آپ کو اپنی روحانی آنکھیں کھلی رکھنی ہوں گی تاکہ خُدا پاک روح آپ کے ہر قدم میں رہنمائی کر سکے۔

بزرگ یوسف کی ترقی سے ہم سیکھتے ہیں کہ خُدا اپنے بچوں کو انتہائی مشکل حالات میں بھی برکت دے سکتا ہے۔ خُداوند خُدا نے اِس اصول کو اُس وقت ظاہرکیا جب خُداوند خُدا نے بزرگ یوسف کو غلامی کے دوران ترقی دی تھی۔ یہ سچ ہے کہ بزرگ یوسف نے ثابت کیا کہ وہ ذہین اور قابل بھروسہ ہے لیکن بالآخر خُداوند کے وسیلہ سے ہی اسے سب کچھ میسر ہوا کیونکہ خُداوند خُدا ہی تمام چیزوں کا سرچشمہ تھا!

باب ششم بزرگ یوسف کی آزمایش اور امتحان

آزمایش اور امتحان ایک جیسے نہیں ہیں۔ امتحان خُدا کی طرف سے ہے جبکہ شیطان تمام آزمایشوں کا ذریعہ ہے۔ خُداوند کے شاگرد یعقوب اور بزرگ موسیٰ دونوں نے اِس موضوع پر روشنی ڈالی:

جب کوئی آزمایا جائے تو یہ نہ کہے کہ میری آزمایش خُدا کی طرف سے ہوتی ہے کیونکہ نہ تو خُدا بدی سے آزمایا جا سکتا ہے اور نہ وہ کِسی کو آزماتا ہے۔" یعقُوب 13:1 آیت

" تب خُداوند نے مُوسیٰ سے کہا مَیں آسمان سے تُم لوگوں کے لِئے روٹیاں برساؤُں گا ۔ سو یہ لوگ نِکل نِکل کر فقط ایک ایک دِن کا حِصّہ ہر روز بٹُور لِیا کریں کہ اِس سے مَیں اِن کی آزمایش کرُوں گا کہ وہ میری شرِیعت پر چلیں گے یا نہیں۔"
خُرُوج 4:16 آیت

اور خُداوند خُدا نے آدَم کو حُکم دِیا اور کہا کہ تُو باغ کے ہر درخت کا پَھل بے روک ٹوک کھا سکتا ہے۔ لیکن نیک و بَد کی پہچان کے درخت کا کبھی نہ کھانا کیونکہ جِس روز تُونے اُس میں سے کھایا تُو مَرا۔" پیدایش 17-16:2 آیات۔ شیطان نے فوراً اُس کا پیچھا کیا اِس لالچ کے ساتھ کے وہ خُدا کی نافرمانی کرے۔
بزرگ یوسف کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا کیونکہ اُس نے ایک گڑھے میں گرائے جانے والی ذہنی آزمایش پاس کر لی تھی اور پھر مصر میں فوطیفار کو غلام کے طور پر بیچے جانے کی آزمایش بھی پاس کر لی تھی۔ اِس کامیابی کے ساتھ ترقی ملی اور جب ترقی ملی تو ساتھ ہی شیطان کی طرف سے گھات لگانے والا حملہ ہوا تاکہ خُدا کے بجائے کسی انسان پر بھروسہ کرنے کی آزمایش ہو۔ نصیحت کی بات: جب خُداوند یسوع مسیح پر ایمان رکھنے والے ایماندار کے طور پر روحانی کامیابی کا دور شروع ہوتا ہے تو خوش نہ ہوں بلکہ اپنی روح کی دیکھ بھال کریں کیونکہ دشمن حملہ کرنے کے لیے تیار کھڑا ہے یا کنارے پر بیٹھا ہے اور غور سے دیکھتا ہے کہ کب کسی اور طرح سے حملہ کرے۔

" اور جب اُس نے اُسے گھر کا اور سارے مال کا مُختار بنایا تو خُداوند نے اُس مِصرّی کے گھر میں یُوّسف کی خاطِر برکت بخشی اور اُس کی سب چیزوں پر جو گھر میں اور کھیت میں تِھیں خُداوند کی برکت ہونے لگی۔" پیدایش 5:39 آیت۔
فوطیفار کی مالی برکات ظاہر کرتی ہیں کہ دوسرں کے ساتھ رہنے سے برکات کا تعلق کیا ہے۔ بزرگ یوسف جو کہ ایک پرہیزگار ایماندار تھا وہ فطیفار کے ساتھ رہتا تھا اسی وجہ سے خدا نے فوطیفار کو برکت دی کیونکہ ان برکتوں کے ذریعےخُداوند خُدا نے یوسف کو بھی برکت دی۔
اسی طرح خُداوند خُدا نے بزرگ یوسف کے باپ یعقوب اور بزرگ یعقوب کے مستقبل کے سسر کو برکت دی تھی۔

" تب لابن نے اُسے کہا اگر مُجھ پر تیرے کرم کی نظر ہے تو یہیں رہ کیونکہ مَیں جان گیا ہُوں کہ خُداوندنے تیرے سبب سے مُجھ کو برکت بخشی ہے۔" پَیدایش 27:30 آیت۔

رفاقت میں رہنے کی برکت! فضل کا کتنا شاندار تحفہ ہے!

اور اُس نے اپنا سب کُچھ یُوّسف کے ہاتھ میں چھوڑ دِیا اور سِوا روٹی کے جِسے وہ کھا لیتا تھا اُسے اپنی کِسی چِیز کا ہوش نہ تھا
اور یُوّسف خُوبصُورت اور حسِین تھا۔ اِن باتوں کے بعد یُوں ہوا کہ اُس کے آقا کی بِیوی کی آنکھ یُوّسف پر لگی اور اُس نے اُس سے کہا کہ میرے ساتھ ہم بِستر ہو۔"
پیدایش 39:6-7 آیت۔

بزرگ یوسف تقریباً ہرعورت کے خوابوں کا مجسم تھا۔ وہ نہ صرف جسمانی طور پر مضبوط اور خوبصورت تھا بلکہ وہ ذہین، عاجز، طاقتور اور قابلِ احترام بھی تھا۔ اب فوطیفار کی بیوی جو کہ ایک خوبصورت عورت تھی اُس نے اُسے ساتھ سونے کی پیشکش کی! اُس نے یوسف کو موقع دیا کہ وہ اپنے لیے تسکین حاصل کر لے اور ایسا کام کرے جس سے خُدا کے لیے اُس کے مستقبل کے منصوبے میں رکاوٹ پیدا ہو۔ کیا اُس نے ایسا کیا؟

" لیکن اُس نے اِنکار کِیا اور اپنے آقا کی بِیوی سے کہا کہ دیکھ میرے آقا کو خبر بھی نہیں کہ اِس گھر میں میرے پاس کیا کیا ہے اور اُس نے اپنا سب کُچھ میرے ہاتھ میں چھوڑ دِیا ہے۔ اِس گھر میں مُجھ سے بڑا کوئی نہیں اور اُس نے تیرے سِوا کوئی چِیز مُجھ سے باز نہیں رکھّی کیونکہ تُو اُس کی بِیوی ہے سو بھلا مَیں کیوں اَیسی بڑی بدی کرُوں اور خُدا کا گُنہگار بنُوں؟" پیدایش 39:8-9 آیات)

واضع الفاظ میں ہم دیکھتے ہیں کہ بزرگ یوسف کی روحانی زندگی برقرار رہی۔ اُس کا آزمایش پر شاندار طریقے سے غلبہ پانا ہمیں اُس کی دیانت سے بھری ہوئی روح میں جھانکنے کا موقع دیتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہم سوچیں کہ اُس روحانی فتح نے شیطان کو تھوڑی دیر کے لیے روکے رکھا ہوگا۔ ایسا نہیں ہے۔

" اور وہ ہر چند روز یُوّسف کے سر ہوتی رہی پر اُس نے اُس کی بات نہ مانی کہ اُس سے ہم بِستر ہونے کے لِئے اُس کے ساتھ لیٹے۔" پیدایش 39:10)

"دن بہ دن" اُس کی روحانی جنگ کے مسئلے کو اجاگر کرتا ہے۔ روحانی ایماندار شیطان، دنیا اور گناہ کی فطرت کے مسلسل حملوں کی زد میں ہیں۔ برگزیدہ فرشتوں نے ہر آمازیش کے خلاف بزرگ یوسف کی مزاحمت کو سلام پیش کیا اور خوشی سے خوشی کا اظہار کیا۔ خُداوند خُدا کا بزرگ یوسف کو اُس کی حتمی ترقی کے لیے مصائب کی فضل سے بھری بھٹی کے گُزارنے کا بنیادی کام پہلے سے ہی تیار تھا۔

باب ہفتم مصیبت کے بھٹے میں فضل بزرگ یوسف کے ساتھ

روحانی پختگی میں ترقی کرنے والے کسی بھی ایماندار کے لیے مصائب کی بھٹی سے پاک ہونا ناگزیر ہے۔ بزرگ ایوب کی آزمایش ناگزیر تھی (ایوب 1، باب نمبر 42: 12-16 آیات)، داود بادشاہ (زبور 23)، پولُس رسول (2 کرنتھیوں 11: 23-33 آیات؛ 2 تیمتھیس 4: 6-8 آیات) اور ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے لیے بھی مصائب ناگزیر تھے۔ جی ہاں، خُداوند یسوع مسیح خود اِس دنیا کے شدید ترین مصائب سے گزرا جس کا کوئی کبھی گُمان نہیں کر سکے گا۔ عبرانیوں کے مصنف نے لکھا:
" اور باوُجُود بیٹا ہونے کے اُس نے دُکھ اُٹھا اُٹھا کر فرمانبرداری سِیکھی۔ اور کامِل بن کر اپنے سب فرمانبرداروں کے لِئے ابدی نجات کا باعِث ہُؤا۔ اور اُسے خُدا کی طرف سے مَلکِ صِد ق کے طَور کے سردار کاہِن کا خِطاب مِلا۔" (عِبرانیوں 5:8-10 آیات)۔
ہم مصائب کا سامنا کریں گے جب ہم ایسے ایماندار بنیں گے جو ترقی کر رہے ہوں، لیکن ہمارے خُداوند یسوع مسیح ہمارے متبادل بنے تاکہ ہمارے گُناہوں کا کفارہ دیں۔ اگر ہم اسی بات پر غور کریں تو ہماری روحوں میں تعظیم کو اُجاگر کرنے کے لیے یہ سوچ کافی ہے تاکہ خدا کی عظمت کے نور سے منور ہو جائیں۔ ہم پورے اعتماد کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ بزرگ یوسف کی روح خُدا کے کلام سے سیر تھی اور کامیابی کے ساتھ مصائب کی بھٹی سے گزرنے کے لیے بس خُدا کا کلام ہی اُس کے لیے کافی تھا۔ ہمیں بھی اِسی کی ضرورت ہے۔
اکثر جب چیزیں ناہموار ہوتی ہیں تو ایک ایماندار سوال کرے گا، "میں ہی کیوں؟ کیوں میں ان مصائب سے گزر رہا ہوں؟" اِس کے باوجود جب چیزیں آسانی سے درست سمت میں جا رہی ہوں تو صرف مٹھی بھر ایماندار یہ سوال پوچھیں گے "میں ہی خُدا کی نعمتوں کا حق دار کیوں ہوں؟" یاد رکھیں کہ ہم بزرگ یوسف کی اُس زندگی کا مطالعہ کرنے لگے ہیں جب وہ جیل میں تھا اور دیکھیں گے کہ کیسے اُس نے اپنے اندر

بسنے والے خُدا کے کلام کی سچائی کو اپنے زندگی میں عمل میں لایا۔
" اور ایک دِن یُوں ہوا کہ وہ اپنا کام کرنے کے لِئے گھر میں گیا اور گھر کے آدمِیوں میں سے کوئی بھی اندر نہ تھا۔ تب اُس عَورت نے اُس کا پیراہن پکڑ کر کہا کہ میرے ساتھ ہم بِستر ہو ۔ وہ اپنا پیراہن اُس کے ہاتھ میں چھوڑ کر بھاگا اور باہر نِکل گیا۔ جب اُس نے دیکھا کہ وہ اپنا پیراہن اُس کے ہاتھ میں چھوڑ کر بھاگ گیا۔ تو اُس نے اپنے گھر کے آدمِیوں کو بُلا کر اُن سے کہا کہ دیکھو وہ ایک عِبری کو ہم سے مذاق کرنے کے لِئے ہمارے پاس لے آیا ہے ۔ یہ مُجھ سے ہم بِستر ہونے کو اندرگُھس آیا اور مَیں بُلند آواز سے چِلّانے لگی۔ جب اُس نے دیکھا کہ مَیں زور زور سے چِلّا رہی ہُوں تُو اپنا پیراہن میرے پاس چھوڑ کر بھاگا اور باہر نِکل گیا۔
اور وہ اُس کا پیراہن اُس کے آقا کے گھر لَوٹنے تک اپنے پاس رکھّے رہی۔ تب اُس نے یہ باتیں اُس سے کہیں کہ یہ عِبری غُلام جو تُو لایا ہے میرے پاس اندرگُھس آیا کہ مُجھ سے مذاق کرے۔ جب مَیں زور زور سے چِلّانے لگی تو وہ اپنا پیراہن میرے ہی پاس چھوڑ کر باہر بھاگ گیا۔"
پیدایش 39:11-18 آیات)۔
فوطیفار کی بیوی جھوٹ گھڑنے میں کتنی ماہر خاتون تھی! لیکن اُس کے جھوٹ نے بزرگ یوسف کی ترقی کے لیے راہ ہموار کر دی تھی یعنی مصیبت برکت میں بدل گئی اور اُس کے اندر سے تکبر کا ہر ذرا جاتا رہا اور اُسے عاجزی میں اور خوابوں کی تکمیل سے پہلے اُسے تقویت بخشی۔ اگرچہ راستہ مشکل تھا لیکن بزرگ یوسف کو خُدا کی حکمت اور فضل سے بہت کچھ حاصل ہوا۔ یہ تمام باتیں دوسرے لوگوں کے لیے ثبوت ہیں کہ جو خُداوند خُدا میں اپنے موقف کی وجہ سے ناانصافی کا شکار ہیں خُدا اُن کو سرفرازی عطا کرے گا۔
اپنی بیوی کی شکایت پر فوطیفار کا ردعمل فیصلہ کن اور تیز تھا۔
" جب اُس کے آقا نے اپنی بِیوی کی وہ باتیں جو اُس نے اُس سے کہیں سُن لِیں کہ تیرے غُلام نے مُجھ سے اَیسا اَیسا کِیا تو اُس کا غضب بھڑکا۔ اور یُوسف کے آقا نے اُس کو لے کر قَیدخانہ میں جہاں بادشاہ کے قَیدی بند تھے ڈال دِیا ۔ سو وہ وہاں قَیدخانہ میں رہا۔ (پیدایش 39:19-20 آیات)۔

ایسا لگتا تھا جیسے شیطان ایک اور فتح حاصل کرلی ہو۔ یہ غور کرنے کی ضرورت ہے کہ فوطیفارکے پاس دو انتخابات تھے۔ وہ بزرگ یوسف کو پھانسی پر لٹکا سکتا تھا جس سے اُس کے خوابوں کی تکمیل رک

سکتی تھی یا وہ اُسے جیل میں ڈال سکتا تھا۔ خُداوند خُدا کے منصوبے ہمیشہ غالب آتے ہیں اس لیے اُس نے دوسرے کا انتخاب کیا۔
وہی خُدا جس نے بزرگ یوسف کے گڑھے میں گرنے والے واقعات کی ہدایت کے نتیجے میں ترقی کا اعلیٰ مقام حاصل ہوا تھا اُسی خُدا نے میز تیار کیا کہ جیل میں بھی یوسف پر خُدا کا فضل جاری رہے۔
لیکن خُداوند یُوسف کے ساتھ تھا ۔ اُس نے اُس پر رحم کِیا اور قَیدخانہ کے داروغہ کی نظر میں اُسے مقبُول بنایا۔"
پیدایش 39(:21 آیت)۔
ہم نے پہلے بھی کہا ہے لیکن آئیے اسے دوبارہ دھراتے ہیں، نمایاں الفاظ کے ساتھ، انڈر لائن کیے ہوئے، اور دوہرے فجائیہ نشانات کے ساتھ! خُدا کے فضل کا برتن ہونے سے زیادہ حیرت انگیز اور کوئی چیز نہیں ہے!! انسان کے ہاتھ سے کسی چیز کا موازنہ نہیں کیا جا سکتا ---- کبھی نہیں!

بزرگ یوسف قید خانہ میں

بزرگ جیل کی کوٹھڑی میں بالکل بے بس تھا۔ وہ خود اپنے آپ کی ضمانت دے کر رہا نہیں ہو سکتا تھا اور چاہنے کے باوجود نہ ہی وہ بچ کر بھاگ سکتا تھا۔ اِس پریشانی کے عالم ہمارے خُدا باپ کے کبھی نہ فیل ہونے والے فضل نے ان سے ملاقات کی۔ خُداوند خُدا نے اپنے بندے یوسف کو فوراً آزاد نہیں کروایا جیسا کہ خُدا اُسے آزاد کروا سکتا تھا بلکہ خُداوند خُدا نے چیف جیلر کو بزرگ یوسف کو اپنا خاص کمانڈر مقرر کرنے پر مجبور کیا۔ ایک لحاظ سے اُس کی ترقی کو پہنچانا جیل سے رہا ہونے سے زیادہ مشکل کام تھا! خُداوند خُدا کے پاس مزاح کا کمال ہے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ خُدا آپ کو آپ کو مصیبت سے بچانے پر بھی قادر ہے جس طرح وہ آپ کو مصائب کے درمیان ترقی دینے پر قادر ہے۔ ہم جس آیت کا مطالعہ کر رہے ہیں اس کا مرکزی خیال یہ ہے کہ خدا ہر عمل کا موضوع ہے:
* خُداوند خُدا اپنے بندے یوسف کے ساتھ تھا (پیدائش 21:39 آیت)۔

* خُداوند خُدا نے اپنے بندے یوسف پر خاص مہربانی فرمائی۔ آیت نمبر 21)۔

* خُداوند خُدا نے جیلر کی نظر میں اپنے بندے یوسف پر احسان کیا۔ آیت نمبر 21)۔

خُداوند خُدا ہر کام کرتا ہے کیونکہ وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ فضل سے پیش آتا ہے۔ جس لمحے بزرگ یوسف اِس سچائی کی حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لیتا ہے کہ خُداوند خُدا کے بغیر وہ کچھ بھی نہیں تو اُسی لمحے فضل سے اُس کی وافعیت کا آغاز ہوتا ہے۔ کسی بھی ایماندار کے لیے جو عاجزی کا تھوڑا سا مادہ رکھتا ہے یہ ایک سچی حقیقت ہے۔ جب آپ اپنی زندگی کو خُدا کے فضل کی روشنی میں تیار کرتے ہیں تو آپ سمجھتے ہیں کہ خُدا کے فضل کے بغیر آپ زندہ نہیں رہ سکتے ہیں اور دنیاوی برکات، جسمانی اور روحانی کامیابی خُدا کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی ہے۔ اب اس وقت فضل سے واقفیت کا علم آپ کی روح میں مضبوطی پیدا کرنے کا سبب بنتی ہے۔

میری دلی خواہش ہے کہ کاش میں آپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ سکتا جب میں یہ پختہ بیان پیش کر رہا ہوں: کوئی انسان یا فرشتہ، کسی بھی طرح کے حالات، کوئی بھی پروپیگنڈہ، بیماری، مصائب یا شیطان کی طرف سے تیار کردہ حملہ آپ کی زندگی کے لیے خُدا کے منصوبے کو ختم کرنے کے قابل نہیں ہے بشرط یہ کہ آپ پاک روح سے معمور ہوں اور روحانی ترقی میں آگے بڑھ رہے ہوں! ہو سکتا ہے آپ مجھ سے پوچھیں کہ "موسٰی، آپ واقعی میری تکلیف کی شدت کو نہیں سمجھتے ہیں۔" آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں! سمجھنے والا صرف واحد خُدا ہے جو ہماری مصیبتوں کو سمجھ سکتا ہے۔ خُداوند خُدا کے کلام کے اندر ہم سے کبھی بھی یہ وعدہ نہیں کیا گیا کہ ہمارا مسیحی سفر آسان ہو گا لیکن خُدا یہ وعدہ کرتا ہے:

" کیونکہ داؤُد تو اپنے وقت میں خُدا کی مرضی کا تابِعدار رہ کر سو گیا اور اپنے باپ دادا سے جا مِلا اور اُس کے سڑنے کی نَوبت پُہنچی۔" اَعمال 36:13 آیت)۔ خُداوند خُدا نے داود بادشاہ اپنے بندے سے اپنی نظریں کبھی نہیں ہٹائیں یہاں تک کہ ایک لمحے کے لیے بھی نہیں۔ خُداوند خُدا ہمیشہ اس کے ساتھ رہا تمام اتار چڑھاؤ کے دوران خُداوند خُدا نے جس مشکل راستے سے گزارا اور یہاں تک کہ "موت کے سائے کی وادی" میں بھی خُدا نے اُسے نہ چھوڑا۔ جب تک کہ اُس نے اپنی تمام ذمے داریاں مکمل نہ کر لیں خُداوند خُدا نے داود بادشاہ کو برائی کے ہرعذاب سے محفوظ رکھا۔ تب ہی خُداوند خُدا نے اُسے واپس بلایا۔ خُدا ہر وقت اُس کے ساتھ تھا جب تک کہ اُس نے خُداوند خُدا کے الٰہی منصوبہ کو اپنی زندگی کے لیے پورا نہیں کیا! یہ ہمارے لیے بھی سچ ہے۔ خُدا ہمیں اُس وقت تک نہیں ترک کرئے گا جب تک کہ ہم اپنی زندگیوں میں خُداوند خُدا کی مرضی کو

پورا نہیں کر لیں یا گناہ کو موت کے لیے ترک نہیں کیا کیونکہ ہم اُس کی مرضی کو ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ خُداوند خُدا کی حاکمیت کا یہی مطلب ہے!

مُجھے آپ کے بارے میں علم نہیں ہے لیکن جب میری زندگی کے لیے خدا کا منصوبہ مکمل ہو جائے گا تو میں کرہ ارض پر ایک اضافی لمحہ بھی گزار نہیں سکتا۔ اِس لیے میرے دوستو اگر آپ اس حقیقت کو سمجھتے ہیں تو آپ پریشان نہیں ہوں گے اور نہ ہی ذرا سی ہیجانی محسوس کریں گے یہاں تک کہ جب زندگی کے طوفان آپ کو ہرانے کی کوشش کرتے ہیں۔

خُداوند خُدا کی وفاداری کو دیکھنا کتنا شاندار ہے جب ہمارے لیے خُداوند خُدا کے منصوبے ظاہر ہوتے ہیں اور تاریک راستوں میں نور کی مانند چمکتے ہیں۔ ہمیں یہ جان کر سکون ملتا ہے کہ خدا کے پاس ہر قسم کا اختیار ہے یہاں تک کہ مصائب ہماری زندگی کے تمام مصائب کو ختم کرنے کے منصوبے بھی رکھتا ہے۔ شیطان اس بات سے بخوبی واقف ہے۔ کیا آپ بھی واقف ہیں؟ اگر آپ بھی خُدا کی قُدرت سے واقف ہیں تو جب پریشانی آپ کی زندگی کو ہلا کر رکھ دے تو گھبراہٹ کا بٹن کیوں دبائیں؟ بلاشبہ، خطرے کے وقت عام طور پر جسمانی ردعمل خوف کے بڑھنے کے لیے ہوتا ہے لیکن ہمیں اپنی سوچ کو مستحکم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ خُداوند خُدا کے وعدوں کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں جیسے کہ:

" اِس واسطے ہم دِلیری کے ساتھ کہتے ہیں کہ خُداوند میرا مددگار ہے۔ مَیں خَوف نہ کرُوں گا۔ اِنسان میرا کیا کرے گا؟۔

عِبرانیوں 6:13 آیت)۔ "اور ہم کو معلُوم ہے کہ سب چِیزیں مِل کر خُدا سے مُحبّت رکھنے والوں کے لِئے بھلائی پَیدا کرتی ہیں یعنی اُن کے لِئے جو خُدا کے اِرادہ کے مُوافِق بُلائے گئے۔" رُومِیوں 28:8 آیت)۔

بزرگ ایوب خُداوند خُدا کے آسمانی وعدے پر قائم رہا جب مصیبت نے اُس کی زندگی کی بنیاد ہلا کر رکھ دی تھی:

" لیکن وہ اُس راستہ کو جِس پر مَیں چلتا ہُوں جانتا ہے۔
جب وہ مُجھے تالے گا تو مَیں سونے کی مانِند نِکل
آؤں گا ۔" ایُّوب 10:23 آیت)۔

باب ہشتم　　خُداوند خُدا کی حکمتِ عملی، مہیا کرنا

" اور قَیدخانہ کے داروغہ نے سب قَیدِیوں کو جو قَید میں تھے یُوسف کے ہاتھ میں سَونپا اور جو کُچھ وہ کرتے اُسی کے حُکم سے کرتے تھے۔" پیدایش 22:39 آیت)۔

جی ہاں، بزرگ یوسف انچارج تھا! خُداوند خُدا شیطان سے کہہ رہا تھا کہ وہ دُکھ کو نعمت میں کسی بھی وقت، کہیں بھی، یہاں تک کہ جیل میں بھی بدل سکتا ہے! باب 39 اِن حیرت انگیز الفاظ کے ساتھ ختم ہوتا ہے:

"اور قَیدخانہ کا داروغہ سب کاموں کی طرف سے جو اُس کے ہاتھ میں تھے بے فِکر تھا اِس لِئے کہ خُداوند اُس کے ساتھ تھا اور جو کُچھ وہ کرتا خُداوند اُس میں اِقبال مندی بخشتا تھا۔"

پیدایش 23:39 آیت۔

خُداوند خُدا بزرگ یوسف کی کامیابی چاہتا تھا یہاں تک کہ سب سے زیادہ بُرے حالات میں بھی۔ ہمارے آسمانی باپ نے درحقیقت بزرگ یوسف پر برکت کی بارش برسائی، جو نسلِ انسانی میں کسی بھی شخص کی طرح غیر مستحق تھا۔ اِس سچائی سے ہمارے اندر پھیلنے والے غرور کو دور ہونا چاہئے اور ہمیں اپنی کامیابیوں کو خدا کے فضل کی نعمتوں کے طور پر دیکھنے کا سبب بننا چاہئے۔

مہیا کرنے کی وہی قُدرت جس نے یعقوب کے گھرانے میں ایک لڑکے کو شہنشاہ بنانے تک جاری رہی اور اُسے صورت بخشی اور اس کی رہنمائی کی یہ وہی ہے " اور ہم کو معلُوم ہے کہ سب چِیزیں مِل کر خُدا سے مُحبّت رکھنے والوں کے لِئے بھلائی پَیدا کرتی ہیں یعنی اُن کے لِئے جو خُدا کے اِرادہ کے مُوافِق بُلائے گئے۔ رُومِیوں 28:8 آیت۔" ہم نے رومیوں8: 28 آیت کا حوالہ ایک ہزار بار سنا ہے، لیکن کیا اس کی سچائی ہماری روحوں میں گردش کرتی ہے؟ جب ہماری زندگیوں میں چیزیں خراب ہو جاتی ہیں، تو کیا ہم خُدا کے بے مثال کلام میں اِس زبردست آیت کی روشنی میں اپنے تجربے کی تشریح کر سکتے ہیں؟ میرا مطلب ہے، جب ہم اپنے مصائب پر غور کرتے ہیں، کیا ہم الٰہی نقطہ نظر کے لحاظ سے سوچتے ہیں کہ خُداوند خُدا جانتا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ کیا کر رہا ہے، ہم جو خُداوند خُدا کے مٹی کے برتن ہیں؟ روحانی زندگی سوچنے کے سوا کچھ نہیں! سوچنا! سوچنا! ہم اِس سچائی پر کافی زور نہیں دے سکتے۔ ہم جسم کی قُوت میں کیا کرتے ہیں اِس کا شمار نہیں ہوتا ہے. ہمارے خیالات کو خُدا کے خیالات کے ساتھ جوڑنا معنی رکھتا ہے۔ یہی

سوچ ہمارے اعمال میں جھلکتی ہے جو ہمارے خیالات کی محض ضمنی پیداوار ہیں۔
ہم جانتے ہیں کہ خدا انسانی تاریخ کا ماسٹر کوریوگرافر اور الہٰی منصوبے کا تخلیق کار ہے۔ خُداوند خُدا بخوبی جانتا ہے کہ کب اور کیسے خوشگوار اور ناخوشگوار حالات کو استعمال کر کہ ہماری زندگیوں کے مجموعی منصوبے کو پورا کرنا ہے۔ درحقیقت، جب ہم اِس تصور کو سمجھ لیتے ہیں تو ہم اپنے تلخ تجربات پر بُڑبڑانے کو الوداع کہتے ہیں۔ "میں کیوں؟" کا راگ الاپنے سے پہلے ہی دکھوں کی کتاب کو بند کر دیتے ہیں۔ ہم بڑے شدید ہنگاموں کے درمیان بھی اندر اور باہر بالکل پُرسکون رہتے ہیں۔ جی ہاں، بڑے ہنگاموں میں بھی۔ خُداوند خُدا کے بارے میں مکمل فہم، خُداوند خُدا کے کامل منصوبے، اور کیسے خُداوند خُدا اپنے منصوبوں کو پایاتکمیل تک پہنچاتا ہے اُس کے طریقہ کار کو سمجھے بغیر ہم فاتح ایماندار نہیں بن سکتے۔ ہم بحیثیت ایماندار اکثر مصائب کے دوران گھبراہٹ کا بٹن دباتے ہیں کیونکہ ہماری ناسمجھ اور کم عقلی کی وجہ سے ہم بھول جاتے ہیں کہ کہ ڈائریکٹر کون ہے۔
آپ کو اور مجھے تکلیفوں اور دکھوں سے خود کو بچانے کے لیے فضل سے واقفیت حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ خُداوند یسوع مسیح کے ماننے والوں کے طور پر جو فضل میں بڑھ رہے ہیں، کیا ہم واقعی خوش ہوتے ہیں جب مصیبت ہمارے دروازے پر دستک دیتی ہے؟ خُداوند خُدا ہمیں حکم دیتا ہے،
" اَے میرے بھائِیو! جب تُم طرح طرح کی آزمایشوں میں پڑو۔ تو اِس کو یہ جان کر کمال خُوشی کی بات سمجھنا کہ تُمہارے اِیمان کی آزمایش صبر پَیدا کرتی ہے۔ یعقُوّب 1:2-3 آیات
وہ ہمیں بتاتا ہے کہ مصائب میں ہماری برداشت ابدیت میں بے مثال نعمتوں کی بہت بڑی کثرت لائے گی " اور صبر کو اپنا پُورا کام کرنے دو تاکہ تُم پُورے اور کامِل ہو جاؤ اور تُم میں کِسی بات کی کمی نہ رہے۔
مُبارک وہ شخص ہے جو آزمایش کی برداشت کرتا ہے کیونکہ جب مقبُول ٹھہرا تو زِندگی کا وہ تاج حاصِل کرے گا جِس کا خُداوند نے اپنے مُحبّت کرنے والوں سے وعدہ کِیا ہے۔" یعقُوّب 1:4, 12 آیت۔ بزرگ یوسف کلام کی اِس حقیقت سے بخوبی واقف تھا۔ یہ وجہ تھی کہ جیل میں بھی اُس کی حوصلہ افزائی ہوئی، ہمت بڑھائی گئی اور جیل میں بھی پُرسکون رہا۔

خُداوند خُدا کی قُدرت عمل میں:

"اِن باتوں کے بعد یُوں ہُؤا کہ شاہِ مِصرؔ کا ساقی اور نان پز اپنے خُداوند شاہِ مِصرؔ کے مُجرِم ہُوئے۔ اور فِرعون اپنے اِن دونوں حاکِموں سے جِن میں ایک ساقِیوں اور دُوسرا نان پزوں کا سردار تھا ناراض ہو گیا۔ اور اُس نے اِن کو جلوداروں کے سردار کے گھر میں اُسی جگہ جہاں یُوؔسف حراست میں تھا قیدخانہ میں نظربند کرا دِیا۔" پیدایش 40:1-3 آیات
کیا یہ اتفاق تھا کہ اُن دونوں آدمیوں کو ایک ہی جیل میں بند کردیا گیا تھا؟ اور یا یہ خُداوند خُدا کی مہیا کرنے کی قُدرت تھی جس نے پسِ پردہ کام کیا؟ ہم نے دیکھا ہے کہ خُدا اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لیے ہماری زندگی میں بظاہر معمولی واقعات کو استعمال کرتا ہے۔ جسے ہم کہتے ہیں مصیبت خُداوند خُدا کے ہاتھ میں ایک آلہ یا ہتھیار ہے کیونکہ خُدا تمام چیزوں کو ایک ساتھ استعمال کر کے اُن کے لیے بھلائی پیدا کرتا ہے جو اُس سے محبت کرتے ہیں۔ سِکم کے بارے میں سوچیں جب ایک شخص نے یوسف کو اپنے بھائیوں کو ڈھونڈتے پھرتے پایا " اور ایک شخص نے اُسے میدان میں اِدھر اُدھر آوارہ پِھرتے پایا ۔ یہ دیکھ کر اُس شخص نے اُس سے پُوچھا کہ تُو کیا ڈُھونڈتا ہے؟۔
اُس نے کہا مَیں اپنے بھائِیوں کو ڈُھونڈتا ہُوں ذرا مُجھے بتا دے کہ وہ بھیڑ بکریوں کو کہاں چرا رہے ہیں۔" پیدایش 37:15-16 آیات۔ اُسی آدمی نے، جس نے پہلے بھائیوں کو بات کرتے ہوئے سنا تھا، یوسف کو ہدایت کی کہ وہ آخری بار کہاں دیکھے گئے تھے۔ حادثہ یا اتفاق؟ نہیں! خُداوند خُدا کی مہیا کرنے کی قُدرت نے کامل انداز میں ہر طرح کام کرتی ہے۔ کیا یہ محض اتفاق تھا کہ مدیانی تاجروں کی پریڈ صرف اس وقت ہوئی جب یوسف کے بھائیوں نے اسے گڑھے میں چھوڑنے کے بجائے اُسے غلام کے طور پر فروخت کرنے کا فیصلہ کیا (28 آیت)؟ کیا یہ بھی اتفاق تھا؟ نہیں! نہیں! نہیں! اتفاقات خدا کے منصوبے میں نہیں ہوتے!
اگرچہ خُدا برے کاموں کا مجموعہ نہیں ہے، وہ یقینی طور پر جانتا ہے کہ انہیں اپنے فائدے کے لیے کیسے استعمال کرنا ہے۔ مجھے بتایں کیا آپ سمجھتے ہیں کہ بزرگ یوسف کے بھائیوں کو اگر معلوم ہوتا کہ وہ مصر کے فرعون کے بعد دوسرے درجے کا بادشاہ بن جائے گا تو کیا وہ اُسے غلاموں کے سوداگروں کے ہاتھ بیچ دیتے؟ ہرگز نہیں! اگر شیطان کو معلوم ہوتا کہ ایوب کی برکات شدید تکلیف کے بعد دوگنی ہو جائیں گی، تو کیا وہ اس تکلیف کو پہنچانے کے لیے خدا سے اجازت لیتا؟ یہ ناقابل تصور ہے کیونکہ شیطان کا منصوبہ ہمیں خدا اور اس کی نعمتوں سے دور کرنا ہے۔ کیا شیطان خُداوند یسوع مسیح کو مصلوب کرنے کے لیے

انتھک جدوجہد کرتا اگر اُسے معلوم ہوتا کہ صلیب پر مسیح کی روحانی موت نسلِ انسانی کے ہر فرد کے لیے لامحدود کفارہ کا باعث بنے گی؟ بالکل نہیں! کبھی نہیں! لہٰذا، میرے دوستوں، جب آپ پر مصیبت آتی ہے تو پریشان نہ ہوں کیونکہ خُداوند خُدا ہمیشہ جانتا ہے، تیار کھڑا رہتا ہے تاکہ شاندار نتیجے کے ساتھ شیطان کو حیران کرنے کا انتظار کرتا ہے. یہ خُداوند خُدا کے ناقابل فہم فضل کا مظہر ہے۔ خدا کی جانب سے مقرر کردہ وقت نے بادشاہ کو روکے رکھا کہ ساقی اور نان پز کو قتل نہ کرے اِسی وجہ سے اُسے یوسف کے ساتھ ایک ہی جیل میں رکھنے کی اجازت دی گئی تھی۔

عاجزی سے بزرگ یوسف کی واقفیت

"جلّوداروں کے سردار نے اُن کو یُوسف کے حوالہ کِیا اور وہ اُن کی خِدمت کرنے لگا اور وہ ایک مُدّت تک نظربند رہے۔
اور شاہِ مِصرؔ کے ساقی اور نان پز دونوں نے جو قیدخانہ میں نظربند تھے ایک ہی رات میں اپنے اپنے ہنر کے مُطابِق ایک ایک خواب دیکھا۔
اور یُوسف صُبح کو اُن کے پاس اندر آیا اور دیکھا کہ وہ اُداس ہیں۔ اور اُس نے فِرعون کے حاکِموں سے جو اُس کے ساتھ اُس کے آقا کے گھر میں نظربند تھے پُوچھا کہ آج تُم کیوں اَیسے اُداس نظر آتے ہو؟۔
اُنہوں نے اُس سے کہا ہم نے ایک خواب دیکھا ہے جِس کی تعبِیر کرنے والا کوئی نہیں ۔
یُوسف نے اُن سے کہا کیا تعبِیر کی قُدرت خُدا کو نہیں؟ مُجھے ذرا وہ خواب بتاؤ۔" پیدایش 40:4-8 آیات

عاجزی بنیادی طور پر ذہنی حالت ہے جس میں کوئی اپنے آپ کو "کچھ نہیں" سمجھتا ہے اور آسانی سے اور خوشی سے تمام جائز اختیارات کے تابع ہو جاتا ہے۔ یاد رہے کہ وہ خود قیدی ہوتے ہوئے جیل کے قیدیوں کا انچارج تھا۔ انگریزی بائبل عبرانی لفظ شارتھ کا ترجمہ ہوبہو کرنے میں انصاف نہیں کرتی ہے جیسا کہ اِس عبرانی لفظ کا مطلب 'خیال رکھنا' ہو سکتا ہے، لیکن اس کا زیادہ درست ترجمہ یہ ہوگا کہ 'خاص لوگوں یا شاہی عہدیداروں کو اعلیٰ سطح کی خدمت پیش کرنا۔' پرانے عہد نامے میں یہ اصطلاح چھیانوے بار آتی ہے، تاکہ غلامی کے عمل کو ظاہری طور پر دیکھایا جائے۔ مثال کے طور پر، " اور اُس کے دسترخوان کی نعمتوں اور اُس کے مُلازِموں کی نشِست اور اُس کے خادِموں کی حاضِر باشی اور اُن کی پوشاک اور اُس کے ساقِیوں اور اُس سِیڑھی کو جِس سے

وہ خُداوند کے گھر کو جاتا تھا دیکھا تو اُس کے ہوش اُڑ گئے۔ ۱-سلاطِین 5:10 آیت۔ " سو بت سبع اندر کوٹھری میں بادشاہ کے پاس گئی اور بادشاہ بُہت بُڈّھا تھا اور شونمِیت ابی شاگ بادشاہ کی خِدمت کرتی تھی۔ ۱-سلاطِین 15:1 آیت، (2 سموایل 13: 17 آیت) میں داود بادشاہ کے خُدام اُسکا انتظار کرتے ہیں امنون نے اُس کی خدمت کی۔ یہ لفظ ہمیشہ کسی اعلیٰ عہدے پر فائز شخص کی خدمت کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔

بزرگ یوسف اپنے اختیار کے تحت قیدیوں سے تعزیت کر سکتا تھا کیونکہ وہ حاکم تھا! اس کے بجائے اُس نے اپنے بلند مقام سے عاجزی کا استعمال کیا۔ بزرگ یوسف نے لفظی طور پر دوسرے قیدیوں کی اس طرح خدمت کی جیسے وہ اُس کے گھریلو خادم ہوں، بالکل اُسی طرح کہ ہمارے خُداوند نے آخری کھانے کے موقع پر اپنے شاگردوں کی خدمت کی تھی۔

دوسروں کی فلاح و بہبود کے لیے بے لوث فکر ہمارے فضل کے ہتھیار میں ایک اہم جز ہے۔ مجھے کوئی ایسا ایماندار دکھائیں جو دوسروں کی بھلائی کے لیے ہمدردی سے بھرا ہوا ہو اور میں بھی آپ کو ایک ایسے ایماندار کی مثال دُوں گا جو فضل سے بھرا ایماندارتھا۔ جبکہ پولُس رسول نے فلپیوں کی کلیسیا کو یہ لکھا تو اُس نے ایک مثال بھی قائم کی:

" تفرِقے اور بے جا فخر کے باعِث کُچھ نہ کرو بلکہ فروتنی سے ایک دُوسرے کو اپنے سے بہتر سمجھے۔ ہر ایک اپنے ہی اَحوال پر نہیں بلکہ ہر ایک دُوسروں کے اَحوال پر بھی نظر رکھّے۔" فِلپّیوں 2:3-4 ۔

" تُم آپ جانتے ہو کہ اِنہی ہاتھوں نے میری اور میرے ساتِھیوں کی حاجتیں رفع کِیں۔" اَعمال 34:20

پولس کی طرح، یوسف بھی دوسروں کی بھلائی کے لیے فکرمند تھا۔ وہ صبح اپنے ساتھی قیدیوں کے پاس گیا اور دیکھا کہ وہ افسردہ ہیں (پیدائش 40:6)۔ اس نے انہیں ایسے دیکھا جیسے وہ کوئی ویڈیو دیکھ رہا ہو۔ یونانی زبان کا لفظ ہوراؤ لاطینی لفظ ویڈیو سے مطابقت رکھتا ہے۔ وہ ان کے چہرے کے تاثرات سے بخوبی واقف تھا۔ بزرگ یوسف کسی اور رویے سے اِس سارے منظر کو دیکھ کر نظر انداز کر سکتا تھا، لیکن کلامِ مقدس اِس کی نشاندہی دوسری صورت میں درج کرتا ہے۔ اس نے اپنے ساتھی قیدیوں سے پوچھا کہ آج تمہارے چہرے اتنے اداس کیوں ہیں؟ کیونکہ وہ مدد فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ بزرگ یوسف کا دل اُن پر ترس کھا کر پگھل گیا تو اس نے پوچھا:

کیا تعبیریں خدا کی طرف سے نہیں ہیں؟ براہ کرم مجھے بتائیں (آیت نمبر 8)۔

کیا عقل مند آدمی ہے! بزرگ یوسف جانتا تھا کہ ہمارا آسمانی باپ تمام برکات کا سرچشمہ ہے یہاں تک کہ خوابوں کی تعبیر کرنے کی اُس کی اپنی صلاحیت بھی۔ لہٰذا سردار ساقی اور کھانا بنانے والے نے یوسف کو اپنے خواب بتائے (9-18 آیات)، اور بزرگ یوسف نے اُن کی تعبیر کی۔ ہمیں اُن کے خوابوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے کیونکہ ان کا ہمارے مطالعہ پر کوئی اثر نہیں ہے۔ تاہم، ساقی کے خواب کی تعبیر سازگار تھی، لیکن نان پز کو معلوم ہوا کہ اس کی موت قریب ہے۔ بزرگ یوسف کی تشریحات بالکل اسی طرح سچ ثابت ہوئیں جیسے اُس نے کہا تھا۔ فرعون نے بزرگ یوسف کے خواب کی تعبیر کے مطابق تیسرے دن چیف نان پز کو پھانسی دی تھی (پیدایش 40:16-20 آیت)۔

روحانی ناکامی

بائبل مقدس کے تمام سورماوں کی زندگی روحانی ناکامی کے ساتھ دھندلی ہوئی ہے کیونکہ پرانی گناہ آلودہ فطرت، جو ہم سب کو وراثت میں ملی ہے، آزمایش کا ذریعہ ہے اور آزادی ذاتی گناہوں کا ذریعہ ہوتا ہے۔ وہ عظیم ایماندار کبھی کبھار روحانی بلندی سے نیچے گناہ کی دلدل میں پھسل جاتے تھے، لیکن وہ پھر سے بحال ہو گئے اور روحانی بلندی اور ترقی دوبارہ سے حاصل کر کے روحانی نعمتیں حاصل کرتے چلے گئے۔ انہوں نے اپنے گناہوں کو تسلیم کرنے کے لیے خُداوند خُدا کے حکم پر عمل کیا۔ اور وہ خُداوند خُدا کے کلام کو سیکھتے رہے۔ آپ پوچھ سکتے ہیں، "عظیم روحانی سورما، جیسے کہ بزرگ ایوب، بزرگ موسیٰ، بزرگ ابرابراہام، بزرگ یوسف، داود بادشاہ، اور پولس کے پاس دوسرے ایمانداروں کے مقابلے میں روحانی گہرائی میں جانے کی زیادہ صلاحیت کیوں ہے؟" ایسے سورما پر شیطان کے اعلیٰ ترین جنگجو حملہ کرتے رہتے ہیں۔ شیطان بچے یا دنیاوی ایمانداروں پر حملہ کرنے کی زحمت نہیں کر سکتا کیونکہ وہ پہلے سے ہی اس کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ لیکن ابلیس ہمیشہ "خالص سونے سے تپائے گئے ایمانداروں" پر حملہ کرنے کے لیے چوکنا رہتا ہے۔ ہم یہ بات ایک یہودی سردار سکوا کے سات بیٹوں کو شیطان کے جواب سے جانتے ہیں جو بد روحوں کے خلاف خُداوند یُسوع مسیح کا نام پکار رہے تھے۔ ان لوگوں کو شیطان نے جواب دیا،

"میں یسوع کو پہچانتا ہوں، اور پولس کے بارے میں جانتا ہوں، لیکن تم

کون ہو؟ (اعمال 19 :14-15 آیات)۔
دوسرے لفظوں میں، "میں خالص سونے سے تپائے گئے ایمانداروں' کو نیچے لانے کے لیے چوبیس گھنٹے کام میں مصروف ہوں؛ میرے پاس آپ جیسے روحانی بیوقوفوں پر ضائع کرنے کے لیے کوئی وقت نہیں ہے۔ میں روحانی سورماوں کے پیچھے جاتا ہوں!" شیطان کی پکے اور بالغ ایمانداروں کے پیچھے جانے کی ایک اور وجہ یہ ہے کہ اُن کی ناکامی بہت زیادہ توجہ مبذول کرتی ہیں اور یہ نئے ایمانداروں کے لیے پریشانی کا باعث بن سکتی ہے۔
ہم سب ناکام ہو جاتے ہیں۔ کوئی استثنا نہیں ہے۔ کچھ خود پسند ایماندار اُونچی جگہوں پر بیٹھنا اور ناکام ہونے والوں کو جج کرنا پسند کرتے ہیں۔ وہ دوسروں کو جج کرتے ہیں جب کہ آسمان کے بادشاہ کے تخت سے براہ راست احکامات کو نظر انداز کرتے ہوئے یا ان کی خلاف ورزی کرتے ہیں کیونکہ فرمایا یہی گیا ہے کہ صرف اپنے آپ کو جج کریں (کہ خُدا باپ کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کریں اور تسلیم کریں)۔ یہ خود غرض، متکبر ایماندار ہیں جو بنیادی طور پر قانونی سمجھے جاتے ہیں۔ وہ کچھ گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں جن سے وہ لطف اندوز نہیں ہیں پھر خوشی سے ان کی مذمت کرتے ہیں اور دوسروں کو جج کرتے ہیں. جو بھی اس طرح کے تکبر کا شکار ہو جاتے ہیں وہ ابدی زندگی کے لائق نہیں ہیں، لیکن وہ کسی نہ کسی طرح اسے حاصل کرلیتے ہیں، جیسا کہ باقی تمام ایماندار کرتے ہیں، کیونکہ وہ مسیح کو نجات دہندہ کے طور پر مانتے تھے۔ فضل کا خدا ہمیشہ اپنے وعدوں کو پورا کرتا ہے۔ الزام لگانے والے ایمانداروں سے، پولس رسول نے ایک سجینده سوال پوچھا:
" تُو کَون ہے جو دُوسرے کے نَوکر پر اِلزام لگاتا ہے؟ اُس کا قائِم رہنا یا گِر پڑنا اُس کے مالِک ہی سے مُتعلِّق ہے بلکہ وہ قائِم ہی کر دِیا جائے گا کیونکہ خُداوند اُس کے قائِم کرنے پر قادِر ہے۔"رومِیوں 4:14 آیت
خُداوند خُدا نے انسانی مصنف یعقوب کے ذریعے حکم دیا، جو خُداوند یُسوع مسیح کے کزن بھائی تھے،
" اَے بھائِیو ! ایک دُوسرے کی بدگوئی نہ کرے جو اپنے بھائی کی بدگوئی کرتا یا بھائی پر اِلزام لگاتا ہے وہ شرِیعت کی بدگوئی کرتا اور شرِیعت پر اِلزام لگاتا ہے اور اگر تُو شرِیعت پر اِلزام لگاتا ہے تو شرِیعت پر عمل کرنے والا نہیں بلکہ اُس پر حاکِم ٹھہرا۔ شرِیعت کا دینے والا اور حاکِم تو ایک ہی ہے جو بچانے اور ہلاک کرنے پر قادِر ہے ۔ تُو کَون ہے جو اپنے پڑوسی پر اِلزام لگاتا ہے؟۔ یعقُوب 4:11-12

ہم میں سے کچھ خطرناک زمین پر چلتے ہیں اور چھوٹے دیوتاؤں کی طرح بن گئے ہیں، خُداوند خُدا کی زمین پر گشت کرتے ہوئے اُس کے بندوں کا انصاف کرنے میں مصروف ہیں۔ اس طرح کا طرزِ زندگی فضل کی طرف متوجہ نہیں ہونے دیتی۔ جب کوئی ایماندار ناکام ہو جاتا ہے، چاہے کتنا ہی گھناؤنا گناہ کیوں نہ ہو، ہماری کہانت کا تقاضا ہے کہ ہم ایسے شخص کو خدا کے فضل کے تخت کے سامنے دعا میں خُدا کے حضور لائیں، اُس کی طرف سے شفاعت کریں۔ ہمیں دوسرے ایمانداروں کو چغل خوری، بدتمیزی، الزام کرنے اور تمسخر اڑانے کی طرف متوجہ کرکے گناہ پر اکسانا نہیں چاہئے۔ ہمیں دوسروں پر الزام نہیں لگانا چاہئے کیونکہ ہمارے پاس ان کی ناکامیوں سے متعلق تمام حقائق نہیں ہیں۔ صرف خُدا کے پاس یہ اختیار ہے۔
آپ کو کسی دوسرے ایماندار کی ناکامی پر ہنسنا نہیں چاہئے کیونکہ آپ کو ذرا سا بھی اندازہ نہیں ہے کہ آپ کل کونسی ناکامی کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ میرے دوست، جب مسیح خُداوند میں آپ کا بھائی ناکام ہو جاتا ہے تو الزام کے ساتھ ردِ عمل ظاہر نہ کریں کیونکہ روحانی میدان کے جنگ میں آپ بھی ناکام ہو سکتے ہیں۔ ہم سب کو کثرت میں فضل کی ضرورت ہے۔

بزرگ یوسف کی ناکامی
" یُوسف نے اُس سے کہا اِس کی تعبِیر یہ ہے کہ وہ تِین شاخیں تِین دِن ہیں۔ سو اب سے تِین دِن کے اندر فِرعون تُجھے سرفراز فرمائے گا اور تُجھے پِھر تیرے منصب پر بحال کر دے گا اور پہلے کی طرح جب تُو اُس کا ساقی تھا پِیالہ فِرعون کے ہاتھ میں دِیا کرے گا۔ لیکن جب تُو خُوش حال ہو جائے تو مُجھے یاد کرنا اور ذرا مُجھ سے مہربانی سے پیش آنا اور فِرعون سے میرا ذِکر کرنا اور مُجھے اِس گھر سے چُھٹکارا دِلوانا۔ کیونکہ عِبرانیوں کے مُلک سے مُجھے چُرا کر لے آئے ہیں اور یہاں بھی مَیں نے اَیسا کوئی کام نہیں کِیا جِس کے سبب سے قیدخانہ میں ڈالا جاؤں۔"
پیدایش 40:12-15 آیات۔

بزرگ یوسف واقعی اِس موڑ پر روحانی نشان سے محروم رہا۔ جیسا کہ ہم نے اُس کے تمام منفی تجربات کو دیکھا ہے، بزرگ یوسف نے خُداوند خُدا پر توجہ مرکوز کی، جس نے اپنے فضل سے اُسے بچایا لیکن یہاں اُس نے واقعی بیان کیا عبرانی لفظ چیزڈ جس کا ترجمہ 'مہربانی' ہے، یعنی

محبت کا ایسا رویہ جس کا مطلب ہے رحم، یعنی دوسرے لفظوں میں فضل عملی صورت میں۔ بزرگ یوسف کے ایمان کی کمی نے الہٰی نظم و ضبط حاصل کیا جو مزید دو سال تک جاری رہا۔ وہ روحانی طور پر کمزور ہو گیا اور اپنا بھروسہ انسان پر مرکوز کر دیا، ایک ایسا گناہ جس میں بار آف ایٹرنل جسٹس سے تعزیری کارروائی ہوتی ہے:

" خُداوند یُوں فرماتا ہے کہ ملعُون ہے وہ آدمی
جو اِنسان پر توکل کرتا ہے اور بشر کو اپنا بازُو جانتا
ہے اور جِس کا دِل خُداوند سے برگشتہ ہو جاتا ہے۔"
یرمِیاہ 5:17 آیت

زبور نویس نے یرمیاہ کے الفاظ کی بازگشت کی:

"خُداوند یُوں فرماتا ہے کہ ملعُون ہے وہ آدمی
جو اِنسان پر توکُّل کرتا ہے اور بشر کو اپنا بازُو جانتا
ہے اور جِس کا دِل خُداوند سے برگشتہ ہو جاتا ہے۔"
یرمِیاہ 5:17 آیت

بزرگ یوسف اُس وقت بری طرح ناکام ہوا جب اس نے اپنے بھروسے کو خُداوند خُدا کی بجائے ساقی کی طرف مبذول کیا اور اپنے ساتھ ہونے والی ناانصافی کے بارے میں رونے لگا۔ یاد رکھیں کہ ہمارا کام یہ کہنا نہیں ہے کہ " بزرگ یوسف آپ کی ہمت کیسے ہوئی کہ آپ اپنے بھروسے کو خُداوند خُدا کی بجائے انسانوں پر بھروسے میں کیسے تبدیل کر دیا؟" خوشخبری یہ ہے کہ خدا رحم سے فیصلہ کرتا ہے۔ یوسف نے واضح طور پر اِس مقام پر خُدا کو ناکام بنایا، لیکن خدا نے اسے ناکام نہیں کیا۔ جیسا کہ ہم فضل کے اِس زبردست تعلیم اور نظریے کو سمیٹنے کی کوشش کرتے ہیں جس میں ہمارا فوکس بزرگ یوسف تھا، ہمیں خُداوند خُدا کی وفاداری کا مطالعہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ بہت سے مذہبی ماہرین اور بائبل مقدس کے اساتذہ ایمانداروں کی ابدی سلامتی کے بارے میں صرف اس لیے بحث کرتے ہیں کہ خدا کی وفاداری کے بارے میں ان کی سمجھ کم ہے۔ وہ عقلی طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ خُدا گنہگار شخص کو اُسی طرح بدلہ دے گا جس طرح انسان کرتا ہے جب اُس کی توہین اور نافرمانی کی جاتی ہے۔ وہ اس طرح کے صحیفائی اقتباسات کو نظر انداز کرتے ہیں:

" کیونکہ سِوا اُس نیو کے جو پڑی ہُوئی ہے اور وہ یِسُوع مسِیح ہے کوئی

شخص دُوسری نہیں رکھ سکتا۔ اور اگر کوئی اُس نیو پر سونا یا چاندی یا بیش قِیمت پتّھروں یا لکڑی یا گھاس یا بُھوسے کا ردا رکھّے۔ تو اُس کا کام ظاہِر ہو جائے گا کیونکہ جو دِن آگ کے ساتھ ظاہِر ہو گا وہ اُس کام کو بتا دے گا اور وہ آگ خُود ہر ایک کا کام آزما لے گی کہ کَیسا ہے۔ جِس کا کام اُس پر بنا ہُؤا باقی رہے گا وہ اَجر پائے گا۔ اور جِس کا کام جَل جائے گا وہ نُقصان اُٹھائے گا لیکن خُود بچ جائے گا مگر جَلتے جَلتے۔" ۱-کُرِنتھِیوں 3:11-15 آیات، اگر ہم بے وفا ہیں، یونانی apisteo = بے ایمان، ایمان کے بغیر، یا بے وفا، لیکن خُداوند خُدا وفادار رہتا ہے، خُداوند خُدا آخرت کے دن بے وفا ایماندار کو ابدی جلال میں اٹھانے کے اپنے وعدے کو پورا کرے گا۔ یوحنا 6 :39-40 آیات۔

" یہ بات سچ ہے کہ جب ہم اُس کے ساتھ مَر گئے تو اُس کے ساتھ جِئیں گے بھی۔ اگر ہم دُکھ سہیں گے تو اُس کے ساتھ بادشاہی بھی کریں گے۔ اگر ہم اُس کا اِنکار کریں گے تو وہ بھی ہمارا اِنکار کرے گا۔ اگر ہم بے وفا ہو جائیں گے تَو بھی وہ وفادار رہے گا کیونکہ وہ آپ اپنا اِنکار نہیں کر سکتا۔ "

۲-تِیمُتھِیُس 2:11-13 آیات

یہ کم عقل الہٰیات دان خدا کو انسان بناتے ہیں اور خُدا کواپنے گناہوں کے حساب سے کم کرتے ہیں۔ خُداوند خُدا کی وفاداری چٹان کی طرح نسل در نسل مضبوط ہے اور ہمارا گناہ بھرا رویہ اُسے تبدیل نہیں کر سکتا۔ خُدا کی وفاداری اس کی سچائی پر مبنی ہے۔ خُداوند خُدا حقیقی سچائی ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے وہ بالکل سچا ہے۔ دوسرے الفاظ میں خُداوند خُدا کی وفاداری اُس کے جوہرہے کہ وہ کون ہے، اور کیا ہے یعنی قادرِ مطلق۔

اِس کو ظاہر کرنے کے لیے تمثیل کے طور پر میں چاہتا ہوں کہ آپ خُدا کے جوہر کا تصور کریں۔ خیال کریں کہ آپ کے گیراج کے سامنے آپ کی اپنی پسندیدہ کار کھڑی ہے شاید ایک نئی چمکتی ہوئی BMW کار جو کمپنی سے ابھی ابھی آپ کوفراہم کی گئی ہے۔ پھر، تصور کریں کہ آپ اپنے مکینک سے اپنی بالکل نئی BMW کار کے فیول انجیکٹر کو پرانے ناقص فیول انجیکٹر سے تبدیل کرنے کا کہتے ہیں۔ اب انجن کو سٹارٹ کرنے کی کوشش کریں۔ یقیناً، آپ کی بالکل نئی کار سٹارٹ نہیں ہوگی کیونکہ یہ انجن میں ایندھن کو کامیابی کے ساتھ کام نہیں کر سکتا! صرف ایک حصے کی ناکامی آپ کی شاندار گاڑی کو غیر فعال کر دیتی ہے!

اسی طرح خدا کی ذات کام کرتی ہے۔ اگر خدا اپنے کلام کی نفی کرتا ہے یا کسی وعدے کو پورا کرنے میں ناکام رہتا ہے تو اس کی سچائی اس کے

جوہر کا ایک جزو، عیب دار ثابت کرے گی اور اِسی طرح خُدا کی پوری ہستی راست نہیں کہلائے گی اِس لیے خُدا کی وفاداری اس کی سچائی سے چپکی ہوئی ہے۔ خُداوند خُدا کا جوہر، سچائی اور وفاداری لازم و ملزوم ہیں۔ ہمارا پورا اعتماد خُدا کی وفاداری پر منحصر ہے۔ بزرگ یوسف کے حاکم بننے کی امید خُدا کی وفاداری پر منحصر ہے جیسا کہ آنے والے وقت اور ابدیت میں الٰہی وعدوں کو پورا کرنے میں ہمارا ایمان ہے۔

خُداوند خُدا کا کلام اُس کی وفاداری کا لنگر

روح القدس کے الہام کے تحت یسعیاہ نبی نے خُداوند خُدا کے اپنے کلام کے ساتھ وفاداری پر زور دیا:

"ہاں گھاس مُرجھاتی ہے ۔ پُھول کُملاتا ہے پر ہمارے خُدا کا کلام ابد تک قائِم ہے۔" یسعیاہ 8:40

ہو سکتا ہے کہ آج ہم یہ کہیں، "جب خُدا بولتا ہے تو تمام انسانوں یا فرشتوں کی بحث ختم ہو جاتی ہے!" کیونکہ خُداوند خُدا کا کلام کامل ہے کسی کو بھی اُس پر بحث، نظرِ ثانی یا ترمیم نہیں کرنی چاہئے۔ یہ ہمیشہ کے لیے مقدس رہے گا جیسا خُداوند خُدا چاہے گا۔

یسعیاہ نبی نے مزید تصدیق کی:

"ربُّ الافواج قَسم کھا کر فرماتا ہے کہ یقِیناً جَیسا مَیں نے چاہا وَیسا ہی ہو جائے گا اور جَیسا مَیں نے اِرادہ کِیا ہے وَیسا ہی وُقُوع میں آئے گا۔" یسعیاہ 24:14 آیت

مختلف حالات کے باوجود خُداوند خُدا اپنے کلام کو قائم رکھتا ہے۔ ہماری طرف سے کوئی ناکامی، کوئی حالات، کوئی جدید ہتھیار، کوئی بیماری ہماری زندگیوں کے لیے خُدا کے منصوبے کو چھوٹا یا بدلنے کے قابل نہیں ہے۔ یہ خدا کی سالمیت کی شان کا نچوڑ ہے!

قوسِ قزح: خُداوند خُدا کی اپنے کلام سے وفاداری کی یادہانی:

سیلاب کے تھمنے کے فوراً بعد خُداوند خُدا نے بزرگ نوح اور تمام نسلوں کے ساتھ ایک عہد باندھا۔
"اور خُدا نے نُوح اور اُس کے بیٹوں سے کہا۔ دیکھو مَیں خود تُم سے اور تُمہارے بعد تُمہاری نسل سے۔ اور سب جان داروں سے جو تُمہارے ساتھ ہیں کیا پرِندے کیا چَوپائے کیا زمِین کے جانور یعنی زمِین کے اُن سب جانوروں کے بارے میں جو کشتی سے اُترے عہد کرتا ہُوں۔ مَیں اِس عہد کو تُمہارے ساتھ قائِم رکھُّوں گا کہ سب جان دار طُوفان کے پانی سے پِھر ہلاک نہ ہوں گے اور نہ کبھی زمِین کو تباہ کرنے کے لِئے پِھر طُوفان آئے گا۔ اور خُدا نے کہا کہ جو عہد مَیں اپنے اور تُمہارے درمِیان اور سب جان داروں کے درمِیان جو تُمہارے ساتھ ہیں پُشت در پُشت ہمیشہ کے لِئے کرتا ہُوں اُس کا نِشان یہ ہے کہ۔ مَیں اپنی کمان کو بادل میں رکھتا ہُوں ۔ وہ میرے اور زمِین کے درمِیان عہد کا نِشان ہو گی۔ اور اَیسا ہو گا کہ جب مَیں زمِین پر بادل لاؤُں گا تو میری کمان بادل میں دِکھائی دے گی۔ اور مَیں اپنے عہد کو جو میرے اور تُمہارے اور ہر طرح کے جان دار کے درمِیان ہے یاد کرُوں گا اور تمام جان داروں کی ہلاکت کے لِئے پانی کا طُوفان پِھر نہ ہو گا۔" پیدایش 9:8-15 آیات
میں آپ کے بارے میں تو نہیں جانتا ہوں لیکن جب بھی میں آسمان میں قوسِ قزح دیکھتا ہوں تو میں خدا کی زبردست حکمت اور اُس کی دستکاری اور آسمانی خوبصورتی کے لیے تعریف کرتا ہوں۔ اِس سے بڑھ کر میں خُداوند خُدا کی بے مثال وفاداری کے لیے خُداوند خُدا کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ سیلاب کو گُزرے ہوئے 4,000 سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے اور پھر بھی خُدا ہمیں یاد دلانے کے لیے قوسِ قزح بھیجتا ہے کہ نوح کے ساتھ اُس کا عہد اب بھی سچا ہے۔ خُداوند خُدا اپنے کلام کو پورا کرتا ہے! یہ خُداوند خُدا کی وفاداری کی خوبصورتی ہے! اور یہ دیکھنا شاندار لگتا ہے!

اسرائیل کا وجود: خُداوند خُدا کی اپنے کلام سے وفاداری کا مظہر

خُداوند خُدا نے 75 سالہ بزرگ ابراہام کے ساتھ ایک غیر مشروط عہد

باندھا تاکہ اس کی اولاد کے وسیلہ سے دنیا کو برکت دی جائے۔ پیدائش 12 باب میں ہم پڑھتے ہیں:
" اور مَیں تُجھے ایک بڑی قَوم بناؤں گا اور برکت دُوں گا اور تیرا نام سرفراز کرُوں گا ۔ سو تُو باعِثِ برکت ہو!۔
جو تُجھے مُبارک کہیں اُن کو مَیں برکت دُوں گا
اور جو تُجھ پر لَعنت کرے اُس پر مَیں لَعنت کرُوں گا
اور زمِین کے سب قبیلے تیرے وسِیلہ سے برکت
پائیں گے۔" پیدایش 12:2-3، گلتیوں 3: 8 آیت)۔
ابراہام کے ساتھ خُدا کا منفرد فضل کا عہد دو دہائیوں سے زیادہ عرصے سے معدوم تھا کیونکہ اُس کی بیوی سارہ بانجھ تھی، جس کے بطن سے خُدا کے وعدے کا فرزند پیدا ہونا تھا (پیدائش 11 :30 آیت)۔ جی ہاں 65 سال کی عمر میں بانجھ تھی۔ معاملے کو مزید پیچیدہ کرنے کے لیے وہ رجونورتی(menopause) کے عروج پر تھی۔ سادہ الفاظ میں یہ کہ اُس کا مسلہ بہت خراب تھا جو کہ ابرام سے خُداوند خُدا کے وعدے کی تکمیل میں ایک بہت بڑی ناممکن رکاوٹ لگ رہی تھی۔ تاہم خُداوند خُدا کی وفاداری صرف ابتدائی مرحلے میں تھی۔ دیکھو 25 سال بعد خُداوند خُدا نے بچے کی پیدایش کے لیے اُس کی تمام جسمانی رکاوٹوں کو ہٹا دیا تاکہ اضحاق کی پیدایش ابراہام سے خدا کے وعدے کی تکمیل کا پہلا اضافہ ہوا (پیدائش 2:21-3)۔
درحقیقت، اضحاق کو اپنی بانجھ بیوی کے ساتھ بھی ایسا ہی تجربہ ہوا تھا (پیدایش 21: 2-3 آیات)؛ اِس کے باوجود اُس کی شادی کے 20 سال بعد گزر جانے کے بعد اُس نے خُداوند خُدا کی حیرت انگیز وفاداری دیکھی جب جڑواں بیٹے پیدا ہوئے، جس وجہ سے اُسے بہت خوشی ہوئی آیت نمبر 24۔ جی ہاں، شادی کے 20 سال بعد اضحاق اور اُس کی بیوی ربقہ کے ہاں جڑواں بیٹے پیدا ہوئے۔ میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ میں عملی طور پر اِس بات کا قائل ہُوں کہ میں خُداوند خُدا کی وفاداری کی راہ پر چلنے میں پوری طرح دلچسپی رکھتا ہوں۔ یہ ایک تفریحی تجربہ ہے! یہ شاندار ہے! یہ ایک خاص تجربہ ہے! جی ہاں یہ بالکل درست بات ہے، یہ سنسنی خیزتجربہ ہے! اور اسی طرح بزرگ یعقوب، بزرگ اضحاق کے بیٹے اور تیسرے بزرگوں کے ذریعے، خدا نے قوم بنی اسرائیل کو تشکیل دیا یعنی 430 سال سے اُس وقت تک جب خُداوند خُدا نے ابراہام سے پہلا وعدہ کیا تھا۔ لیکن بات یہیں پر ختم نہیں ہوتی ہے۔ خُداوند خُدا نے ابرہام کی نسل کے وسیلہ سے دنیا کو برکت دینے کا اپنا وعدہ پورا کیا (گلتیوں

3: 8-9 آیات، 16 آیت)، اور 2,000 سال سے زیادہ عرصہ گُزرنے کے بعد خُداوند خُدا نے وعدہ کے مطابق یسوع کو بھیجا۔
بنی اسرائیل اب بھی خُداوند خُدا کے مستقبل کے منصوبے کے منتظر ہیں۔ قوم بنی اسرائیل کے وجود کا منصوبہ، اُن کے خلاف مسلسل شیطانی حملوں کے باوجود یہ خُداوند خُدا کی وفاداری کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ درحقیقت، بائبل مقدس کا ایک ترجمان مناسب طور پر اِس کا خلاصہ اس طرح کرتا ہے: "خدا کے وجود کا ثبوت ایک لفظ میں ہے - اسرائیل!"

اسرائیل کی پریشانی: خُداوند خُدا کی اُس کے کلام کے ساتھ وفاداری کی یادہانی

مزید برآں، "اور خُداوند تُجھ کو زمِین کے ایک سِرے سے دُوسرے سِرے تک تمام قَوموں میں پراگندہ کرے گا ۔ وہاں تُو لکڑی اور پتّھر کے اَور معبُودوں کی جِن کو تُو یا تیرے باپ دادا جانتے بھی نہیں پرستِش کرے گا۔ اُن قَوموں کے بِیچ تُجھ کو چَین نصِیب نہ ہو گا اور نہ تیرے پاؤں کے تلوے کو آرام مِلے گا بلکہ خُداوند تُجھ کو وہاں دِلِ لرزان اور آنکھوں کی دُھندلاہٹ اور جی کی کُڑھن دے گا۔" اِستِثنا 28:64-65۔

یہودیوں نے اپنی پوری تاریخ میں اِس قومی الہٰی نظم و ضبط کا تجربہ کیا ہے۔ آخری دھچکا AD 70 میں لگا جب خُدا نے آخری قومی یہودی کاہن یہوداہ کو تباہ کر دیا جیسا کہ ہمارے خُداوند نے لوقا کی انجیل 19: 34-44 آیات میں پیشین گوئی کی تھی۔ آج یہودی پوری دنیا میں بکھرے ہوئے ہیں اور ہم پوری دنیا میں ان کے باہمی مصائب سے بخوبی واقف ہیں۔ خُداوند خُدا اپنے کلام کو پورا کرتا ہے۔ خُداوند خُدا قوم بنی اسرائیل کے نظم و ضبط کو سنبھالنے پر قادر ہے۔ وہ لوگ جو تکبر کے ساتھ اُس کی معاونت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، یہود دشمنی یا کسی دوسرے نظام کے ذریعے، وہ بھی تربیت پائیں گے۔ جس چیز کو ہم یہاں اجاگر کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ استثنا کی کتاب میں کیا گیا خُداوند خُدا کا کلام آج بھی پورا ہو رہا ہے!

دردِحمل میں عورت کی ناقابل بیان تکلیف: ایک یاد دہانی کہ خُدا کا کلام زمین و آسمان میں ابدالآباد قائم ہے۔

ہم یقین کے ساتھ نہیں جانتے کہ کب سے خُدا نے آدم اور اُس کی بیوی حواؑ پر اپنے فیصلے سنائے ہیں لیکن بائبل مقدس کے نسب ناموں کا مطالعہ تقریباً 7,000 سال بتاتا ہے۔ اُس وقت خُداوند خُدا کا فیصلہ فوراً تھا:
پِھر اُس نے عَورت سے کہا کہ مَیں تیرے دردِ حمل کو بُہت بڑھاؤں گا ۔ تُو درد کے ساتھ بچّے جنے گی اور تیری رغبت اپنے شَوہر کی طرف ہو گی اور وہ تُجھ پرحُکومت کرے گا۔
پیدایش 16:3 آیت
میرے عزیزو کیا آپ مجھے پوری انسانی تاریخ میں ایک ایسی عورت دکھا سکتے ہیں جس نے درد کے بغیر بچے کو جنم دیا؟ آج بھی وہ خواتین جو درد کو ختم کرنے کیلئے بے حس کرنے والی ادویات کا استعمال کرتی ہیں اُن خواتین کو اب بھی دردِ زہ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جن خواتین کو سیزیرین سیکشن کے لیے نیند کی دوا دے کر سلادیا جاتا ہے وہ خواتین جاگنے پر اور اس کے بعد ہفتوں تک شدید درد کا سامنا کرتی ہیں۔ خُدا اپنے کلام کو یاد رکھتا ہے!

خُداوند یُسوع مسیح کی کنواری مریم سے پیدایش: خُداوند خُدا کی اُس کے کلام کے ساتھ وفاداری کا اظہار۔

آدم اور حوا پر فیصلے کے اعلان کے ساتھ ہی، خداوند خُدا نے یُسوع مسیح کی کنواری سے پیدایش کا اعلان کیا:
"اور مَیں تیرے اور عَورت کے درمیان اور تیری نسل اور عَورت کی نسل کے درمِیان عداوت ڈالُوں گا ۔ وہ تیرے سر کو کُچلے گا اور تُو اُس کی ایڑی پر کاٹے گا۔" پیدایش 15:3 آیت

کئی ہزار سال بغیر کسی نشانی کے گزر گئے لیکن اِس انوکھے وعدے کی تکمیل ابھی تک نہ ہوئی تھی، جسے عہد نامہ قدیم نے پشین گوئی کے طور پر پیش کیا تھا:

"لیکن خُداوند آپ تُم کو ایک نِشان بخشے گا ۔ دیکھو ایک کُنواری حامِلہ ہو گی اور بیٹا پیدا ہو گا اور وہ اُس کانام عِمّانُوایل رکھّے گی۔" یسعیاہ 14:7 آیت۔

ہو سکتا ہے کہ کوئی سوچے کہ یسعیاہ نبی کے ذریعے خُدا کا وعدہ بالکل

قریب تھا، لیکن خُدا کے اُسے پورا کرنے سے پہلے تقریباً 700 سال کا عرصہ گزر گیا (لوقا 2: 6-7 آیات)۔ خُدا ہمیشہ وفادار ہے اور اُس کا وقت بے عیب ہے۔

اصول:

1۔ خُداوند خُدائے مطلق کی راستبازی کامل ہے اور اس میں ناراستی کا کوئی عنصر نہیں ہے۔

2۔ وفاداری خُداوند خُدا کی سچائی کا ایک جزو ہے۔ اُس کا تقدس تقاضا کرتا ہے کہ وہ اپنے کلام کے ساتھ ہمیشہ سچا رہے۔

3۔ اس کے تمام پہلوؤں میں بے وفائی ایک گناہ ہے، اور اگر خدا ایک بار بھی بے وفائی کر سکتا ہے، تو وہ اب بائبل کا خدا نہیں رہے گا اور ہم اُس کے ساتھ ہمیشہ کے لیے جنت میں اُس کے ساتھ رہونے کے وعدے کو بھی بھول سکتے ہیں۔ یہ جان کر کتنی راحت ملتی ہے کہ وہ ہمیشہ وفادار رہتا ہے!

4۔ ایک ایماندار کو خُداوند خُدا کی وفاداری پر بھروسہ رکھنے کی ضرورت ہے جب وہ بائبل میں کسی بھی وعدے کا دعویٰ کرتا ہے۔ جیسا کہ:

"اپنا بوجھ خُداوند پر ڈال دے ۔ وہ تُجھے سنبھالے گا ۔
وہ صادِق کو کبھی جُنبِش نہ کھانے دے گا۔" زبُو ر 22:55 آیت۔
"اور اب اَے یعقُو ؔب! خُداوند جِس نے تُجھ کو پیدا
کِیااور جِس نے اَے اِسرّائیل تُجھ کو بنایا یُوں فرماتا ہے کہ خَوف نہ کر
کیونکہ مَیں نے تیرا فِدیہ دِیا ہے ۔ مَیں نے تیرا نام لے کر تُجھے بُلایا ہے ۔
تُو میرا ہے۔ جب تُو سَیلاب میں سے گُذرے گا تو مَیں تیرے ساتھ ہُوں گا
اور جب تُو ندیوں کو عبُور کرے گا تو وہ تُجھے نہ ڈُبائیں گی۔ جب تُو آگ
پر چلے گا تو تُجھے آنچ نہ لگے گی اور شُعلہ تُجھے نہ جلائے گا۔ کیونکہ
مَیں خُداوند تیرا خُدا اِسرّائیل کا قُدُّوس تیرا نجات دینے والا ہُوں ۔ مَیں نے
تیرے فِدیہ میں مِصرؔ کو اور تیرے بدلے کُو ش اور سبا کو دِیا۔" یسعیاہ
43:1-3 آیات

5۔ اس کے نتیجے میں جب خُداوند خُدا اپنے وعدوں کو پورا کرنے میں تاخیر کرتا ہے تو ہمیں گھبرانے یا بے ہوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے

کیونکہ وہ بالکل جانتا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے اور اسے کرنے کا صحیح وقت ہے کب ہے۔

6۔ یقین رکھیں کہ آپ کی زندگی کے لیے خدا کا حتمی مقصد پوری طرح پورا ہو گا۔

7۔ کوئی بھی روحانی ایماندار اپنی زندگی کے لیے خُدا کے مقصد کو پہلے مختص کیے بغیر اِس دنیا سے نہیں جا سکتا:

"کیونکہ داؤُد تو اپنے وقت میں خُدا کی مرضی کا تابِعدار رہ کر سو گیا اور اپنے باپ دادا سے جا مِلا اور اُس کے سڑنے کی نَوبت پُہنچی۔" اَعمال 36:13 آیت

خُداوند خُدا بزرگ یوسف کو یاد فرماتے ہیں

مندرجہ بالا اصولوں کو ہماری سوچ میں ہونے کے ساتھ ہم ان سوالوں کا جواب دینے کے لیے آگے بڑھ سکتے ہیں، جب بزرگ یوسف ناکام ہوا تو کیا خدا نے وفاداری میں جواب دیا؟ ہمیں اِس کا جواب تلاش کرنے کے لیے اپنی تعلیمات کی طرف جانے کی ضرورت ہوگی۔

"لیکن سردار ساقی نے یُوسف کو یاد نہ کِیا بلکہ اُسے بُھول گیا۔" پیدایش 23:40 آیت

ہمیں یہ وجہ جاننے کی ضرورت ہے کہ کیوں ساقی فرعون سے بزرگ یوسف کا ذکر کرنا بھول گیا تھا۔ کیا وہ بھولنے کی بیماری یا الزائمر کی بیماری میں مبتلا تھا؟ جی نہیں، بالکل بھی نہیں تھا. بلکہ خدا کے ٹائم ٹیبل کے مطابق وقت ٹھیک نہیں تھا کیونکہ فرعون کے پاس بزرگ یوسف کو پیش کرنے کے لیے کوئی خواب نہیں دیکھا تھا اور بزرگ یوسف کو مصائب کی فضل بھری بھٹی میں گزرنے اور روحانی ترقی کے مزید دو سال درکار تھے۔ خُداوند خُدا چاہتا تھا کو یوسف سب سے مشکل لیکن اہم سبق سیکھے یعنی خُداوند خُدا کی ذات پر زندگی کے تمام حالات میں مکمل بھروسہ، مکمل اعتماد کرنا سیکھے:

" اور مَیں اپنے اور تیرے درمِیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمِیان اُن کی سب پُشتوں کے لِئے اپنا عہد جو ابدی عہد ہو گا باندھوں گا تاکہ مَیں تیرا اور تیرے بعد تیری نسل کا خُدا رہُوں۔اور مَیں تُجھ کو اور تیرے بعدتیری نسل کو کنعان کا تمام مُلک جِس میں تُو پردیسی ہے اَیسا دُوں گا کہ وہ دائِمی مِلکِیّت ہو جائے ۔ اور مَیں اُن کا خُدا ہُوں گا۔" پیدایش 17:7-8

آیات
" اے لشکروں کے خُداوند! مُبارک ہے وہ آدمی جِس کا توکُّل تُجھ پر ہے۔"
زبُو ر 12:84 آیت

زندگی کے تمام حالات میں بغیر کسی سوال کے، روح کا مکمل سکون اور مکمل اعتماد خُداوند خُدا میں روحانی پختگی کے ستون ہیں۔

اب ایسا ہوا کہ پورے دو سال کے اختتام پر فرعون نے ایک خواب دیکھا... (پیدائش 1:41 آیت)
" اور صُبح کو یُوں ہُؤا کہ اُس کا جی گھبرایا ۔ تب اُس نے مِصرّ کے سب جادُوگروں اور سب دانِش مندوں کو بُلوا بھیجا اور اپنا خواب اُن کو بتایا پر اُن میں سے کوئی فِرعون کے آگے اُن کی تعبِیر نہ کر سکا۔" پیدایش 8:41 آیت

کیا یہ اتفاق تھا؟ جی نہیں، بالکل نہیں! زندگی میں سب کچھ خُداوند خُدا کے کنٹرول میں ہے! خُداوند خُدا پسِ پردہ کام کر رہے تھے اور بزرگ یوسف کو اپنے مقررہ وقت پر اُونچے مقام تک پہنچنے کے لیے پسِ پردہ مدد فراہم کر رہے تھے۔ جی ہاں، بہترین وقت کا!
" مَیں اِس عہد کو تُمہارے ساتھ قائِم رکھُّوں گا کہ سب جان دار طُوفان کے پانی سے پِھر ہلاک نہ ہوں گے اور نہ کبھی زمِین کو تباہ کرنے کے لِئے پِھر طُوفان آئے گا۔ اور خُدا نے کہا کہ جو عہد مَیں اپنے اور تُمہارے درمِیان اور سب جان داروں کے درمِیان جو تُمہارے ساتھ ہیں پُشت در پُشت ہمیشہ کے لِئے کرتا ہُوں اُس کا نِشان یہ ہے کہ۔ مَیں اپنی کمان کو بادل میں رکھتا ہُوں ۔ وہ میرے اور زمِین کے درمِیان عہد کا نِشان ہو گی۔"
پیدایش 11:9-13 آیات
میں بڑی مشکل سے اپنی خوشی پر قابو پا سکتا ہوں کیونکہ روح القدس میرے دماغ کو ہمارے بزرگ خُداوند جو کہ معجزات کا خُدا ہے، اُس شاندار جلال کو دیکھنے کے لیے روشن کرتا ہے! جب ہم صحیح معنوں میں یہ سمجھتے ہیں کہ خدا انچارج ہے اور انسانی تاریخ کا چیف کوریوگرافر ہے تو ہم خوشی سے اُچھل سکتے ہیں بے شک کسی بھی قسم کی شدت دکھ ہماری آنکھوں کے سامنے ہماری زندگی سے ٹکرائے! ہمیں یقین ہونا چاہئے کہ خُداوند خُدا اپنی قُدرت کے کارخانے میں داخل ہو گیا ہے جہاں خُداوند خُدا کام کرتا ہے تاکہ اُس محبت کرنے والوں کے لیے

تمام چیزیں مل کر بھلائی پیدا کریں۔
خُداوند خُدا ہمارے لیے قُدرت سے کام کرتا ہے تاکہ ہمارے مصائب مختصر اور کم کرئے اور بلآخر وہ ہمیں اپنی تیار شدہ حیرت انگیز چیزوں سے حیران کر دے جو ہمیں یہ کہنے پر مجبور کر دے، "واہ! ہمارا خُدا کتنا بھلا خُدا ہے!"

" تب فِرعون نے یُوّسف کو بُلوا بھیجا ۔ سو اُنہوں نے جلد اُسے قَیدخانہ سے باہر نِکالا اور اُس نے حجامت بنوائی اور کپڑے بدل کر فِرعون کے سامنے آیا۔ فِرعون نے یُوّسف سے کہا مَیں نے ایک خواب دیکھا ہے جِس کی تعبیر کوئی نہیں کر سکتا اور مُجھ سے تیرے بارے میں کہتے ہیں کہ تُو خواب کو سُن کر اُس کی تعبیر کرتا ہے۔" پَیدایش 41:14-15 آیات۔

خُداوند خُدا کے جلال کی تھوڑی سی جھلک پانے کے لیے بزرگ یوسف کے پاس کتنا سُنہرا موقع تھا! لیکن کیا اُس نے فائدہ اُٹھایا؟
" یُوّسف نے فِرعون کو جواب دِیا مَیں کُچھ نہیں جانتا ۔ خُدا ہی فِرعون کو سلامتی بخش جواب دے گا۔" پیدایش 41:16 آیت۔
عاجزی کے بارے میں بات کریں! بزرگ یوسف نے کبھی بھی اِس حقیقت سے توجہ نہیں ہٹائی تھی کہ خُدا اس کی زندگی میں تمام کام کر رہا تھا۔ بزرگ یوسف وہی سوچ رہا تھا جو خُداوند کے شاگرد پولس رسول نے سوچا تھا،

" لیکن جو کُچھ ہُوں خُدا کے فضل سے ہُوں اور اُس کا فضل جو مُجھ پر ہوا وہ بے فائِدہ نہیں ہوا بلکہ مَیں نے اُن سب سے زِیادہ محنت کی اور یہ میری طرف سے نہیں ہُوئی بلکہ خُدا کے فضل سے جو مُجھ پر تھا۔" ۱-کُرِنتھِیوں 15:10 آیت۔

ہم سوال پوچھنا چاہتے ہیں، "بزرگ یوسف، کیا ہم آپ کی روحانی زندگی کو اپنا بنا سکتے ہیں؟ " یقیناً ہم کر سکتے ہیں اگر ہم روح القدس کی سرپرستی میں اپنے آپ کو خُدا کے کلام میں ڈھال لیں اور اُس کی سچائی کو اپنی زندگیوں پر مستعدی سے لاگو کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہماری

روحانی زندگی اُس سے بہت زیادہ بہتر ہو سکتی ہے کیونکہ ہم خُدا باپ کے سامنے اپنے تمام گناہوں کا اقرار کرنے کے وسیلہ سے روح القدس کی معموری حاصل کر سکتے ہیں۔ اِس کے علاوہ، ہمارے پاس خُدا کے کلام کا کامل قانون موجود ہے جو ہماری رہنمائی کرتا اور قائم رکھتا ہے۔ بزرگ یوسف کے پاس یہ بے مثال نعمتوں میں سے کوئی بھی نہیں تھا۔

فرعون نے یوسف کو اپنا خواب سنایا اور اس کی تعبیر کا انتظار کیا۔ درحقیقت خُدا نے یہ منظر پیش کیا تاکہ بزرگ یوسف کے ساتھ اپنے وعدے کو پورا کرے۔
" تب یُوّسف نے فِرعون سے کہا کہ فِرعون کا خواب ایک ہی ہے ۔ جو کُچھ خُدا کرنے کو ہے اُسے اُس نے فِرعون پر ظاہِرکِیا ہے۔" پیدایش 25:41 آیت

اصول:
1۔ خدا انسانی تاریخ کا انچارج ہے۔ ہماری تکلیفیں انچارج نہیں ہیں اور نہ ہی ہمارے حالات۔ واحد خُداوند خُدا ہی ہر چیز پر قادر ہے۔
2۔ خدا تمام حالات کو کنٹرول کرتا ہے، اور وہ ہماری زندگیوں کے لیے اپنے مجموعی منصوبے کو پورا کرنے کے لیے ہر واقعہ کا استعمال کرتا ہے۔
3۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ شیطان ہمارے خلاف جو بھی حربے استعمال کرے خُدا ہماری بھلائی کے لیے ہمہ وقت تیار رہتا ہے۔

4۔ جب خُداوند خُدا ہمارے ساتھ ہےہمارے پاس گھبرانے یا گھبراہٹ کے بٹن کو دبانے کی قطعی طور پر کوئی وجہ نہیں ہے اُس وقت خاص طور پر جب طوفان ہماری زندگی کی کشتی کو ہلانے کا خطرہ پیدا کرتے ہیں۔

5۔ جب تک ہم آسمانی سوچ رکھتے ہیں تو خُدا اس بات کو دیکھے گا کہ ہماری تکلیف کے خاتمے پر ہمارے پاس پیچھے مڑ کر دیکھنے اور مسکرانے کی وجہ ہوگی۔

باب نہم　　بزرگ یوسف محل میں

خُداوند خُدا نے اپنے بندے یوسف کو اِس قابل بنایا کہ وہ فرعون کے خواب کی تعبیر کرنے کے قابل ہو:
" وہ سات اچھّی اچھّی گائیں سات برس ہیں اور وہ سات اچھّی اچھّی بالیں بھی سات برس ہیں ۔ خواب ایک ہی ہے۔ اور وہ سات بدشکل اور دُبلی گائیں جو اُن کے بعد نِکلِیں اور وہ سات خالی اور پُوربی ہوا کی ماری مُرجھائی ہُوئی بالیں بھی سات برس ہی ہیں مگر کال کے سات برس۔ یہ وُہی بات ہے جو مَیں فِرعون سے کہہ چُکا ہُوں کہ جو کُچھ خُدا کرنے کو ہے اُسے اُس نے فِرعون پر ظاہِرکِیا ہے۔ دیکھ! سارے مُلکِ مِصرؔ میں سات برس تو پیداوار کثِیرکے ہوں گے۔ اُن کے بعد سات برس کال کے آئیں گے اور تمام مُلکِ مِصرؔ میں لوگ اِس ساری پَیداوار کو بُھول جائیں گے اور یہ کال مُلک کو تباہ کر دے گا۔ اور ارزانی مُلک میں یاد بھی نہیں رہے گی کیونکہ جو کال بعد میں پڑے گا وہ نِہایت ہی سخت ہو گا۔ اور فِرعون نے جو یہ خواب دو دفعہ دیکھا تو اِس کا سبب یہ ہے کہ یہ بات خُدا کی طرف سے مُقرّر ہو چُکی ہے اور خُدا اِسے جلد پُورا کرے گا۔"
پیدایش 26:41- 32 آیات

کیا آپ جانتے ہیں کہ واقعی یہاں کیا ہوا؟ سب سے پہلے خُداوند خُدا نے مصر کے لیے 14 سالہ طویل پروگرام ترتیب دیا جس میں سات سال خوشحالی اور سات سال قحط شامل تھے۔ دوسرے نمبر پر خُداوند خُدا نے فرعون کو اپنے منفرد ایجنڈے کے بارے میں ایک خوفناک خواب دیکھا۔ تیسرے نمبر پر خُداوند خُدا نے سردار نان پز کے بھولنے کی بیماری کو ٹھیک کر دیا جس کی وجہ سے وہ فرعون سے یوسف کا ذکر کرنا بھول گیا تھا جیسا کہ یوسف نے کہا تھا۔ آخر میں خُداوند خُدا نے اپنے بندے یوسف کو بُلایا، جو روحانی طور پر ایک ایسا ایماندار تھا جو بالکل تیار تھا کہ اُٹھے اور آگے بڑھے، اِس لیے بزرگ یوسف نے نہایت عاجزی

اور شائستگی کے ساتھ کیا۔ آیت 32 کے آخری حصے میں خُداوند خُدا کی حاکمیت کی نشاندہی کی گئی ہے۔ خُداوند خُدا نے معاملہ طے کیا۔ خُدا اِسے انجام تک پہنچائے گا۔ اختتام یہی ہے!
جب کبھی بھی آپ اپنے آپ کو کسی مشکل صورت حال میں پائیں، تو جلدی سے اپنی روح کی انوینٹری (چیزوں کی فہرست) نکالیں تاکہ دیکھ سکیں کہ کیا آپ خُداوند خُدا کے کلام کے معیار اور اُس کے کلام کے اطلاق کو اپنی اقدار کے پیمانے پر سب سے زیادہ ترجیح دینے سے ہٹ تو نہیں گئے ہیں۔ اگر آپ روحانی زندگی کے راستے پر روح القدس کی قُدرت سے معمور ہر کر چل رہے ہیں اور خُداوند خُدا کے کلام کو اپنی زندگی میں کام کرنے دیتے ہیں تو آپ خوش ہو سکتے ہیں کیونکہ خُداوند خُدا نے آپ کے لیے ایک شاندار مستقبل تیار کر رکھا ہے۔ آپ سوال پوچھ سکتے ہیں " گریجویشن کے لیے مجھے کتنا انتظار کرنا پڑے گا؟" یہ وہ سوال ہے جس کا کوئی انسان جواب نہیں دے سکتا۔ خُدا کا بندہ یوسف 13 سال تک مصر کی غلامی کے سکول میں تھا! ہمارے لیے تسلی یہ ہے کہ جس طرح ہمارا خُدا باپ ہمیں فضل کے ساتھ تیار کرتا ہے اسی طرح جب خُداوند خُدا تمام تیاری مکمل کر لے گا تو وہ ہمیں عزت کے مقام پر فائز کرے گا۔

بزرگ یوسف کا حکمت کا درست اطلاق

جیسا کہ ہم اس حصے کا مطالعہ کرتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ بزرگ یوسف کی زندگی اور اُس کے ساتھ خُدا کی وفاداری کے کیے گئے وعدے پر غور کریں۔ اُن زبردست مصیبتوں پر غور کریں جن دکھوں کی بھٹی میں سے بزرگ یوسف کو گزرنا پڑا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اُس مستقل مزاجی پر غور کریں جس سے اُس نے اپنے آسمانی باپ کو جلال اور عزت دینے کے لیے اپنی روح میں بائبل مقدس کی تعلیمات کو ڈھال بنا کر استعمال کیا۔ آخر کار بزرگ یوسف کی زندگی اُس کے اپنے بارے

میں نہیں تھی بلکہ خُداوند خُدا کے زیادہ سے زیادہ جلال کے بارے میں تھی:
"بڑے گھر میں نہ صِرف سونے چاندی ہی کے برتن ہوتے ہیں بلکہ لکڑی اور مِٹّی کے بھی ۔ بعض عِزّت اور بعض ذِلّت کے لِئے۔ پس جو کوئی اِن سے الگ ہو کر اپنے تئِیں پاک کرے گاوہ عِزّت کا برتن اور مُقدّس بنے گا اور مالِک کے کام کے لائِق اور ہر نیک کام کے لِئے تیّار ہو گا۔" ۲-تِیمُتھِیُس 2:20-21 آیات۔

ہم جانتے ہیں کہ روحانی حکمت بائبل کے علم کا درست اطلاق ہے۔
فرعون کو بزرگ یوسف کی دانشمندانہ نصیحت اُس کی روح میں خُدا کے کلام کے ذخیرے سے پیدا ہوئی تھی۔
" اِس لِئے فِرعون کو چاہئے کہ ایک دانِشور اور عقل مند آدمی کو تلاش کر لے اور اُسے مُلکِ مِصرؔ پر مُختار بنائے۔ فِرعون یہ کرے تاکہ اُس آدمی کو اِختیار ہو کہ وہ مُلک میں ناظِروں کو مُقّرر کر دے اور ارزانی کے سات برسوں میں سارے مُلکِ مِصرؔ کی پیداوار کا پانچواں حِصّہ لے لے۔ اور وہ اُن اچھّے برسوں میں جو آتے ہیں سب کھانے کی چیزیں جمع کریں اور شہر شہر میں غلّہ جو فِرعون کے اِختیار میں ہو خُورِش کے لِئے فراہم کر کے اُس کی حِفاظت کریں۔ یِہی غلّہ مُلک کے لِئے ذخِیرہ ہو گا اور ساتوں برس کے لِئے جب تک مُلک میں کال رہے گا کافی ہو گا تاکہ کال کی وجہ سے مُلک برباد نہ ہو جائے۔" پیدایش 41:33-36آیات
مصرجو کہ ایک خوشحال قوم ایک شدید قحط کا سامنا کرنے والی تھی اور اِس چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک معاشی ماہر کی ضرورت ہے۔ خُدا کا بندہ یوسف ہی وہ آدمی تھا جس کی اُن کو ضرورت تھی! بزرگ یوسف کی روح چونکہ روحانی سچائی کے ہتھیار سے لیس تھی اور مصائب کے ذریعے حاصل ہونے والے فضل سے واقفیت کی وجہ سے اُس کے پاس اچھی قیادت کے لیے صحیح حکمت موجود تھی۔ یہی وجہ ہے کہ زبور نویس لکھتا ہے:

" تیرے فرمان مُجھے میرے دُشمنوں سے زِیادہ
دانِش مند بناتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہمیشہ میرے ساتھ ہیں۔ مَیں اپنے سب
اُستادوں سے عقل مند ہُوں کیونکہ تیری شہادتوں پر میرا دِھیان رہتا ہے۔
مَیں عُمر رسِیدہ لوگوں سے زِیادہ سمجھ رکھتا ہُوں کیونکہ مَیں نے تیرے
قوانِین کو مانا ہے۔
زبُو ر 119:98-100 آیات۔

خوابوں کی تعبیر کرتے ہوئے خُدا کے بندے یوسف نے فرعون کو اِس
عظیم حکمت کی تھوڑی سی جھلک دکھائی تھی جو اس نے اپنی زندگی
کے تجربات میں حاصل کی تھی۔ بزرگ یوسف کی روح میں پائی جانے
والی حکمت کی جھلک سے فرعون حیران رہ گیا! وہ کسی اور آدمی کے
بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا سوائے عبرانی غلام یوسف کے اور
کوئی قابل نہ تھا جو حکمتِ عملی سے سارے معاملے کو چلا سکے۔
خُداوند خُدا کا وقت ہمیشہ کامل ہوتا ہے۔
" سو فِرعون نے اپنے خادِموں سے کہا کہ کیا ہم کو اَیسا آدمی جَیسا یہ ہے
جِس میں خُدا کی رُوح ہے مِل سکتا ہے؟۔ اور فِرعون نے یُوّسف سے کہا
چُونکہ خُدا نے تُجھے یہ سب کُچھ سمجھا دِیا ہے اِس لِئے تیری مانِند
دانشور اور عقل مند کوئی نہیں۔ سو تُو میرے گھر کا مُختار ہو گا اور
میری ساری رعایا تیرے حُکم پر چلے گی ۔ فقط تخت کا مالِک ہونے کے
سبب سے مَیں بزُرگ تر ہُوں گا۔ اور فِرعون نے یُوّسف سے کہا کہ دیکھ
مَیں تُجھے سارے مُلکِ مِصرّ کا حاکِم بناتا ہُوں۔"
پیدایش 41:38-41 آیات)۔

کیا لفظ 'وفاداری' آپ کو بزرگ یوسف کے پہلے خوابوں کی یاد دلاتا ہے؟
جی ہاں ایسا ہونا چاہئے۔ خُداوند خُدا نے بزرگ یوسف کو حاکم اپنے مقررہ
وقت پر بنایا تھا کیونکہ خُدا کا بندہ یوسف پوری طرح تیار تھا۔ خُداوند خُدا
"صحیح وقت" کا خُدا ہے۔ وہ کبھی جلدی نہیں کرتا۔ جتنی جلدی آپ اِس

غیر معمولی سچائی کو سمجھ جائیں گے اتنا ہی بہتر ہو گا کہ آپ ہرحال میں خُداوند خُدا کا انتظار کر سکیں گے۔ خُداوند خُدا کی فضل کی پالیسی کا تقاضا یہ ہے کہ وہ آپ کو اور مجھے مختلف قسم کے مصائب کے ذریعے روحانی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے کافی وقت فراہم کرے۔ یسعیاہ نبی فرماتے ہیں:
" تَو بھی خُداوند تُم پر مِہربانی کرنے کے لِئے اِنتظارکرے گااور تُم پر رحم کرنے کےلِئے بُلند ہو گا کیونکہ خُداوندعادِل خُدا ہے ۔ مُبارک ہیں وہ سب جو اُس کا اِنتظار کرتے ہیں۔"
یسعیاہ 18:30آیت)۔
خُداوند خُدا نے اپنے بندے یوسف کو ترقی دینے سے پہلے انتظار کیا تاکہ وہ زندگی کے بارے میں الٰہی نقطہ نظر حاصل کرے۔ خُداوند خُدا نے انتظار کیا تاکہ اُس کا بندہ یوسف 'مصیبتوں کے کالج' سے ڈگری حاصل کر لے۔ خُداوند یسوع مسیح پر ایمان رکھنے والے ہرایک ایماندار کے لیے بھی یہی سچ ہے۔ خدا کا انصاف تقاضا کرتا ہے کہ وہ 'عزت کے برتنوں' کو برکت دے لیکن ان نعمتوں کے لیے روحانی صلاحیت پیدا کرنے کے لیے مصیبت پہ مصیبت ضروری ہے۔ آپ کو آگ میں تپائے ہوئے سونے کے معیار کے ایماندار بننے کے لیے ضروری ہے کہ آپ کو 'کالج آف سفرنگ' سے اعزاز کے ساتھ گریجویٹ ہونا چاہئے۔ خُداوند خُدا نے اپنے لامحدود فضل سے ہر انتظام کیا ہے تاکہ آپ روحانی امتحان میں کامیاب ہوجائیں۔ آپ کی ذمہ داری یہ ہے کہ آپ خُدا کی مہیا کردہ چیزوں کو درست طریقے سے استعمال کریں خاص طور پر روح القدس کی معموری اور اِس سے متعلقہ ہر تعلیم کا مطالعہ کریں۔

دُکھ سہنے کی برکتیں

" اور فِرعون نے اپنی انگُشتری اپنے ہاتھ سے نِکال کر یُوسف کے ہاتھ میں پہنا دی اور اُسے بارِیک کتان کے لِباس میں آراستہ کروا کر سونے کا طَوق اُس کے گلے میں پہنایا۔ اور اُس نے اُسے اپنے دُوسرے رتھ میں

سوار کرا کر اُس کے آگے آگے یہ مُنادی کروا دی کہ گُھٹنے ٹیکو اور اُس نے اُسے سارے مُلکِ مِصرؔ کا حاکِم بنا دِیا۔ اور فِرعون نے یُوّسف سے کہا مَیں فِرعون ہُوں اور تیرے حُکم کے بغیر کوئی آدمی اِس سارے مُلکِ مِصرؔ میں اپنا ہاتھ یا پاؤں ہِلانے نہ پائے گا۔"
(پیدایش 41:42-44 آیات)۔
واقعی جب خُداوند خُدا کا فضل آپ کو معمور کرتا ہے اور آپ پرغالب آ جاتا ہے تو دنیا ساکت ہوجائے گی اور حیرانگی سے دیکھے گی۔ بزرگ یوسف، جو کہ ایک غیر ملکی غلام تھا، مصر کا حاکم بن گیا جو کہ دنیا کی سب سے طاقتور قوموں میں سے ایک سیاسی طاقت کے عروج پر پہنچ گیا۔ اُس کو یہ اعلٰی مقام اپنی طرف سے بغیر کسی قابلیت کے حاصل ہوا اور اِس طرح خُداوند خُدا اپنے قابلِ ذکر فضل سے معمور پروگرام کے اصولوں کی نمایاں وضاحت کرتا ہے!

اصول:
1۔ خُداوند خُدا اپنی حاکمیت میں انسانی تاریخ کو کنٹرول کرتا ہے۔ عام فہم لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ خُداوند خُدا تاریخ کا مالک ہے۔ خُداوند خُدا کے علم اور اُس کی اجازت کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ مصیبت کے ہر پیکج پر خُداوند خُدا کا مستند دستخط ہوتا ہے جسے وہ ہمیں شیطان کی دنیا کی تمام برائیوں اور بدنامیوں کا سامنا کرنے کے لیے تیار کرتا ہے۔
خُداوند خُدا کی قدرت اور اختیار ایمانداروں کے مصائب وقت کے ساتھ ساتھ اور اپنے ابدی منصوبے کے مطابق زبردست انداز میں اچھے انجام میں بدل دیتا ہے۔
2۔ آپ اور میں جس چیز کو مصائب کے طور پر دیکھتے ہیں وہ درحقیقت خُداوند خُدا کے قادرِمطلق ہاتھ میں ایک متحرک آلہ ہے۔ خُداوند خُدا انسانوں کی دنیا اور فرشتوں کی دُنیا دونوں میں شاندار نتائج ظاہر کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہتا ہے۔ ہر ایک فرمانبردار ایماندار کے لیے خُدا کا

منصوبہ، وہ ایماندار جو خُداوند خُدا کے منصوبے میں ترقی کرتا ہے خُداوند خُدا اُس ایماندار کو لامحدود قُدرت سے معمور کردیتا ہے جو شیطان کے لیے مایوسی کا سبب ہو گا۔ کوئی بھی ایماندار جو اپنی روح کو خدا کے کلام سے بھر لیتا ہے اور جس ایماندار کے روزمرہ کے فیصلے الہٰی نقطہ نظر سے نشان زد ہوتے ہیں وہ ہمیشہ اپنے آپ کو صحیح وقت پر اور صحیح جگہ پر پاتا ہے کیونکہ خُدا اپنے لاجسٹک فضل سے یقین دلاتا ہے کہ وہ ایسے ایماندار کے قدموں کی ہدایت کرتا ہے۔ (زبور 8:32 آیت)۔ یہ جان کر زبردست تسلی ملتی ہے کہ اگر آپ کی روحانی نگاہیں 20/20 ہیں تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ اِس زندگی میں اپنے آپ کو جہاں پاتے ہیں وہیں خُدا چاہتا ہے کہ آپ اُس جگہ رہیں جب تک کہ خُداوند خُدا آپ کو مزید ہدایت نہ دے! (زبور 14:48 آیت)۔

اگر آپ کی روحانی آنکھوں میں ناقابلِ اقرار گناہ کا دھندلا پن نظر آتا ہے تو آپ وہاں پہنچ جائیں گے جہاں خُدا نہیں چاہتا کہ آپ ہوں اور خُداوند خُدا آپ کے انسانی ایجنڈے کو الہٰی نظم و ضبط کے ذریعے ناکام کر دے گا۔ " اور چُونکہ اُس تَوفِیق کے مُوافِق جو ہم کو دی گئی ہمیں طرح طرح کی نِعمتیں مِلِیں اِس لِئے جِس کو نبُوّت مِلی ہو وہ اِیمان کے اندازہ کے مُوافِق نبُوّت کرے۔" (رُومِیوں 6:12 آیت) جب تک کہ پہلا یوحنا 9:1 آیت کے مطابق آپ کی روحانی آنکھیں واضح اور مرکوز نہ ہوں جائیں اور پھر ہر حال میں الٰہی سچائی کو سیکھیں اور پھر خُدا کے کلام کا اطلاق اپنی زندگی میں کریں:
" اگر اپنے گُناہوں کا اِقرار کریں تو وہ ہمارے گُناہوں کے مُعاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچّا اور عادِل ہے۔" ۱-یُوحنّا 9:1 آیت
جب بھی ہم اپنے آپ کو ناخوشگوار حالات میں پاتے ہیں تو درج ذیل سوالات لاگو ہوتے ہیں:

1۔ میری روحانی زندگی کی کیا صورتِ حال ہے؟ اگر آپ کی روحانی زندگی پریشانی کا شکار ہے تو ایسے جلدی میں چھلانگ لگانا آپ کی اولین ترجیح ہونی چاہئے۔ آپ ایسا صرف اس صورت میں کر سکتے ہیں جب آپ خُدا باپ کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کریں اور اُس کے کلام کو سیکھنے کو اپنی روزمرہ کی ترجیح اور زندگی بھر کا ہدف بنائیں۔

کیا میں خُداوند خُدا کے اس وعدے کا فائدہ اٹھانے والا ہوں کہ "انسان جو کچھ بوتا ہے، وہی کاٹے گا؟"(گلتیوں 7:6 آیت)۔ یہ بات سچ ہے کہ جب بھی ہم گناہ کرتے ہیں تو ہم فصل کی کٹائی کے وقت اُس کے نتائج ضرور بھگتتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ایک نافرمان بچہ جو اپنے والدین کی بے عزتی کرتا ہے اُسے کسی نہ کسی دن کسی نہ کسی طرح خُدا کے انصاف کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بائبل مقدس اِس حقیر گناہ کے بارے میں بالکل واضح ہے:
"جو اپنے باپ یا اپنی ماں پرلَعنت کرتا ہے اُس کا چراغ گہری تارِیکی میں بُجھایا جائے گا۔" امثال 20:20 آیت۔
یہ بہت سارے نوجوانوں کے مصائب کی وضاحت کرتا ہے۔ اگر آپ کو لگتا ہے کہ آپ تربیتی عمل کے تحت ہیں تو اُن گناہوں کو پہچانیں اور اُن کو ترک کریں کیونکہ اُن ہی کے سبب آپ کی عدالت ہوگی خُدا کے سامنے اُن کا اقرار کریں اور توبہ کریں (1 یوحنا 9:1 آیت)، پھر اُنہیں بھول جائیں "اَے بھائِیو! میرا یہ گُمان نہیں کہ پکڑ چُکا ہُوں بلکہ صِرف یہ کرتا ہُوں کہ جو چِیزیں پِیچھے رہ گئِیں اُن کو بُھول کر آگے کی چِیزوں کی طرف بڑھا ہُؤا۔ نِشان کی طرف دَوڑا ہُؤا جاتا ہُوں تاکہ اُس اِنعام کو حاصِل کرُوں جِس کے لِئے خُدا نے مُجھے مسِیح یِسُوع میں اُوپر بُلایا ہے۔" فِلِپّیوں 3:13-14 آیت۔ ہو سکتا ہے مصیبت کا دورنیہ تھوڑا لمبا ہو جائے لیکن خُداوند خُدا اُسے آپ کے لیے فائدہ میں بدل دے گا۔
"اچھّا ہُؤا کہ مَیں نے مُصِیبت اُٹھائی تاکہ تیرے آئِین سِیکھ لُوں۔" زبُو ر

71:119 آیت۔

کیا میرے پاس اپنے مصائب سے نمٹنے کے لیے بائبل مقدس کے وعدوں اور اصولوں کا ذخیرہ میری روح میں محفوظ ہے؟ اگر ایسا نہیں ہے تو آپ کو فوری طور پر بائبل مقدس کی صحیح تعلیم کو سیکھنا اور اُنہیں اپنی زندگی کے ہر پہلو پر لاگو کرنا شروع کر دینا چاہئے۔ خُداوند خُدا کے خیالات آپ کے لیے کیا ہیں اُن کے بارے میں مسلسل سوچنا سیکھیں۔ اگر صرف اِس صورت میں کہ میں ہی وہ برتن ہُوں جس کو برکت لینے کے لیے تکلیف سے گزرنا ہے تو مجھے سوچنا پڑے گا کہ میں اپنی روحانی زندگی کے امتحانات میں کیسا پرفام کر رہا ہوں؟ اگر آپ کی روحانی زندگی ترتیب سے ہے اور آپ کی روح میں بائبل مقدس کی تعلیمات وافر مقدار میں ذخیرہ شدہ ہیں تو خُدا کوتکالیف کی بھٹی میں سے گزارتا ہے تاکہ آپ کو بہت زیادہ نعمتوں اور برکات سے مالا مال کرے۔ آپ خُداوند خُدا کے امتحانوں میں تبھی کامیاب ہوں گے جب آپ اُس کے کلام کو درست اور مستقل طور پر اپنی زندگی کے تباہ کن اور بے نتیجہ دونوں مسائل پر لاگو کرتے ہیں۔

منسی اور افرائیم کی پیدایش: مزید برکات

خُداوند خُدا نے بزرگ یوسف پر مزید فضل کیا جب اُس نے اُسے دو بیٹے منسی اور افرائیم دیے۔

"اور یُوّسف نے پہلوٹھے کا نام منسّی یہ کہہ کر رکھّا کہ خُدا نے میری اور میرے باپ کے گھر کی سب مشقّت مُجھ سے بُھلا دی۔ اور دُوسرے کا نام اِفرائیم یہ کہہ کر رکھّا کہ خُدا نے مُجھے میری مُصِیبت کے مُلک میں پَھل دار کِیا۔" پَیدایش 41:51-52 آیت۔

بزرگ یوسف کی وہ سمجھ جو وہ خُداوند خُدا کے فضل کے بارے میں رکھتا تھا میرے لیے ہمیشہ حیران کن تھی۔ کیا شاندار ایماندار سورما تھا! جب اُس نے اپنے مصائب اور ترقی کی پڑتال کی تو اُس نے خُدا کو سارا

کریڈٹ دینے میں ایک لمحے کے لیے بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی جس نے سارا کام ممکن کیا تھا۔ بزرگ یوسف اپنی برکات کے ماخذ سے ہمیشہ رابطے میں تھا (پیدایش 8:40 آیت، 16:41 آیت)۔
بزرگ یوسف کے اندر فضل سے معمور ایک عاجز ایماندار کی روح تھی۔ فضل سے آگاہی مکمل طور پر ایک ذہنی رویہ ہے. بزرگ یوسف کی فضل سے آگاہی کی سوچ اپنے عروج پر پہنچنے کا اندازہ تب کیا گیا جب اس نے اپنے دوسرے بیٹے کا نام افرائیم رکھا، جس کا مطلب ہے، 'خدا نے مجھے میری مصیبت کے ملک میں پھلدار بنایا ہے۔' ایک بار پھر، کون کہتا ہے کہ خُدا آپ کے دکھ کو شاندار چیز میں نہیں بدل سکتا؟ خُداوند خُدا اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو اُن کی مشکلات سے بچانے اور اُن کو اُن کے مصائب میں سے نکالنے میں قُدرت رکھتا ہے۔

بزرگ یوسف کے زمانہ میں عالمی قحط

" اُن کے بعد اَور سات بدشکل اور دُبلی دُبلی گائیں دریا سے نِکلِیں اور دُوسری گایوں کے برابر دریا کے کنارے جا کھڑی ہُوئِیں۔
اور اَور سب مُلکوں میں تو کال تھا پر مُلکِ مِصرؔ میں ہر جگہ خُورِش مَوجُود تھی۔ اور جب مُلکِ مِصرؔ میں لوگ بُھوکوں مَرنے لگے تو روٹی کے لِئے فِرعون کے آگے چِلّائے ۔ فِرعون نے مِصریوں سے کہا کہ یُوؔسف کے پاس جاؤ ۔ جو کُچھ وہ تُم سے کہے سو کرو۔ اور تمام رُوئِ زمِین پر کال تھا اور یُوؔسف اناج کے کھتّوں کو کُھلوا کر مِصرؔ یوں کے ہاتھ بیچنے لگا اور مُلکِ مِصرؔ میں سخت کال ہو گیا۔ اور سب مُلکوں کے لوگ اناج مول لینے کے لِئے یُوؔسف کے پاس مِصرؔ میں آنے لگے کیونکہ ساری زمِین پر سخت کال پڑا تھا۔" (پیدایش 41:54-57 آیات)۔
خُداوند خُدا نے اپنے بندے یوسف کو تیار کیا تھا، جو وقت کا ہر دل عزیز شخص تھا، صرف وہی ایک ایسا شخص تھا جو قحط کے سالوں میں آنے والے بے پناہ دباؤ سے نمٹ سکتا تھا۔ کیونکہ وہ خُود بھی بے پناہ مصیبتوں سے گُزرا تھا، خُدا نے اُسے یہ صلاحیت بخشی تھی کہ وہ قوم

کے شدید مصائب کو برداشت کرلے۔ کئی صدیوں کے بعد، سلیمان بادشاہ نے لکھا:
" اگرتُو مُصِیبت کے دِن بے دِل ہو جائے تو تیری طاقت بُہت کم ہے۔" امثال 10:24 آیت۔
بزرگ یوسف کے ایک ایسی روح تھی جو روحانی سچائی سے بھری ہوئی تھی۔ یہوواہ پاک خُدا کی ذات پر اُسے مکمل بھروسہ تھا۔ وہ پرسکون تھا کیونکہ اُس نے تاریخ کے خُدا پر اپنا اعتماد قائم کر رکھا تھا۔ یہ روحانی زندگی کامظہرہے۔
جیسا کہ میں پہلے بھی اظہار چکا ہُوں اور پھر اِسے دہرانا چاہتا ہُوں:
خُداوند خُدا کے منصوبہ میں حادثہ جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔ خُداوند خُدا قادر مطلق ہے اور تاریخ، ماضی، حال اور مستقبل کی ہر تفصیل سے واقف ہے۔ خُداوند خُدا 'انسان کے غضب کو اپنے مجموعی منصوبے کو پورا کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے' جیسا کہ بزرگ یوسف صورتِ حال کو مدِنظر رکھتے ہوئے مثال دی گئی ہے کہ خُداوند خُدا نے بزرگ یوسف کی غلامی سے بھلائی پیدا کی تھی۔ اب خُداوند خُدا ابراہام سے کیے گئے اپنے وعدے کو پورا کرنے کے لیے قحط اور معاشی بدحالی کا استعمال کرنے کے لیے تیار تھا۔
" اور اُس نے ابراہام سے کہا یقِین جان کہ تیری نسل کے لوگ اَیسے مُلک میں جو اُن کا نہیں پردیسی ہوں گے اور وہاں کے لوگوں کی غُلامی کریں گے اور وہ چار سَو برس تک اُن کو دُکھ دیں گے۔" (پیدایش 13:15 آیت)۔

ہم نے مطالعہ کیا کہ خُداوند خُدا اپنے کلام کے ساتھ وفاداری کرتا ہے اور اب یہاں ہم اُسی سچائی کا سامنا براہِ راست کرتے ہیں کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے خُداوند خُدا اپنے کلام پر قائم رہتا ہے۔ ہمیں یہ جان کر تسلی ملنی چاہئے کہ خُداوند خُدا کے کلام کی تکمیل کے لیے وقت غیر ضروری ہے۔
" کیونکہ تیری نظر میں ہزار برس اَیسے ہیں جَیسے کل کا دِن جو گُذر گیااور جَیسے رات کا ایک پہر۔" زبُو ر 4:90 آیت

دیکھا گیا کہ ابراہام کے لیے خُداوند خُداکے اپنا کلام پورا کرنے سے پہلے کئی دہائیاں گزر گئیں۔ خُداوند خُدا نے بزرگ یوسف کے زمانے میں عالمی قحط کا استعمال کیا تاکہ بنی اسرائیل کو مصر میں منتقل کیا جائے جس کے سبب سے اُن کے لیے غلامی کی پیشین گوئیاں پایا تکمیل کو پہنچیں۔ خُداوند خُدا اپنے الٰہی منصوبے کو پورا کرنے کے لیے ہر صورت، اچھے یا برے، کو استعمال کرتا ہے۔ ہمارے لیے اِس کا کیا مطلب ہے؟ اپنے موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے ہمیں کبھی بھی اپنے مستقبل کی پیشین گوئی کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ بلکہ اِس کے برعکس ہمیں خُداوند خُدا کے کلام پر کامل بھروسہ رکھنا چاہئے اور اپنے ایمان کی بنیاد خُداوند خُدا کے کلام کی وفاداری کے ستون پر اپنا بھروسہ رکھنا چاہئے۔

باب دہم　　بزرگ یوسف رحمت کا ستون

" اور یعقُوّب کو معلُوم ہُؤا کہ مِصرؔ میں غلّہ ہے تب اُس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تُم کیوں ایک دُوسرے کا مُنہ تاکتے ہو؟ ۔ دیکھو مَیں نے سُنا ہے کہ مِصرؔ میں غلّہ ہے ۔ تُم وہاں جاؤ اور وہاں سے ہمارے لِئے اناج مول لے آؤ تاکہ ہم زِندہ رہیں اور ہلاک نہ ہوں۔ سو یُوّسف کے دس بھائی غلّہ مول لینے کو مِصرؔ میں آئے۔ پر یعقُوّب نے یُوّسف کے بھائی بِنیمِیّن کو اُس کے بھائِیوں کے ساتھ نہ بھیجا کیونکہ اُس نے کہا کہ کہِیں اُس پر کوئی آفت نہ آ جائے۔
سو جو لوگ غلّہ خرِیدنے آئے اُن کے ساتھ اِسرّائیل کے بیٹے بھی آئے کیونکہ کنعان کے مُلک میں کال تھا۔ اور یُوّسف مُلکِ مِصرؔ کا حاکِم تھا اور وُہی مُلک کے سب لوگوں کے ہاتھ غلّہ بیچتا تھا ۔ سو یُوّسف کے بھائی آئے اور اپنے سر زمِین پر ٹیک کر اُس کے حضُور آداب بجا لائے۔"
پیدایش 42:1-6 آیات۔
کیا آپ تیار ہیں خُدا کا فضل پانے کے لیے؟ تو پھر کلام کے اگلے حوالہ کا مطالعہ کریں:
"سو یُوّسف کے بھائی آئے اور اپنے سر زمِین پر ٹیک کر اُس کے حضُور آداب بجا لائے۔" (پیدایش 42:6 آیت)۔
بیس سال کے عرصہ گُزر جانے کے بعد خُداوند خُدا نے بزرگ یوسف کے خوابوں کو اُس وقت پایا تکمیل تک پہنچایا جب بزرگ یوسف کے بھائی بالآخر اُس کے سامنے جھکے، خُداوند خُدا بزرگ یوسف اور اُس کے خوابوں کو نہیں بھولا تھا۔ خُداوند خُدا آپ کے لیے بھی روشن مستقبل کا منصوبہ رکھتا ہے! خُداوند خُدا اپنے بندے یوسف کو تیار کر رہا تھا کہ وہ اپنے بھائیوں سے غضب ناک ہوئے بغیر تعظیم حاصل کرے اور وہ یہ نہ سوچے کہ وہ اِس کا مستحق تھا!
اِس لیے میرے پیارے دوستو! خُداوند خُدا آپ کونہیں بھولا۔ اسی لمحے خُداوند خُدا آپ کو ایک روشن مستقبل کے لیے تیار کر رہا ہے! آپ کی زندگی کے لیے کوئی بھی انسان، کوئی بھی صورت حال، آپ کے خلاف

کوئی بھی پروپیگنڈہ یا نفرت، خُدا کے منصوبے میں رکاوٹ نہیں ڈال سکتی۔ کوئی بھی چیز رکاوٹ نہیں بن سکتی! ناممکن ہے!

بزرگ یوسف کی خُدا کے فضل سے واقفیت

بزرگ یوسف کی زندگی کا مطالعہ کرنے کا ہمارے پاس آخری شاندار اعزازی موقع موجود ہے، ایک ایسا خُدا کا بندہ جس نے فضل سے معمور ہوکر اپنے بے رحم، ظالم اور منحرف بھائیوں پر اپنے ذہنی رویے سے فضل کی بارش کردی۔

" تب یُوّسف اُن کے آگے جو اُس کے آس پاس کھڑے تھے اپنے کو ضبط نہ کر سکا اور چِلّا کر کہا ہر ایک آدمی کو میرے پاس سے باہرکر دو ۔ چُنانچہ جب یُوّسف نے اپنے آپ کو اپنے بھائِیوں پر ظاہِر کِیا اُس وقت اَور کوئی اُس کے ساتھ نہ تھا۔ اور وہ چِلّا چِلّا کر رونے لگا اور مِصرّ یوں نے سُنا اور فِرعون کے محلّ میں بھی آواز گئی۔ اور یُوّسف نے اپنے بھائِیوں سے کہا مَیں یُوّسف ہُوں ۔ کیا میرا باپ اب تک جِیتا ہے؟ اور اُس کے بھائی اُسے کُچھ جواب نہ دے سکے کیونکہ وہ اُس کے سامنے گھبرا گئے۔" (پیدایش 45:1-3 آیات)۔

یوسف کے بھائی حیران رہ گئے تھے۔ وہ اُس کی باتوں پر یقین نہیں کر پا رہے تھے۔ اُس کے بھائی سوچ رہے ہوں گے 'اب ہم تو گئے، مجرم ٹھہرائے جائیں گے، اب ہماری جان تو گئی، ہماری زندگی اب ختم ہو گئی!' اِس کے برعکس، انہیں ایک ایسے شخص کی محبت اور شفقت ملی جو خُداوند خُدا سے ڈرتا تھا۔

" اور یُوّسف نے اپنے بھائِیوں سے کہا ذرا نزدِیک آ جاؤ اور وہ نزدِیک آئے ۔ تب اُس نے کہا مَیں تُمہارا بھائی یُوّسف ہُوں جِس کو تُم نے بیچ کر مِصرّ پہنچوایا۔ اور اِس بات سے کہ تُم نے مُجھے بیچ کریہاں پہنچوایا نہ تو غمگین ہو اور نہ اپنے اپنے دِل میں پریشان ہو کیونکہ خُدا نے جانوں

کو بچانے کے لِئے مُجھے تُم سے آگے بھیجا۔" (پیدایش 45:4-5 آیات)۔

خُداوند خُدا آپ کی مستقل مزاجی سے آپ کی روحانی زندگی کے معیار کی پیمائش کرتا ہے کہ آپ زندگی کے ہر حال میں اُس کے کلام پر کیسے عمل کرتے ہیں۔ کسی اور طریقے خُداوند خُدا آپ کو نہیں جانچتا۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کا کمرہ بائبلوں اور مسیحی کتابوں سے بھرا ہو، لیکن اگر آپ اُن عقائد کو اپنی زندگی میں منتقل نہیں کرتے ہیں اور انہیں لمحہ بہ لمحہ اپنی سوچ پر لاگو نہیں کرتے ہیں تو آپ کی روحانی زندگی متحرک نہیں ہے۔ کیا آپ اپنے مصائب کی فہرست بنا سکتے ہیں اور اعتماد سے کہہ سکتے ہیں:
" اور ہم کو معلُوم ہے کہ سب چِیزیں مِل کر خُدا سے مُحبّت رکھنے والوں کے لِئے بھلائی پیدا کرتی ہیں یعنی اُن کے لِئے جو خُدا کے اِرادہ کے مُوافِق بُلائے گئے۔"(رُومِیوں 28:8 آیت)

ایک ایسا ایماندار جو خُدا کے منصوبے میں آگے بڑھتا ہے، کیا آپ اپنی زندگی میں درپیش مصائب پر غور کر سکتے ہیں اور اپنے آپ کو بتا سکتے ہیں کہ خُدا اسی لمحے آپ کو برکت دینے کے لیے کام کر رہا ہے؟ کیا آپ خوفناک مصائب کے درمیان بھی خوش ہو سکتے ہیں؟ یوسف نے دوسری بار اپنے بھائیوں کو یقین دلایا کہ
"لیکن خُدا نے مجھے آپ سے پہلے بھیجا تاکہ آپ کے لیے زمین میں ایک بقیہ کو محفوظ رکھوں اور آپ کو ایک عظیم نجات کے ذریعے زندہ رکھوں (پیدایش 45:7)۔
کتنا بابرکت آدمی ہے! اُن کے خوف زدہ دلوں کو مزید پرسکون کرنے کے لیے اُس نے اپنی یقین دہانی کرائی:
" پس تُم نے نہیں بلکہ خُدا نے مُجھے یہاں بھیجا اور اُس نے مُجھے گویا فِرعون کا باپ اور اُس کے سارے گھر کا خُداوند اور سارے مُلکِ مِصرؔ

کا حاکِم بنایا۔" (پَیدایش 8:45 آیت)۔

اور ہمارے پاس زبور 105: 16-22 آیات میں بڑی خوبصورتی سے بیان ہے:
" پِھر اُس نے فرمایا کہ اُس مُلک پر قحط نازِل ہو اور اُس نے روٹی کا سہارا بِالکُل توڑ دِیا۔ اُس نے اُن سے پہلے ایک آدمی کو بھیجا۔ یُوسف غُلامی میں بیچا گیا۔ اُنہوں نے اُس کے پاؤں کو بیڑِیوں سے دُکھ دِیا۔ وہ لوہے کی زنجِیروں میں جکڑا رہا۔
جب تک کہ اُس کا سُخن پُورا نہ ہُؤا۔ خُداوند کا کلام اُسے آزماتا رہا۔ بادشاہ نے حُکم بھیج کر اُسے چُھڑایا۔ ہاں قَوموں کے فرمانروا نے اُسے آزاد کِیا۔
اُس نے اُس کو اپنے گھر کا مُختار
اور اپنی ساری مِلکِیّت پر حاکِم بنایا تاکہ اُس کے اُمرا کو جب چاہے قَید کرے اور اُس کے بزُرگوں کو دانِش سِکھائے۔
(زبُو ر 105:16-22 آیات)۔

بزرگ یوسف کا پچھتاوے پر ردِعمل

احساسِ جرم پالنا ایک زبردست گناہ ہے جو ایماندارکی روح کی قوت کو ختم کر دیتا ہے اور ایماندار روحانی جنگ میں ہارنے والا بن جاتا ہے۔ ہمیں احساسِ جرم سے نمٹنا چاہیے جیسا کہ ہم باقی تمام گناہوں سے نمٹتے ہیں جیسا کہ، اگر اپنے گُناہوں کا اِقرار کریں تو وہ ہمارے گُناہوں کے مُعاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچّا اور عادِل ہے۔ ۱-یُوحنّا 9:1 آیت۔
ایک ایماندار جو احساسِ جرم کو دھراتا رہتا ہے وہ کوئی روحانی ترقی نہیں کرتا ہے۔ اِس لیے اُسے اپنے گناہوں کی پہچان کرنی چاہئے اور اُن کو ترک کرنا چاہئے، خواہ وہ کتنے ہی سادہ یا گھناؤنے کیوں نہ ہوں، اپنے تمام گناہوں کے کا اقرار خُداوند کے حضور کریں، اور " نِشان کی طرف دَوڑا ہؤا جاتا ہُوں تاکہ اُس اِنعام کو حاصِل کرُوں جِس کے لِئے خُدا

نے مُجھے مسِیح یِسُوع میں اُوپر بُلایا ہے۔" (فِلپّیوں 14:3 آیت)۔ خُداوند خُدا کے بے مثال فضل کے سامنے کوئی گناہ اتنا بڑا نہیں ہے۔
بظاہر یوسف کے بھائیوں نے احساسِ جرم کی طرز زندگی گزاری کیونکہ برسوں بعد،
" اور یُوّسف کے بھائی یہ دیکھ کر کہ اُن کا باپ مَر گیا کہنے لگے کہ یُوّسف شاید ہم سے دُشمنی کرے اور ساری بدی کا جو ہم نے اُس سے کی ہے پُورا بدلہ لے۔ سو اُنہوں نے یُوّسف کو یہ کہلا بھیجا کہ تیرے باپ نے اپنے مَرنے سے آگے یہ حُکم کِیا تھا۔ کہ تُم یُوّسف سے کہنا کہ اپنے بھائِیوں کی خطا اور اُن کا گُناہ اب بخش دے کیونکہ اُنہوں نے تُجھ سے بدی کی ۔ سو اب تُو اپنے باپ کے خُدا کے بندوں کی خطا بخش دے اور یُوّسف اُن کی یہ باتیں سُن کر رویا۔" (پیدایش 50:15-17 آیات)۔
اس بارے میں کوئی سوال نہیں کہ احساسِ جرم ہماری روحانی بصارت کو دھندلا کر دیتا ہے جس کی وجہ سے خُداوند خُدا کی رحمت اور فضل کو عمل میں دیکھنا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ خُداوند خُدا ہمارے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور "انہیں مزید یاد نہیں کرتا"۔ اُس کے بھائیوں کو یہ احساس نہیں ہوا تھا کہ یوسف نے مصر آنے سے بہت پہلے انہیں معاف کر دیا تھا۔ وہ کیوں نہ کرتا، کیوں کہ اُسے معلوم تھا کہ معافی اُس کے بھائیوں کے بارے میں نہیں بلکہ خدا اور اُس کے جلال کے بارے میں ہے۔ یوسف کے بھائی اتنے خودغرض تھے کہ وہ یہ نہ سمجھ سکتے تھے کہ یوسف ایک پختہ ایمان دار تھا اور انہیں یوسف کو ایسی بات کہہ کر جھوٹ گھڑنے کی ضرورت نہیں تھی جو اُن کے باپ نے کبھی نہیں کہی تھی۔
آپ سوچ رہے ہوں گے کہ اُس کے بھائیوں کے ذہنی رویے اب تک تبدل چکے ہوں گے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ کیوں نہیں؟ کیونکہ وہ کوئی روحانی ترقی نہیں کر رہے تھے! وہ الہٰی سچائیوں کا مطالعہ نہیں کر رہے تھے یا وہ اُن الہیٰ سچائیوں کو اپنے حالات پر لاگو نہیں کر رہے تھے۔
" اور یُوّسف کے بھائی یہ دیکھ کر کہ اُن کا باپ مَر گیا کہنے لگے کہ

یُوّسف شاید ہم سے دُشمنی کرے اور ساری بدی کا جو ہم نے اُس سے کی ہے پُورا بدلہ لے۔ سو اُنہوں نے یُوّسف کو یہ کہلا بھیجا کہ تیرے باپ نے اپنے مَرنے سے آگے یہ حُکم کِیا تھا۔ کہ تُم یُوّسف سے کہنا کہ اپنے بھائِیوں کی خطا اور اُن کا گُناہ اب بخش دے کیونکہ اُنہوں نے تُجھ سے بدی کی ۔ سو اب تُو اپنے باپ کے خُدا کے بندوں کی خطا بخش دے اور یُوّسف اُن کی یہ باتیں سُن کر رویا۔" پیدایش 50:15-17 آیات۔
بزرگ یوسف مردِ خُدا کے پاس ایک اور موقع تھا کہ وہ اپنی روح کے نظریاتی مواد کو اپنے بہن بھائیوں اور باقی دنیا پر ظاہر کرے۔ اُس نے اپنے برے بھائیوں سے بھی بھاگنے کی کوشش نہیں کی۔ اِس کے برعکس یوسف نے انہیں وہ کچھ دیا جس کے وہ مستحق نہیں تھے: کثرت میں فضل۔

آپ کو اور مجھے بھی ہر اُس شخص کے ساتھ ایسے ہی بھلائی کرنی چاہئے جس نے ہمارے ساتھ غلط کیا ہے یا ہمارے باپ خُداوند خُدا کی بادشاہی کی میراث میں داخل ہونے کے لائق نہ ہو۔ لیکن یاد رکھیں کہ ہم وہ نہیں دے سکتے جو ہمارے پاس نہیں ہے۔ اسی طرح، اگر ہم نے سیکھنے اور تعلیمات حاصل کرنے کے بعد بھی اپنے ذہنی رویہ بہتر نہیں بنایا تو ہم کبھی بھی خُدا کے فضل کی طرف متوجہ نہیں ہوں گے۔
بزرگ یوسف کا فاتحانہ خروج

" خُداوند کی نِگاہ میں
اُس کے مُقدّسوں کی مَوت گِراں قدر ہے۔"
زبُو ر 116:15 آیت۔

اگر کوئی بھی موقع جو آتشبازی کی نمائش کا مستحق ہے تو وہ موقع کسی بھی روحانی ایماندار کا شاندار اخراج ہے۔ پولس رسول نے بڑی خوبصورتی سے اِس کا اظہار کیا:

" غرض ہماری خاطِر جمع ہے اور ہم کو بدن کے وطن سے جُدا ہو کر خُداوند کے وطن میں رہنا زِیادہ منظُور ہے۔"
۲-کُرِنتھِیوں 8:5 آیت۔

" اَے مَوت تیری فتح کہاں رہی؟
اَے مَوت تیرا ڈنک کہاں رہا؟۔
مَوت کا ڈنک گُناہ ہے اور گُناہ کا زور شرِیعت ہے۔ مگر خُدا کا شُکر ہے جو ہمارے خُداوند یِسُو ع مسِیح کے وسِیلہ سے ہم کو فتح بخشتا ہے۔" ۱-کُرِنتھِیوں 15:55-57 آیات

کتنی شاندار اُمید پیش کی گئی ہے! ایماندار اُس جگہ میں داخل ہوتا ہے جہاں:
" اور وہ اُن کی آنکھوں کے سب آنسُو پونچھ دے گا ۔ اِس کے بعد نہ مَوت رہے گی اور نہ ماتم رہے گا ۔ نہ آہ و نالہ نہ درد ۔ پہلی چِیزیں جاتی رہیں۔" مُکاشفہ 4:21 آیت

جیسا کہ بزرگ یوسف اِس جہانِ فانی سے رخصت ہونے کا منتظر تھا تو خُداوند خُدا کے وعدے پر اُس کا اعتماد بھی اپنے عروج پر پہنچ گیا۔ اور خُدا کے بندے کی طرح ہم اُن کے آخری کلمات پڑھتے ہیں:

" اور یُوّسف نے اپنے بھائِیوں سے کہا مَیں مَرتا ہُوں اور خُدا یقیناً تُم کو یاد کرے گا اور تُم کو اِس مُلک سے نِکال کر اُس مُلک میں پُہنچائے گا جِس کے دینے کی قَسم اُس نے ابراہاؔم اور اِضحاؔق اور یعقُوؔب سے کھائی تھی۔ اور یُوّسف نے بنی اِسرائیل سے قَسم لے کر کہا خُدا یقیناً تُم کو یاد کرے گا ۔ سو تُم ضرُور ہی میری ہڈّیوں کو یہاں سے لے جانا۔ اور یُوّسف نے ایک سَو دس برس کا ہو کر وفات پائی اور اُنہوں نے اُس کی لاش میں خُوشبُو بھری اور اُسے مِصرؔ ہی میں تابُوت میں رکھّا۔" پیدایش 50:24-26

آیات۔
بزرگ یوسف نے اِس لحاظ سے بزرگ ابراہام کے ساتھ وعدہ کی گئی زمین کے بارے میں خدا کے وعدے پر اتنا یقین کیا کہ اس نے اپنے جسم کو خوشبو لگا دی تھی۔ جب بنی اسرائیل قید میں تھے تو بزرگ یوسف کا تابوت اُس کے تمام لوگوں کے لیے جو اس پر بھروسہ کرتے تھے خُدا کی وفاداری کی یادگار کے طور پر کھڑا تھا۔ چار سو سال بعد تابوت بنی اسرائیل کے ساتھ بیابانوں میں سے گزرتا ہوا وعدہ کی سرزمین پر پہنچایا گیا جہاں انہوں نے اِسے عزت کے ساتھ سپردِ خاک کیا۔ بزرگ یوسف ہر چیز میں خُداوند خُدا پر بھروسہ رکھتا تھا، اور ہمیشہ کی طرح خُداوند خُدا اُس بھروسے کا احترام کرنے کے لیے وفادار تھا۔

باب گیارہ اختتامی اظہارِ خیالات

جیسا کہ ہم بزرگ یوسف کی زندگی فضل بھرے باب کو ختم کرتے ہیں اُس کی زندگی سے ہمارے دلوں کو تحریک ملتی ہے۔ ہم ولیمنگٹن کے انتہائی اہمیت کے حامل علمی کام پر غور کرتے ہیں جس نے بزرگ یوسف کو ہمارے نجات دہندہ خُداوند یُسوع مسیح کی پیشگی تصویر کے طور پر پیش کیا تھا۔

دونوں سے باپ پیار کرتا تھا (یوسف: پیدائش3:37 آیت {یُسوع مسیح: متی 17:3 آیت}
دونوں اپنے آپ کو چرواہے سمجھتے تھے۔ (یوسف: پیدائش 2:37 آیت) {یسُوع، یوحنا 10: 11-14 آیات}
دونوں نے اپنی خدمت کے آغاز میں 30 کے قریب تھے۔ یوسف: پیدایش 46:41 آیت)
{یُسوع: لوقا 23:3 آیت}
دونوں کو اُن کے باپ نے اپنے بھائیوں کے پاس بھیجا تھا۔ پیدایش 37:13-14)(یُسوع: لوقا 13:10 آیت; عبرانیوں12:2 آیت}
دونوں کے اپنے بھائی بلا وجہ اُن سے نفرت کرتے تھے۔ یوسف: پیدایش 37: 4-5 آیات)، (یُسوع مسیح: یوحنا 11:1 آیت، یوحنا 5:7 آیت، 15 آیت)۔
دونوں کے خلاف اُن کے بھائیوں نے سازش کی تھی۔ یوسف (20:37 آیت) {یُسوع: یوحنا 53:11 آیت}
دونوں سخت آزمایش میں تھے۔ یوسف: پیدایش7:39 آیت) یُسوع میسح: متی 4:1 آیت}
دونوں کو مصر لے جایا گیا۔ 25:37 آیت) (متی 2"14-15}
دونوں کے لباس اُتار لیے گئے۔ یوسف: 23:37 آیت (یُسوع: متی 19: 23-24 آیات۔
دونوں ایک غلام کی قیمت پر بیچے گئے۔ (یوسف: 28:37 آیت)، (یُسوع: متی 15:26 آیت)
دونوں باندھے گئے تھے۔ (یوسف 20:30 آیت) {متی 2:27 آیت}

دونوں پر جھوٹے الزامات لگائے گئے۔(یوسف: 39: 16-18 آیات) (یُسوع مسیح: متی 26: 59-60 آیات}
دونوں خاموش رہے اور کوئی دفاع نہیں کیا۔ (یوسف: 29:39 آیت)، (یُسوع مسیح: یسعیا 53:7 آیت)
دونوں نے ہر چیز کے ذریعے خُدا کی موجودگی کا تجربہ کیا۔ (یوسف: 2:39 آیت، 21، 23 آیت) (یُسوع مسیح: یوحنا 16:32 آیت)
دونوں کو اُن کے جیلر عزت دیتے تھے۔ (یوسف: 21:39) (یُسوع مسیح: لوقا 47:23 آیت)
دونوں کو دو قیدیوں کے ساتھ رکھا گیا تھا: ایک بعد میں کھو گیا اور دوسرا بیچا گیا(پیدایش: 40: 2-3 آیات)۔
دونوں کو اپنے مصائب برداشت کرنے کے بعد بہت سربلند کیا گیا تھا۔ (پیدایش: 41:41 آیت)
دونوں تھوڑی دیر کے لیے اپنے بھائیوں سے کھو گئے۔ (یوسف: پیدایش42: 7-8 آیات) {یُسوع مسیح: رومیوں10: 1-3 آیات، 11: 7-8 آیات}
دونوں نے اپنے توبہ کرنے والے بھائیوں کو معاف کیا اور بحال کیا۔ (یوسف: پیدائش 45: 1-15 آیات) {زکریا 12: 10-12 آیات}
دونوں کو دنیا کی تمام قوموں نے دیکھا اور اُن کی عزت افزائی کی گئی۔ (یوسف: پیدایش57:41 آیت) {یسعیا 2: 2-3 آیات، 6:49 آیت)۔

بزرگ یوسف نے کیا پیشین گوئی کی ہے! خُداوند خُدا نے اُسے کیسا اعزاز بخشا ایک ایسا شخص جو اُس کی کسی نعمت کا مستحق نہیں تھا! خُداوند خُدا کے کلام کے وسیلہ سے اُس کی روحانی میراث اب بھی ہر نسل کے تمام ایمانداروں کے لیے تازہ ہے۔

جیسا کہ ہم اِس کے اختتام کو پہنچ رہے ہیں ہمیں اپنے آپ سے یہ مندرجہ ذیل اہم سوالات پوچھنے چاہئیں:

1۔ کیا میں خُدا کے فضل سے واقفیت رکھنے والا ایماندار ہوں؟ نیچے بیان کیے گئے حوالہ میں پُولس رسول نے خُدا کے کلام پر بھروسہ رکھنے اور سچائی کے ساتھ وفاداری برقرار رکھنے کے بارے میں بیان کیا:

" یہ نہیں کہ مَیں مُحتاجی کے لِحاظ سے کہتا ہُوں کیونکہ مَیں نے یہ سِیکھا ہے کہ جِس حالت میں ہُوں اُسی پر راضی رہُوں۔ مَیں پَست ہونا بھی جانتا ہُوں اور بڑھنا بھی جانتا ہُوں ۔ ہر ایک بات اور سب حالتوں میں مَیں نے سیر ہونا بُھوکا رہنا اور بڑھنا گھٹنا سِیکھا ہے۔ جو مُجھے طاقت بخشتا ہے اُس میں مَیں سب کُچھ کر سکتا ہُوں۔" (فِلپّیوں 4:11-13 آیات)۔

2۔ کیا بائبل کی تعلیمات میرے لیے اُن حالات سے زیادہ حقیقی ہیں جن کا مجھے سامنا کرنا پڑتا ہے؟ اِس کا جواب دکھوں کی فضل سے معمور بھٹی میں پایا جاتا ہے جن کا سامنا بائبل مقدس میں موجود سُورماوں نے کیا۔ جس طرح ہمارا خُداوند خُدا بزرگ یوسف کے ساتھ ساتھ کنویں میں گرائے جانے کے وقت تھا، اُس کی غلامی کے دوران، اور اُس کے حاکم بننے کے تمام راستوں تک؛ اور جس طرح خُداوند خُدا سدرک، میسک اور عبدنجو کے ساتھ آگ کے شعلوں میں ساتھ تھا، اسی طرح وہ آپ کے ساتھ بھی ہو گا۔

" اُس نے کہا دیکھو مَیں چار شخص آگ میں کُھلے پِھرتے دیکھتا ہُوں اور اُن کو کُچھ ضرر نہیں پُہنچا اور چَوتھے کی صُورت اِلہٰ زادہ کی سی ہے۔" (دانی ایل 3:25 آیت)

" یِسُوّع مسِیح کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے۔" عِبرانیوں 13:8 آیت)
ہم سب کے لیے چیلنج یہ ہے کہ ہم پولس رسول کے ساتھ یہ کہہ سکیں:
" مَیں اچھّی کُشتی لڑ چُکا ۔ مَیں نے دَوڑ کو ختم کر لِیا ۔ مَیں نے اِیمان کو محفُوظ رکھّا۔ آئندہ کے لِئے میرے واسطے راست بازی کا وہ تاج رکھّا ہوا ہے جو عادِل مُنصِف یعنی خُداوند مُجھے اُس دِن دے گااور صِرف مُجھے

ہی نہیں بلکہ اُن سب کو بھی جو اُس کے ظہُور کے آرزُو مند ہوں۔" ۲-تِیمُتھِیُس 4:7-8 آیات)۔
یہ سب کچھ روزمرہ کی ترجیحات پر منحصر ہے اور سیکھنے کے لیے زندگی بھر کے ہدف پر منحصر ہے کہ بائبل مقدس کی سچائیوں کو سیکھیں اور زندگی کے تقاضوں پر لاگو کریں۔
یہ میری دعا ہے کہ اِس کتاب کا مواد آپ کو چیلنج کرتا رہے گا کیونکہ آپ ایک ایسی دُنیا سے گُزر رہے ہیں جو زوال پذیر دنیا ہے اور مسیح خُداوند یُسوع مسیح میں خُداوند خُدا کی بُلاہٹ میں ترقی کرتے ہوئے بلندی کے ہدف کی طرف بڑھتے جائیں گے۔ خُداوند خُدا کے فضل کی تفہیم آپ کی روحانی طاقت اور حوصلہ افزائی کا ذریعہ بنتی رہے خاص طور پر جب آپ مصائب کی فضل سے بھری بھٹی سے گزرتے ہیں۔ دُعا گو ہیں کہ خُداوند خُدا کی سچائی کا اطلاق آج، کل، اور ابدیت تک آپ کے لیے نعمتوں کی کثرت کا باعث بنے۔
دُعا گو ہیں کہ خداوند یسوع مسیح کا فضل، اور خدا کی محبت، اور روح القدس کی رفاقت آپ کے ساتھ رہے۔

" اب جو اَیسا قادِر ہے کہ اُس قُدرت کے مُوافِق جو ہم میں تاثِیر کرتی ہے ہماری درخواست اور خیال سے بُہت زِیادہ کام کر سکتا ہے۔ کلِیسیا میں اور مسِیح یِسُو ع میں پُشت در پُشت اور ابدُا لآباد اُس کی تمجِید ہوتی رہے ۔ آمِین۔" (اِفسِیوں 3:20-21 آیات)۔

آمین